UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226017

UNIVERSAL
LIBRARY

إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه

تصنیف حاجی الحرمین مقبول الدارین بہرہ یاب ازلی حاجی منشی محمد سید انور علی متخلص عاجز

مقیم نواب گنج کانپوری سابق سررشتہ دار فوجداری سے

کتاب مناسک الحج

بامداد و سعی جمیلہ و استبداد و یاوری جزیلہ خجستہ خصایل جناب منشی [illegible] لعل صاحب

بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع خیرآباد متعلق ضلاع لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہو کر مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اوس خدا کو ہے سزا جسنے اشرف خاک کو سب پر کیا + اور کیا اوس خاک کو اپنا خلیل
بہر طوف کعبۂ رب جلیل + حمد فراوان اور ثناے بے پایان اوس سلطان عظیم الشان کون ومکان
کو بجا ہے کہ جسکے کن کہتے ہی فیکون ہوا اور بموجب فرمان قضا جریان وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ
کے جملہ حور وملک کو بذریعۂ طواف اوس خانۂ فیض کاشانہ کے رتبۂ تقرب عطا فرمایا اور شکر بقیاس
وہزاران سپاس اوس خلاق ارض وسما کو زیبا ہے کہ جسکے ادنی اشارہ سے آسمان بےستون بنا
اور اس مثال لازم الامتثال وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
ہر افراد جن وانس کو بوسیلۂ خاکبوسی اور جبہہ فرسائی اوس آستان رفیع المکان کے ذائقۂ حلاوت ایمان
اور جایزۂ عفو عصیان کرامت کیا **ابیات** وہی ہے بادشاہ جن وانسان + وہی ہے مالک سب
حور غلمان + کیا ہے کعبہ وجود جسنے + وہی مقصود حاصل ہیگا اوس سے + وہی ہے کارساز
کار تقدیر + وہی ہے سازکار کار تدبیر + صلواۃ وافر اور نعت متکاثر کے لایق وہی محبوب اور مقرب
بارگاہ الٰہی نامتناہی ہے کہ جسکے احرام زیارت بابرکت سے خزانۂ شفاعت کا واسطے جملہ بے نصیبوں کے کھلے

معمور ہے اور اوسکے طواف اتباع سے کے باعث قلوب ظلمت اسلوب سایر ناکامون کا پر نور ابیات
وہی ہیگا مطوف عرش و کرسی + وہی ہے راز دار راز قدسی + وہی ہے آگہ قاصات محشر + وہی میدان
شفاعت کا ہے رہبر + وہی ہے پیشوا سب عاصیونکا + وہی ہے رہنما سب گمرہونکا + اور ستایش بے
بسیار اور توصیف بیشمار کے مستوجب ہی ماہ آسمان ہدایت سکے تارے اور ایوان پر انوار نبوت کے
منارے ہین کہ جنکی ضیا انوار محبت اور خلوص قلوب مودت سے زنگ خواطر ایک عالم کا دور ہے اور
دل تمام عالم کا منور اور سر در اور پیروی اونکی باعث افزونی نور ایمان ہے اور موجب ترقی راہ دین اور
ایقان ابیات وہی تخت ہدایت سکے ہین وزرا + وہی رکن رسالت سکے ہین امرا + وہی ہین
جان نثار حکم مولے + اونہین کی ہے محبت سبکو اولے + وہی قوت دہی ہر پہلوان ہین + جوانمرد کرم
مردان جہان ہین + علی و فاطمہ شبیر و شبر + ابوبکر و عمر عثمان و حیدر + محبت ان سبھون کی ہے مقدم
کرو تم یاد اونکو دل سے ہر دم + سدا انکو رکھو تم حلقہ گوش + نکرنا ایک ساعت بھی فراموش + محب
انکا رہے دایم با یمان + عدو ساری قیامت تک پریشان + اما بعد احقر العباد ازلی سید محمد انور علی
محمدی متخلص بعاجز کانپوری گوہر التماس کو حلقہ گوش سماعت سامعین کا کرتا ہے اور کسقدر حقیقت
نے حقیقت کو اپنی زبان پر لاتا ہے مخفی نرہے کہ یہ راقم آوارہ زمانہ چہ از خویش و چہ بیگانہ اپنے وطن سے
بتلاش آب و دانہ بتلاش روزگار فرخندہ بنیاد حیدر آباد مین محض بخیال دار الاسلام والد دہلو و ہانیر چند ماہ
بمکان کرایہ مستقیم رہا اور جا بجا ہر صبح و مسا بخدمت امرای دیار و ارکین دربار کے آمد و رفت رکھی اور
تعرف و مدارات بحث بہم پہونچایا اور جملہ اجرای کارہای ملکی وہان کا جو نظر آیا سو محض خلاف شرع از روی اصول
و فرع پایا اور ہر افراد بشر وہانکا باوضع نظر نہ آیا فلہذا تلاش مراد اصلی سے کہ عبارت نوکری سے ہے ہاتھ
اوٹھایا پھر کسی طرح دل نہ لگایا اور کہنا بعض احباب فلاح جو و تفہیم اکثر اصحاب صلاح گو کا کچھ بھی خیال مین
نہ لایا کہو کہ دنیا چند روزہ ہی آخر کار باخداوند روزگار نعوذ باللہ کس دن اور کسکے واسطے اتنا بڑا ملدمہ
نافرمانی کا اپنی گردن پر لون گناہ روزانہ کیا کم ہے کہ جسکی گران باری سے پشت خمیدہ راست نہین کرسکتا ہون

ہان جو وہ کرم کرے تو سب بن آوے بہرحال امیدوار لور نظر رحمت اور عنایت کی اوسکے درکار الحاصل
بباعث اس کشمکش کے ارادہ لوٹ جانے گہر کا کیا پر دل گہبرایا کچہ بن نہ آیا اس عرصہ مین ایام فرحت
فرجام روانگی حج بیت اللہ کا آیا جوق جوق مسلمانون کو اوس سفر وسیلہ ظفر مین جاتے پایا تب ہمکو بہی
دل غمدیدہ نے ترغیب سفر حج کی دلائی لیس باتباع آیۂ کریمہ کینشاورہم فی الامر ہے مشورہ کرنا لازم آیا جو
اس شہر مین کسی کو اپنا یار اور مونس غمخوار نپایا مجبور اپنی خاطر شوریدہ اور دل خزان رسیدہ سے مشورت
طلب ہوا اوسنے بہی صلاح روانگی حج بیت اللہ کہ دارین مین کوئی امر بہتر اوس سے نہین ہے دیا
لہذا صرف مسمی خدادادا اسنے ہوا خواہ قدیم کو ہمراہ لیا اور رخت سفر اور بردوش آرزو نیوش سے
رکہا اور من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کو زاد راحلہ کیا اور حسبی اللہ ونعم الوکیل کو توشہ لیا اور شہر
بنبئی کو جو در مراحل حجاج ہے روانہ ہوا اور واسطے ہر کینیہ قناعت کے جو جو امداد وعنایت کارساز کی ہوئی
وہ بیان سے بیرون سے باہر بلکہ شرح اوسکی طالب ایک دفتر ہے اسلیے تذکرہ اس ذکر کا بدو وجہ
ایک بہ خیال طوالت رسالہ وثانی بدگمانی ابنای زمانہ اوپر تعلی راقم کی ترک کردیا در شہر بنبئی
مین دمآیا اور یہان پر اکثر احباب نو وکہن کی ملاقات سی لطف عجیب پایا اور حظ غریب وٹہایا اوس جلسے
مین بہ تحریص وترغیب بعض محبان صمیم اور دوستان مستقیم سے بخیال کارآمدنی عزیزان تسالق دبرادران
ناواقف فایق ترتیب دینا اور یکجا کرنا مسائل مناسک حج واحکام احرام وعمرہ وغیرہ شرعا وسیلہ
سرخروی اور ذریعہ ذخیرہ اندوزی عقبیٰ کا اسنے جانا اور واسطے فوائد عوام الناس کے احسن
مانا ولیکن اس شہر ناشناس مین کتب فقہ اور رسایل حج کے کہان کہ بنابر اخراج مطالب کو
کافی اور اعانت تالیف مین وافی ہووے بارے بہزار دقت وفراوان مشقت چند رسائل
مسل احکام الحج ومفتاح الحج وزاد سبیل فی بیت الخلیل ورسالہ مولفہ جناب خواجہ حسن بصری رحمت اللہ
علیہ ورسالہ مولوی خورم علی مرحوم ودیگر رسائل فارسی وعربی پایا اوس سے اکثر مطالب
لابدیہ ذہن نشین کیا اور مسائل حج کے جیساکہ منظور دل تہا یکجا کیا اور اسکو بطور تالیف بلی

عروس مدعای کو ساتہہ زیور بیان وردو سلیس سے آراستہ کر کے کرسی نشین بنایا اور نام اسکا کلید باب لحج رکہا اور عام فہم زبان مین کہ ہرکس بلا دقت اور بلا تکلف اپنا مطلب رباب حج اور احرام وغیرہ سے احکام نکال سے اور اوسپر عمل درآمد کرین اور اس راقم گنہگار سے حقیر بنابر خاتمہ خیر کے براہ عنایت دعای فرماوین علے الخصوص حاجیان خداپرست بمقام مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بایام حج وطواف وزیارت سے بدعای خیر یاد کرین اور جو کچہہ اس رسالہ مین خطا یا نقصان دیکہین اوسکو ساتہہ اصلاح کے صحیح کرین اور مولف کو دیدہ تحقیر اور طعن سے نہ دیکہین پس اس رسالہ کو ساتہ ایک عنوان اور ایک خاتمہ اور ۴ فصلون مع تتمہ اور ۱۲ فوائد اور چند نصایح پر ختم کیا اور بخوبی ترتیب دیا +

عنوان بیچ بیان فضایل حج کعبہ کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی گوش دل سے سنو اور جانو کہ حج وہ کہاتا ہے جو کہ احرام باندہ کر حرم مکہ معظمہ مین طواف کعبہ کیا جاتا ہے اور وقوف عرفات اور مناسک صفا و مروہ وغیرہ بجالاتا ہے اور کعبہ ایک گہر اللہ تعالے کا ہے اور اوسکی بزرگیان بہت بڑی ہین اسوجہ سے کہ خلاق عالم نے دو ہزار سال پہلے تخلیق ارض و سما کے جب عرش معلے کو پانی پر پیدا کیا اور اپنی نظر قدرت سے اوس پانی کو ملاحظہ فرمایا تب پانی موج زنان اور حرکت کنان ہوا اور اوس سے ایک دہوان عظیم الشان ظاہر اور پریشان ہوا اور سربلندی غایت اختیار کیا چنانچہ اوس سے خلاق عالم نے آسمانون کو بنایا اور بمقدار زمین خطہ پاک مکہ معظمہ کے اوس پانی پر کف نے خلعت وجود پایا یعنے اوس کف کو بصورت زمین بناکر پہیلا یا پس جب زمین مانند ایک تختہ کے ہو کر حرکت مین آنے لگی اور جنبش بجالانے لگی تو اوسپر بار گران پہاڑون کا رکہا گیا اور وہ پہاڑ سب میخ کیے گئے چنانکہ اون پہاڑون سے اول ابو القبیس پہاڑ نمونہ ہے بیت زمین راتیے ولرزہ

آدرستوہ چہ فروکوفت بردامنش ریخ کوہ پہراوسکے بعد اوس زمین پر مگر یہ پہر ایک گہر جو بیت المعمور زبان

سے ہے تعمیر کیا گیا اور اوس سے پہلے بمقابل اوس گہر کے یعنی خانہ معمور سے کوئی گہر معمور نہین ہوا

تہا جیسا کہ پروردگار عالم اپنے کلام ابلغ النظام مین ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ

لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ اور جب ابو البشر آدم علیہ السلام اوپر

زمین کے تشریف لائے سو اسی کا طواف کرتے تہے اونکے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے

زمان طوفان مین وہ خانہ فیض کاشانہ آسمان چہارم پر قرار پایا سو اوس وقت سے ابتک روزانہ ستر ہزار

فرشتے جداگانہ یعنی یکی بعد دیگرے اوسکے طواف مین مصروف رہا کرتے ہین یون جس صف

نے آج طواف کیا وہ روز دیگر بار رکہا گیا پہر لعبد جانی اوس خانہ معظمہ کے مسجود تمام انبیا علیہم السلام

فلک چہارم کا بار دیگر بفرمان واجب الاذان آفرینندہ جان سے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بدل

بیت المعمور کے اس خانہ کعبہ شریف کو تعمیر کیا اور معمور لعبادت ہوتے پہر لعبد ضایع ہو جانے

اوسکی بنا کے تیسرے بار قوم جرہم جو کہ قبیلہ از قبایل حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سسرال سی

تہا بنایا تہا پہر اوسکے بعد مرتبہ چہارم مسمی عمالقہ بادشاہ مصر و شام نے بایام سلطنت خود بنوایا تہا زان

پس مرتبہ پنجم قبل از بعثت آن حضرت سرور کاینات صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ قریش نے حسب الخواہش

خود حطیم کو کعبہ سے الگ کر کے تیار کیا پہر بار ششم عبد اللہ بن زبیر نے بزمان حکومت ملکی کی

تباہی قریش کو توڑ کر موافق آرزوی آن حضرت علیہ السلام مطابق بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے تعمیر فرمایا یعنے حطیم کو اندر کعبہ پہونچایا اور اوسمین دو دروازی ایک جانب مغرب اور ثانی

طرف مشرق کے بنایا اور مردمان صدور اور مرور کو تنگی او تکلیف سی بہرگونہ وسیلہ آرام اور بحاجت

بطرز آسان کے دیکہایا پہر بار ہفتم بایام حکومت مکہ مبارک حجاج بن یوسف نے اپنا تصرف

پاکر اون دروازون سے در مغربی کو بند کر دیا اور حطیم کیطرف دیوار توڑ کر حطیم کو باہر کر کے جہان

تہا وہان سے اوٹہایا کہ اب کعبہ شریف اسی بنا پر ہی قایم دایم کہ حکمت الٰہی یون ہین سے

الغرض مطابق بنا کعبہ شریفہ کے طواف کے لیے بھی سات شوط یعنے سات بار قرار پایا اور اس
گھر کو نہایت بزرگیاں عطا فرمایا اور بنا بر استحصال خوبیان دارین کی جای پاک اور برگزیدہ کو بنا یا
کہ لطف عجیب و رحظ غریب وسکا دل حج کرنے والے اور اعتکاف بجالانے والے سے
پوچھا چاہیے بہر ظاہر کہ یہ گھر لاثانی محض واسطے پیدا کرنے نیکوکارے دارین کے بندون کے
لیے آراستہ کیا گیا اور بنا بر استقامت دایمی کے اوسکے جوار رحمت مین آبادی مکہ کو شاد آباد
کیا الحق کہ بالتخصیص مکہ مکرمہ بہترین اور روشنترین سرزمین سائر زمین سے نزدیک خلاق ارض وسما
کی ہے اور کعبہ معظمہ بزرگترین اور عظمت گزین خانہ تمامی شہرہا و خانہ ہاے روی زمین سے
برحج تر اور افضل اور احسن بیشتر ہے اور پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین ہر تبہ مزید خوبیان اوسکی یاد
فرماتا ہے بلکہ زاید از لبست آیۃ مین بزرگیان اوسکی اور بڑائیان بیان کرتا ہی اور اوسکے فضیلت
مین جناب حضرت رسول الثقلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ و الہ و اصحابہ وسلم نے بسیاری
حدیث ارشاد فرماتی ہین کہ حد شمار سے افزون ہے اور گنتی او ر اعداد سے بہر حال بیرون مگر
تھوڑیسی حدیثون کے ترجمہ اس مقام کے رسالہ ہذا مین تذکرتاً لکھے جاتے ہین واضح ہو کہ اول
حدیث یہی ہے کہ بایام ہجرت از مکہ جانب مدینہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان
فیض ترجمان سے اپنی ارشاد کیا الحدیث بالتحقیق بہترین شہرہا و دوسترین زمین ہا و نیکوترین خانہ ہا
تو ہیتس خلاق عالم کی ہے پس کر ایسا نہوتا کہ مشرکین عرب مجکو باہر نکرتی ہرگز ہرگز مین تجہہ سے بیرون
قدم نرکہتا فقط حدیث فرمود آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق بہترین بلاد بروی زمین اور
دوسترین شہرہا نزدیک خداتعالی مکہ معظمہ ہے اور نیچے اوسکے تمام روی زمین کشیدہ دوام اسیلیے
نام اوسکا ام القری ہے یعنے ما در سب گانون کی بنایا اور سہلے جو پہاڑ روی زمین پر بنایا گیا
وہ جبل ابو القبیس کہلایا اور اول جس گروہ نے طواف زمین مکہ مکرمہ سے زینت پاتی ملایکہ
ہین حق سبحانہ تعالی نے دو ہزار سال قبل پیدایش حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی فرشتہ ایسا

نہین ہے کہ ساتون آسمان سے زمین پر ناوے مگر یہہ کہ وہ زیر عرش غسل کرے اور فرود آوی
حرم مین پہر نزول فرماوے مکہ معظمہ مین کہ طواف بجالاوے ساتہ مرتبہ اور آگے مقام ابراہیم
علیہ السلام کے دو رکعت نماز ادا کرے پہر اسپنے کار مفوضہ پر راہی ہوتے حدیث فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پیغامبر اپنی قوم سے کہین نہ بہاگا مگر جو بہاگا وہ مکہ معظمہ مین در آیا اور
تا فوت اپنی تن بعبادت الہی دیا حدیث آئے فرمود آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ حوالی
کعبہ مکرمہ مین قبر تین ہزار تن از پیغامبران کہ وہ لوگ شدت گرسنگی کی اوٹہائی اور الم ہر گونہ پہنچی
ہوئے روز میدان صبر مین پہونچے ہوے یہان تک کہ وفات پاوین اور قبر حضرت اسمعیل
علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ مادر شریفہ اونکی علیہما السلام بیچ منجر کے سینے در حطیم کہ جانب
ناودان کعبہ کی ہے اور ہر ایک پیغامبران کہ جب کوی قوم سے اون کا ایمان نہ لاتا
اور الزام دروغ گوئی کا اونکو دیتا تب وہ لوگ اپنی قوم سے گریزان ہو کر نزول اجلال مکہ مکرمہ مین
فرماتی اور بعبادت الہی تا وقت فوت اپنی مصروف بجان و دل ہاکرتی ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ مین مرجاوے وہ بلا حساب وبدون عقاب کے
درون بہشت آرام پاوے حدیث فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت اسمعیل بن حضرت
ابراہیم علیہما السلام نے بیچ درگاہ حقتعالی کے شکایت گرمائے مکہ کی فرماتی تب وحی تشریف لائے
کہ ہم کشادہ کرتے ہین تیرے واسطے بہشت سے ایک بہشت کہ نسیم بہشت مدام تکو اوس دروازہ سی
آتی رہے قیامت تک نقل ہے کہ ایک روز جناب امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے اپنے ہمراہیون سے ملاقات کی سب نے عرض کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے
ہین ارشاد فرمایا کہ دروازہ بہشت پر تہا حالانکہ اونپر ناودان کعبہ کے کہڑے دعاء کرتے تہے
حدیث وارد حدیث ہے نہین جانتا ہون کہ کوئی شہر اسپاروی زمین پر ہے کہ خدا تیعالے
نے اسپنے پیغمبر کو حکم کیا ہو کہ فلانے موضع مین نماز پڑہو الا مکہ کہ اوس جاگہ فرمایا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو روی زمین پر کہ مجرد دیکھنے سے عبادت لکھی جاتی ہے اور اجر پہونچی مگر مکہ معظمہ +

فصل اول بیان مین فرضیت حج کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور بدرستی ہوش گوش سنو کہ حج منجملہ ارکان خمسہ اسلامیہ کے ایک رکن عظیم ہے اور فرض عین ہے ہر افراد مرد اور عورت مسلمان حرہ عاقل بالغ وصاحب نصاب پر باستجماع شروط متذکرہ آیندہ کے تمام عمر مین ایکبار سنکر حج کا کافر ہے بلا اختلاف اور عبارتون مین حقتعالی کی یہ عبادت عظیم تر ہے پس بہ مجرد قدرت ہونے کے جو شخص اوسکی ادای مین آمادہ اور کمربستہ نہوویگا بڑا گنہگار ہوگا کیونکہ پایا نہی قدرت یعنی استعداد کی حج فرض ہوتا ہے اور وہ مالدار مفروض حج حدیث فرمایا جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باوجود پانے قدرت اور موجود ہونے زاد راحلہ کے حج نکیا اور مرگیا تو بلا تفاوت موت اوسکی مانند موت یہود اور نصاری کی ہوگی پس مقام عبرت اور جای خوف ہے کہ کیسی وعید سخت اور حکم کرخت نسبت تارک حج بنا بر تارکان کے وارد ہے پر ظاہر کہ تارک حج بمرتبہ نہایت بدقسمت اور غافل بکفران نعمت ہے اور بالتخصیص اہل یہود اور نصاری سے دربارہ موت کے ایسا واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہی اہل ملت اور صاحب کتاب ہین پر اوسکی مطالب عمل درآمد سے بے نصیب بلکہ ساتہ فریب ابلیس کے قریب حدیث امام دارمی روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ اس لفظ کے کہ جو کوئی ممنوع الحج نہین ہے بسبب عذر عدم موجودگی اسباب بر فع حاجت ظاہر ہے یا جبر سلطان جابر یا از صدمہ بیماری وغیرہ برابر ہے کہ وہ مرنے بعد چہوڑ دے مرے خواہ ترسا حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی حج نکرے اور بہی وصیت بحج نکرے حق سبحانہ تعالی

قبول نکرے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص مقدور رکھے حج کرنے کا استطاعت ظاہر سے اور بہر طور مفروض ہے پہر وہ حج نکرے یا نہ عزمیت حج کے اور مرجاوے تو بلا دلیل اور حجت مریگا یہودی اور نصارے کی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو کوئی نہ حج کرے یا وصیت حج کرنے کو وہ مرے حق تعالے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا نہین قبول کریگا اور اوس مقدمہ مین روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس شخص کو مال ہوا اور استطاعت حج کی رکہتا ہوے سو وہ بدون ادا ے حج کے اسنپے حال پر مرجاوے سو دراوے گا آتش دوزخ مین یہ لفظ تین مرتبہ ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مستعد حج کرنے کی ہووے اوسکو بہت تستالی اور تعجیل ضرور ہے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص کہ نکلے بنا بر حج یا عمرہ یا واسطے غزا کے اور مرجاوے عین راہ مین لکہا ہے خداوند کریم واسطے اوسکے اجر غازی و حاجی و معمر کا اور اسباب مین بعض روایت مین کچہ زاید ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال اوسکے واسطے لکہا جاوے حج اور عمرہ اور غزا زاد الحج مین حدیث قدسی سے نقل کرتے ہو فرماتا ہے اللہ تعالے کہ ای بندہ میرا تجہے مینے صحت دی اور وجہہ معاش کو تجہپر وسیع کیا پہر پانچ سال گذرے کہ تو میری طرف میل نکیا میری عظیم فضیلت اور بزرگ رحمت اور اکمل نعمت سے میری ناامید ہوا سو ایسی حدیث سے بعض بعض نے دلیل پکڑی ہے کہ بعد پانچ سال کے حج فرض ہے یعنے حج ہر بعد پانچ سال کے عود کرتا ہے یعنے بعد پانچ سال کے حج کرنا لازم ہے واللہ اعلم بالصواب حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی ایکساعت خاص برای خدا و برای رسول خدا بنا بر عظمت کعبہ روی بجانب کعبہ کے بیٹہے عنایت کرے ثواب اللہ تعالے اوسکو مانند اوس ثواب کے جو کسی نے حج کیا ہو عمرہ لایا ہو جہاد کیا ہو اور گہوڑے راہ خدا مین دوڑائے ہون اور روزہ رکہے ہون حدیث فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اول نظر رحمت کی اللہ تعالی اوپر اہل مکہ کے

فرماتا ہے جس کسی کو طواف مین یا نماز مین یا مسجد مین دیکہے ویا روی بکعبہ کردہ سو بخش دیا مین
نے سبکو بلا کیہ عرض کرین کہ کوئی باقی نرہا مگر ایک جماعت وہ جو سوتے ہین حکم ہُنے صادر
ہوگا کہ اون سبکو بہی داخل کرین بخشش کیے ہوتے مین حدیث فرمایا ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی مکہ شریفہ مین روز شہر مبارک رمضان کا رکہے عطا کرے خدا تعالی اوسکو ثواب
سو ہزار ماہ کا کہ غیر مکہ مین روزہ رکہا ہو اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام کی برابری کرتی ہے ساتہ
ہزار رکعت کی جو غیر اوس مسجد کے ادا کی ہوے اور جو کہ جماعت ساتہ ادا کرے نماز وہ محسوب
ہے ساتہ ایک سو پچیس ہزار نماز کے یعنے ایک لاکہہ پچیس ہزار حدیث فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کہ پاوے ماہ رمضان کو مکہ مین اور سارے مہینے کا روزہ رکہے اور نماز تراویح
اور نماز شب ادا کرے اور جو کچہ چاہے سو ہوے پڑہے عطا کرے خلاق عالم ثواب اوسکو
سو ہزار ماہ رمضان کا در غیر مکہ ہو ہوے اور دیوے اللہ تعالے بعد و ہر روزے کی مغفرت
اور شفاعت او بعد و ہر روزے کے درجہ بہشت مین اور بعد و ہر روزے کے ثواب ازادی
بندہ کا حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ مین رہنا بہت بہتر ہے بلکہ
بڑی سعادت اوسکی ہے جو جاروب کشی مین کعبہ کے مصروف رہے اور بہت نیک بختی
اوسکو نصیب ہے جو بخوبی آداب اوس مکان رفیع الشان کا ہر حال ملحوظ اور مد نظر رکہے
اور کاش اگر باختیار خود وبطلب دنیا اور حظوظ نفس کے بدون ضرورت باہر ہووے وہ بلا تفاوت
میدان شقاوت دوڑے اور خواجہ حسن بصری علیہ الرحمان نے فرمایا ہے کہ ہم نہین جانتے
کہ کوئی شہر روی زمین پر ایسا ہے کہ جہان پر ایک عمل خیر کے بدلے مین سو ہزار جزا لکہی جاوے
سواے مکہ مکرمہ اور پہر یہی فرماتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ اوپر روی زمین کے کوئی شہر ہے
کہ جسمین شراب ابرار او مصلا اخیار ہو غیر از مکہ مشرفہ کے وہان شراب ابرار آب زمزم ہے
اور مصلاء اخیار زیر ناودان پہر فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کوئی شہر اوپر روی زمین کے ہے

کہ حقتعالی نے اپنے پیغمبرون کو امر کیا ہووے کہ نماز کرو الا مکہ مکرمہ فقط حدیث ۱۴ فرمایا حضرت نبے
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر گرما مکہ مکرمہ کے صبر کرے ایکساعت تو دور کرے اللہ تعالے
اوسکے بدن کو آتش دوزخ سے ہزار سالہ راہ سے اور قریب کرے خدا تیعالی بیچ بہشت کے
دو لبست سالہ راہ سے حدیث ۱۵ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی مکہ مکرمہ مین مرجاوے بعد
باندھنے احرام حج کے یا عمرہ کے اوٹہاوے اوسکو اللہ تعالے روز قیامت مین بلا حساب
عذاب اور حکم دیویگا مالک الملک کہ خلق چلی آوے بہشت مین جدہر سے چاہے آوے حدیث ۱۶
فرمایا جناب نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ ماہ رمضان شریف کا مکہ معظمہ مین رکہے
اور نماز تراویح اور تہجد ادا کرے پروردگار عالم اوسکو ثواب ہزار ماہ کا جو غیر مکہ کے ہووے
جہان روزہ رکہے اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام مین برابر ہے سو ہزار نماز کے غیر مکہ کے اگر
بجماعت نماز ادا کرے ایک رکعت محسوب ہوگا ساتہ ایکسو پچیس ہزار رکعتون کے بعد دہر روزے کی
اوس سے مغفرت اور شفاعت اور درجہ در بہشت اور ثواب بندہ آزاد کرنے کا پاویگا حدیث ۱۷
جو کوئی ایکروز مکہ مین بیمار پڑے حرام کرتا ہے اللہ تعالی آتش دوزخ کی اوسپر حدیث ۱۸ فرمایا حضرت
صلعم نے جو کوئی کہ اوپر سختی مکہ مکرمہ کے صبر کرتے ہین اوسکی شفاعت روز قیامت مین بدرگاہ
بارک و تعالی کے مین کرونگا حدیث ۱۹ فرمایا جناب نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ہو کہ مکہ
اور مدینہ آدمیون کو پاک کرتا ہے گناہون سے جیسا کہ پاک کرتا ہے بہٹہ لوہی کا لوہے کو اور
اہل مکہ خدا تعالے کے نزدیک خاصون سے ہین اور ہمسایون سے اور بہترین وادی ہا وادی
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے جو شخص کہ نماز پڑہے بیچ حجر یا بیچ برابر در کعبہ کے وہ گناہون سے
پاک ہوجاویگا اور بہترین چاہ ہای سے چاہ زمزم ہے اوسپر نظر کرنا امان ہے نفاق سے
اور جو کوئی کہ پانی اوسکا پیے جس نیت سے اللہ تعالے وہ مراد اوسکی بر لاتا ہے حدیث ۲۰
فرمایا جناب نبے صلی اللہ وسلم نے کہ جو کوئی مومن نظر کرے سوی کعبہ پہر اوسکے گناہان

گذشتہ اور آیندہ بخش دیے جاتے ہین روز قیامت مین اور ہمیشہ امان مین اللہ تعالی کے رہیگا حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر کعبہ شریفہ کے نگاہ کرے بدون طواف اور ادای نماز کے وہ فاضل تر ہے نزدیک اللہ تعالی کے عبادت یکسالہ سے غیر مکہ کی اور جو کوئی ادا کرے مثل روزہ کے اور جاننا چاہیے کہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے تا ذات بابرکات جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جس قدر پیغمبران گذرے اون سب نے حج بیت اللہ کا کیے ہین اور حج اگلے امتون پر فرض ہونے یا نہونے مین علماء کا اختلاف ہے پس قول اصح یون ہے کہ فرض نہ تہا اور بحر العمیق مین درج ہے کہ مشروعیت حج کے آدم علیہ السلام کے وقت سے اگلی امتون کے حق مین تہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو ہزار سال قبل سے ملایک بیت اللہ کا حج کرتے تہے ملا علی قاری نے شرح مناسک متوسط مین تحریر کرتے ہین کہ علما کا اتفاق ہے فرض ہونے مین حج کے اوپر سایر پیغمبران سابق کے جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض ہی تہا پر اونکی امتون پر فرض نہ تہا اور ملا لازمی اور قطب الدین وغیرہ رحمہم اللہ مکہ معظمہ کے احوال مین یون قلم زن ہین کہ امتان سابق نے احکام حج کے بطور نفل کے ادا کرتے تہے پر امتان مرحوم پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم کی پر حج فرض ہوا اور اکثر علماء ونکا قول اوپر فرضیت حج کی یون ہے کہ حکم حج کے فرض ہونے کا ہجری سنہ کے چہہ سال بعد نازل ہوا ہے اور بعضون نے کہا کہ بعد آٹھہ سال کے سال نوین مین پس آنحضرت صلعم نے بایام قیام مکہ مکرمہ کے کوئی سال حج ترک نفرمایا ہے چنانکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباب مین لکھا ہے اور قول بعض کا یہ ہے کہ آپنے ایک بار دو بار حج شریف کیے ہین شرح سفر السعادت مین مذکور ہے کہ حج کرنا آپکا بایام قیام مکہ کے حسب عادت قریش کے تہا اور جب آپ مدینہ منورہ مین رونق بخش ہوتے اوسکے بعد حج فرض ہوا اب سے حج کی فرضیت ثابت ہوئی دسوین سال

حضور اقدس صلعم ساتھ بہتیرے لوگون سے کے جنکی گنتی بعلم الٰہی ہے بنا بر حج مکہ شریفہ کو تشریف لیگئے
پر ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ لوگ ایک لاکھہ ہم انہزار تھے اور حضور پر نور نے جو حج کیا ہی
وہ قران تہا کیونکہ قران افضل ہے حج تمتع اور افراد سے یہی قول جمہور کا ہے فرضیت حج کی
قران اور حدیث سے ثابت ہے چنانچہ مشکات شریف مین جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے واسطے خدا کے بے ریا
اور بے غرض اور باز رہے جملہ منہیات یعنی دروغ گوی و لغو پردازی و غیبت نوازی اور غمازی
اور بیہودہ گوئی اور فضول گفتاری اور ارتکاب لارفث ولا فسوق سے تو پاک کرتا ہے
خدا تعالیٰ اوسکو ایسا گناہون سے جیسے جنے اوسکو اوسکی مان اور اسی حدیث کو روایت
کی ہے بخاری اور مسلم اور بہی دیگر احادیث مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے وارد ہے صاف فرمایا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کا دوسرے
عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کا جو اون دونون کے درمیان مین ہون اور حج مبرور
کے صراحت مین بروایت بخاری اور مسلم کی یون واضح ہوتا ہے کہ مبرور وہ حج ہے
کہ جسمین کسی طور کا گناہ سرزد نہو اور ریا پایا جاوے اور یہی مبرو مقبول کہانا ہے اور علامت
مقبول کی یہی ہے کہ حج کرنے والے سی بعد حج کے پہر گناہ صادر نہو بلکہ پہلے سے اوسکا حال
احسن و پاک ہووے یعنی خلاف احکام شرعیہ کے مرتکب اور پابند چلتا یا صریحاً نہو وے
بلکہ ایسا بہاگے جیسے فصاے سے گا می اور نیک کامون مین جاہد اور راغب ہے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جلشانہ روزانہ ایکسو
بیس رحمت واسطے خانہ کعبہ کے کرامت فرماتا ہے ازانجملہ ساٹھہ بنا بر طواف کرنے والونکے
اور چالیس واسطے نماز پڑہنے والونکے اور بیس واسطے اونکے جو اوپر کعبہ کے نگاہ اور نظر
رکھتے ہین حدیث فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حج کرنے والے اور عمرہ

لانے والے درگاہ مین اللہ تعالیٰ کی پہونچنے والی ہین اگر خاص کسی اسنیے امید واسطے مراد مین
مانگے تو اللہ تعالے اوسکو قبول نہین فرماتا ہے اور جو اسنیے گناہون سے امرزش چاہے
تو اونکے گناہون کو بخش دیتا ہے روایت کی حضرت عباس بن مرواس نے کہ حدیث شریف
مین وارد ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دعا کی عرفے کے دن عرفات مین
بوقت مغرب واسطے بخشائش گناہان امتان خویش جواب آیا رب الجلیل سے کہ مین نے
بخشدئے اون سبکے گناہون کو مگر حق العباد پھر آپنے بعد حمد پروازی جناب احدیت جلشانہٗ
کی دعا فرمائی کہ پروردگار تو دے سکتا ہے مظلوم کو جنت اور ظالم کو بخشش اوسپر کچھ جواب نافذ
نہوا اگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین تشریف لائے اور صبح کی وقت پھر دعای کی
سو دعا انکی قبول ہوئی اوسوقت آنحضرت صلعم متبسم ہوے تب جناب ابوبکر صدیق اور
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہما نے حضور مین عرض کیا یارسول اللہ یہ آپکی ہنسی کا وقت
نتہا اس ہنسی کا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس نے جب دعا کی قبولیت کی
اور میری جملہ امتون کے گناہونکی بخشائش کی خبر سنی تب چلایا اور اپنے سر پر خاک ڈالا اور گریہ
وزاری کرنے لگا یہ حرکت اوسکی دیکھکر مجھے ہنسی آئی روای اس حدیث کی ابن ماجہ اور وہ
بسند طبرانی اور حکم ترمذی اور عبداللہ بن احمد اور علی نوحلے اور ابن نجدی سی اور یہ لوگ عباس
بن مرواس سے اور جو شخص بارادہ حج وعمرہ کے اپنے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے
تو اجر اوسکا اللہ تعالے پر ہے جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہے من یخرج من بیتہٖ مہاجرا الی اللہ
ورسولہٖ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص بنا بر حج کے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاے لکھتا ہے اللہ تعالے اوسکے واسطے
ثواب حج کا قیامت تک اور جو کوئی بنا بر عمرہ کے گھر سے نکلے اور مرجاوے تو اللہ تعالی
ثواب عمرہ کا قیامت تک واسطے اوسکے تحریر فرماتا ہے اور خدا تعالی اپنے فضل سے متعرض

کرتا ہے ایک فرشتہ جو وہ اوس موتی کا نایب ہوکر اوسکی طرف سے تا قیامت حج کیا کریگا روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو کوئی بارادہ حج یا عمری کے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے تو وہ شخص بلاحساب وکتاب آخرت کے بہشت مین جلدی چلا جاوے گا فقط ✣ ✣✣ ✣

فصل دوم بیان مین شروط حج کے

اے بہائی مسلمانون سمجھو جانو کہ ان شروط کی تین قسم ہین قسم اول شرط وجوب ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے اور وہ اوپر سات رکن کے قرار پایا پہلا رکن مسلمان ہونا دوسرا بالغ ہونا تیسرا عاقل ہونا چوتہا آزاد ہونا یعنے غلام کسیکا نہووے پانچوان قدرت زاد وراہ پر رکہنا یعنی اسقدر زاد راہ ہووے کہ آتے جاتے فراغت سے خرچ کرے اور سواری اور کہانے پینے مین محتاج نہو اور اہل وعیال کو اپنے خرچ معقول تا مراجعت کے دیجاوے قرضدار نہو بہرحال فارغ البال ہووے چہٹوین زمان حج کا ہونا یعنی ماہ شوال وذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے کل دو ماہ ایام اور یہی زمان حج ساکنان قریب اور بعید کے مقرر ہین لازم سب ہے کہ وہ لوگ انہین دنونمین اپنے گہرون سے نکلین اور جو کوئی حج پر مفروض ہوا اور جملہ اسباب مایحتاج پر قادر ہووے اور شاید اوسکو کسی دوسری ضرورت مین خرچ کر دیا تو حج لازم نہین ہے ساتوین تندرست ہونا مریض نہ ہونا قسم دوم وہ شرط ہے جنپر فرضیت حج کی موقوف الیہ ہے اور جملہ قیود حج کے منحصر ہون اس شرط کو شرط وقوفی بہی ہین اسکی چار قسم ہین قسم اول امن راہ بہر طور نہونا برآسایش جان مال سے قسم دوم وہ شخص عازم ممنوع الحکم سلطانی اور محبوس اور خایف نہو قسم سوم اگر عورت ہے تو وہ اپنے شوہر یا کسی شخص محرم کے ساتہ ہوئے یعنے جسکے ساتہ نکاح حرام ہوا اور خنثی مشکل کا بہی حکم عورت کا ہے قسم چہارم عورت زمان عدت طلاق یا فوت شوہر خود کی نہو پس بحالت استجماع شروط بالا شخص مشروط پر لازم بل واجب ہے کہ بذات خود یا بحالت محض عاجزی

اور معذوری دائمی کی نیابتاً ادائے حج کرے اور جو کسی وجہہ سے نہین کیا تو وقت مرنے
کے اپنے وارث سے نیابۃً ادائے حج کے وصیت کرے اور برخلاف اسکے کریگا او
مرجاوے تو اوسکی گردن سے بار حج گران یا کسی طور سے نہین اوترتا اور بخوبی واضح ہو کہ آج
کوئی مالدار ہی اور چند روز مین نادار ہوگیا اور بینا ہی وہ نابینا بن جاوے یا صحیح ہی مریض ہوجاوے یا اور
تندرست ہی بیمار بن گیا ان وجوہ سے بہی فرضیت حج اوسکی ذمہ سے ہرگز ساقط نہوگی پس اس
صورت مین جسنے خلاف ورزی کی اور تعجیل شروط ادائے حج مین تندہی نکی اور وہ مرگیا تو موت
اوسکی ساتھ موت یہود اور نصاری کے اور مجوس اور ترساکی ہوگی حدیث امام ترمذی از امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مالک زاد راحلہ
لایق جانے بیت اللہ کے ہوا اگر اوس نے حج کی تئین ادا نکیا تو کچہ فرق نہین ہی کہ وہ شخص
مرے یہودی و نصاری الحفیظ یہ کیسی وعید سخت اور تغلیظ بحت ہی حدیث فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ جو کوئی باوجود ہونے غیر مفروض اور ہونے مفروض کے ادائے حج کیا اور اوسکے
بعد اوسپر شروط وجوب حج کے پائی گئے حج ثانی اوسکو لازم نہین ہی کیونکہ حج اسلامیہ
جو کہ عمر بہر مین ایکبار فرض ہی وہ ادا ہوچکا ہی اوس شخص سے الا چار شخص اس کوچہ سی
باہر ہین یعنے مستثنی نابالغ غلام دیوانہ کافر ان چارونکو بار دیگر حج فرض ہی حدیث
شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے اپنی
مان اور باپ کے واسطے تو لکھتا ہی خدا تیعالی واسطے اوسکے حج مخصوص اور دیگر حج
نیابۃً مادر و پدر اوسکی پس فرمایا حضور نے کہ ایک حج بہتر ہی مقتول دنیا سی اور جو کچہہ دنیا مین ہے
حدیث شریف ثانی جو کوئی کہ واسطے مردہ کے حج کرے بدون اس بات کے کہ
وصیت کیا گیا ہووے لکھتا ہی پروردگار عالم واسطے اوس میت کی ایک حج اور واسطے حج
کرنے والے کے ستر حج قسم سوم کی وہ شرطین ہین کہ جسکے بغیر حج صحیح نہین ہوتا ہے
اوسکی چار قسم ہین اول قسم مسلمان ہونا کافر کا حج خواہ فرض خواہ نفل درست نہین ہے

قسم دوم احرام باندہنا بدون احرام کے کوئی افعال وارکان حج کا صحیح اور درست نہین ہوتا اور
قسم سوم ہونا ایام حج یعنے ماہ شوال وذیقعدہ تا دہ یوم ذیحجہ واسطے طواف قدوم اور سعی حج کی
مگر طواف قدوم وسعی بدون ایام مذکورہ کے واسطے حج کے صحیح نہین ہے ولیکن فقط واسطے
طواف اور سعی عمرہ کی درست ہے قسم چہارم ہونا مکان یعنے مسجد حرام کا واسطے طواف کراو
ہونا میان صفا ومروہ کا بنا بر سعی کے شرط ضرور ہے اور واسطے وقوف یعنے ٹہرنے کے میدان عرفات او
واسطے جمع کرنے نماز ظہر اور عصر کے مقام مزدلفہ اور بنا بر جمع کرنے نماز مغرب اور عشا کی
جا سے منا بنا بر رمی جمار اور حرم بنا بر ذبح ہدایا کے واقع ہو کہ یہ ہر ہر مقام مخصوص ہے واسطے
انجام ہر کام مذکورہ بالا کے سوای اون مقام کے عمل درآمد اونکا مون کا جائز اور صحیح نہین ہوتا

فصل سوم بیان فرائض حج واحرام اور واجبات وسنن ومستحبات ومکروہات ومحرمات ومفسدات اسکے

ای مسلمانون بخوبی جانو کہ اس فصل مین سات قسم ہین پہلا قسم فرائض حج اور احرام مین کہ اسمین
دو شکل ہے شکل اول بیان مین فرائض حج کہ یہ درحقیقت متعلق ہی ساتہ تین ارکان فرضیہ کے
رکن اول باندہنا احرام کا بدو طریق پہلے شروع حج ہے لہذا تقدیم اوسکے اوپر ماہ ہاے
حج کے جائز ہے ثانی رکن حج ہے مثلاً کوئی نابالغ بعد بستن احرام کے بالغ ہوا پہر واسطے
حج کے اوسکو احرام باندہنا پر ضرور ہوا ورنہ ادا سے حج بدون بستن احرام ہرگز نہین ہوتا
اور نزدیک امام شافعی رحمت اللہ علیہ کے وہ تو رکن حج ہے پہر تقدیم ماہ ہاے حج پر نا جائز ہی
دوم وقوف کرنا یعنے ٹہرنا عرفات مین نوین تاریخ کو ماہ ذیحجہ کی یعنے زوال یوم مذکور سے تا فجر دسوین
اوس ماہ تک قبل طلوع آفتاب کے اگرچہ ایکہی ساعت ہووے یہ فرض ہے سوم طواف زیارت
کہ اسکو طواف افاضہ بہی کہتی ہین بقدر چار بار کے فرض ہی باقے تین بار واجب ہے بخلاف امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اوسنکے ساتون بار فرض ہے اگر ان تینون جز سے کوئی جز باقی

رہ جاویگا حج صحیح نہو ویگا اور انکے سواے ان دو رکنون کو بہی بعضون نے شامل بفرض کیا
ہے یعنی یہ کہ ایک نگاہ رکہنا ترتیب ان تینون ارکان گذشتہ مین اور ثانی اداے کرنا ہر رکن کو
اوسکے وقت پر شکل قسم ثانی بیان مین فرایض احرام کے جاننا چاہیے کہ احرام کیا چیز ہی اور
حقیقت اوسکی کیا ہے پس معنی احرام کے حرام کر دینے کے ہین بدین وجہ مناسبت رکہتا ہی
کہ حجاج پر چند چیزین حرام ہوتی ہین اور فرض احرام کی دو قسم ہین پہلا قسم بیان مین میقات احرام
کے واضح ہو کہ میقات وہ مقام کہلاتا ہے کہ جو محدود بحد شارع ہے کہ جب کوئی شخص اوس جاے
خاص پر یا محاذی مین اوسکے وارد ہووے پس باندہنا احرام کا اوسپر فرض ہو جاوے بدون
بستن احرام کے جانا مکہ مکرمہ کو غیر واجب دیکہاوے سو قدم اوسی طرف ٹہراوے اور جہان تک
مقابلہ میقات کا صاف نظر نہ آوے تو دو منزل سے احرام باندہنا لازم ہو جاوے جیسا کہ جدہ
ہے کہ احرام واسطے حج یا عمرہ کے باندہا جاتا ہے بر ظاہر ہے میقات تین قسم کے ہین ایک آفاقی
یعنی خارج از میقات دوم میقاتی یعنی قریب میقات سوم مکے یعنی خاص مکہ والے باقی اب یہان سے
جاننا چاہیے کہ آفاقی کے میقات پانچ ہین یعنی مدینہ والون کے واسطے ذو الحلیفہ ہے اور
واسطے ارباب عراق یعنی بصری اور کوفی اور مشرقیون کی ذات عرق اور مصریون کے واسطے
اور اشخاص شام اور مغرب کے جحفہ اور واسطے نجد والون کے قرن اور بنابر ارباب یمن ہندیان
کے یلملم ہی الحاصل جو کوئی جس میقات کی طرف گذرے وہی اوسکا میقات ہے اور جانیوالے
مکے کو میقات بدون احرام باندہے جانا حرام ہے خواہ بہ نیت حج جاوے یا عمرہ یا بذریعہ
تجارت وغیرہ کے اور پہلے میقات سے احرام باندہنا بہی صحیح ہے اور میقاتی کے پہلے
تمام زمین حل میقات ہے یعنی درمیان حرم اور میقاتیون کے جو زمین واقع ہی وہ اونکے
لیے میقات ہے مگر اونکو احسن یہی ہے کہ اپنے گہر کے دروازہ سے احرام باندہین اور بغیر باندہے
احرام کے بہی اونکو زمین حرم یا مکے مین جانا درست ہے جو حج کا یا عمرہ ارادہ نہ رکہتے ہون ورنہ واجب ہے

واجب ہے کہ جا بجا حل کے پہر جاوین اور احرام باندہ سکے اپنے کو پہونچا دین ورنہ دم دینا لازم ہوا نہین
اور بنا بر ارباب سکے کے واسطے احرام حج کے تمام زمین حرم کے میقات ہے پر افضل
ہے کہ اپنے گہر کے دروازے سے احرام باندہنا اور نزدیک بعضون کے زمین مسجد احرام
افضل ہے اور حطیم افضل تر اور واسطے عمرہ احرام باندہنی کو تمام زمین حل میقات ہی ولیکن مقام
حطیم افضل ہے نزدیک امام حنیفہ رحمت اللہ علیہ اور مقام حجر انہ نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کے
بسبب قیام مکہ بہ نیت اقامت یا بغیر اقامت مکی کی آفاقیون کے حق مین یہہ حکم ہے پہر اگر باندہے احرام
حل سے مکے سے واسطے حج کے یا حرم سے عمرہ کے لیے اور میقاتی حرم سے حج کے واسطے
تو لازم ہے ہر شخص کو پہر جاوے اور احرام کو اوسکے مقام مین باندہے ورنہ گناہ گار ہوویگا اور دم
لازم ہوگا اور جو آفاقی کہ زمین حرم سے مکے مین آنے کا ارادہ رکہتا ہے جو بغیر احرام کے میقات
سے گذرے تو واجب ہے کہ پہر کر اوسی میقات پر یا دوسرے میقات پر آوے اور احرام باندہ کر
جاوے وگرنہ دم لازم ہوگا اور جو میقات سے اگر احرام باندہے وہان سے تو میقات پر پہر کر آوی
احرام بستہ تلبیہ گویان لوٹے جو تلبیہ کہتا ہوا میقات سے پہرنے وقت یا لبیہ نکہے تو اوسپر دم لازم
آتا ہے اور جو کوئی آفاقی حج کا ارادہ رکہتا ہوا احرام باندہے اور میقات سے گذرے اوسکے
بعد حج کی موت کا اندیشہ ہو تو میقات کو نجاوے لوٹ کر بلکہ اوسی جگہہ سے احرام باندہ کر حج ادا کرے
لیکن اسپر دم لازم ہوتا ہے اور جو کوئی آفاقی اپنے راہ کے میقات کو چہوڑ کر دوسرے میقات پر
پہونچکر احرام باندہے تو بہی جائز ہے دم لازم نہین آتا ہے اور جو کوئی آفاقی میقات سے گذر کر
عمرہ کا احرام باندہے بعدہ اس عمرہ کو فاسد کرے تو اوس عمرہ کو قضا کرنا لازم ہے البتہ قضا
کے سے جو دم کے اوسپر میقات کے گذرنے کے سبب سے واجب ہوا تہا ساقط ہوتا ہے اور یہی
حکم اوسکو ہے جو کہ میقات سے بڑہ گیا اور احرام حج کا باندہا پہر فاسد کیا اوسکو یا وہ حج فوت ہوا
اور جو آفاقی کہ حج کا ارادہ نہین رکہتا ہے اگر بدون احرام کے مکے مین جاوے تو واجب ہے

اوسپر کہ بجالاوے حج یا عمرہ بغیر احرام کے دخول مکے سے پہر جو اوسنے احرام باندہا وہین پر
حج یا عمرہ کا اور میقات کیطرف پہر گیا اور اس حج یا عمرہ کو ادا کیا تو ادا ہی وجوب ہو گیا لازم
آیا اوسپر دینا دم میقات کا باعث ترک حق اوسکے کے اور جو اوسنے میقات مین آکے یا
احرام باندہا اس حج یا عمرہ کا جو مکے مین بغیر احرام کے دخول سے اوسپر واجب ہوا تہا اور اوسکو
ادا کیا تو واجب ادا ہو گیا اور دم سے جاتا رہا یا احرام باندہا حج فرض یا نذر یا نفل کا یا عمرہ نذر یا سنت
کا اور ادا کیا اوسکو اوسی سال تو روا ہوتا ہی یہ اوسکی ضمن مین جو بسا اس حج یا عمرہ کا جو مکہ مین بغیر احرام کے
داخل ہونے سے اوسپر واجب ہوا تہا اگرچہ اسکی نیت نکرے اور دم بہی ساقط ہوتا ہی
یا ادا کرے کے حج فرض یا نذر یا نفل وغیرہ کو دوسرے سال مین تو ادا نہین ہوتا وجوب اس حج
یا عمری کا جو مکے مین احرام باندہنے کے داخل ہونے سے اوسپر لازم ہوا تہا بلکہ چاہیے
کہ اسکو علیحدہ ادا کرے فقط اور قسم ثانی کے دو جز ہین یعنے ایک اوسکے رکن ہے اور دوسرا
شرط ہے اور رکن کی دو صورتین ہین ایک قولی و ثانی فعلی قولی جیساکہ ساتھ نیت کے ایکبار
تلبیہ زبان سے کہنا یعنے باواز بلند اور فعلی یعنے تقلید کرنا بدنی کو نیت کے ساتہہ اور چلا آنا
اوسکو ساتہہ لیکر حج کے ارادے سے اور شرط یہ ہی کہ پہلے تلبیہ کرنے
کی نیت کرنا حج کی یا عمری کے یا دونون کے تلبیہ اسکی متصل ہووے ایسی لفظون سے
کہ جس سے اللہ کی تعظیم ہووے مگر لبیک اللہم لبیک تا آخر بولنا سنت ہے اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ فرض نہین بلکہ نیت کافی ہے پہر جو شخص نیت کر کے ساتہ
اوسکے ایکبار تلبیہ کہے گا تو محرم ہو جاویگا پہر تلبیہ کہے یا نہ کہے اور اگر بدنہ بہیجدیا تو محرم نہین جبتک ہوتا
اوس سے جاکر نملے مگر متمتع اور قارن بدنہ بہیجدینے سے محرم ہو جاتے ہین پر اوسی ملے یا نہ ملے
قسم سوم بیان واجبات حج اور احرام کے کہ اوسکی بہی دو شکل ہے شکل اول بیان وجوب
حج مین ای براوران مسلمانان جانو جملہ وجوب حج کے ۲۷ ہین سے پہلے بجا وزنکرنا مواقیت سے

احرام باندھنے وقت مگر تقدیم ہو تو جائز ہے اور افضل دوسرے سعی یعنے چلنا صفا و مروہ کے درمیان اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سعی رکن حج ہی تیسرے صفا سے آغاز کرنا بھی قول صحیح ہی چوتھے بے عذر کو سعی بیدل کرنا پانچوین وقوف کرنا عرفات مین نوین ذیحجہ کو زوال سے لیکر بعد غروب آفتاب تھوڑی رات گذرے تک چھٹے شب باش ہونا مزدلفہ مین عید کی رات کو اگرچہ ایکہی ساعت ہووے اور اکثر شب رہنا سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے واجب ہی ساتوین وقت ٹھہرنے کا مزدلفے مین دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے تا برآمد آفتاب ہے درمیان اسکے گو کہ ایکہی ساعت ہووے آٹھوین پڑھنا نماز مغرب کو نماز عشا کے ساتھ ملا کر مزدلفے بیچ اسکو جمع تاخیر کہتے ہین نوین رمی جمار یعنے کنکری پھینکنا تین روز یعنے ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین دسوین نگاہ رکھنا ترتیب جمرہ عقبہ کی رمی اور حلق کی درمیان یعنے اول رمی جمرہ عقبہ کے کرنا بعد سر منڈوانا واجب ہی مفرد حج اور قارن اور متمتع پر لیکن ترتیب درمیان حلق اور طواف زیارت کے واجب نہین بلکہ سنت ہے اور اسیطرح ترتیب سنت ہے درمیان رمی اور طواف زیارت کے گیارھوین جن روز دن معین رمی جمار کرنا ہے اونہین دنون مین کرنا بارھوین سر منڈانا یا بال کترانا پاؤ سر کا احرام سے نکلتے وقت تیرھوین سر منڈانا یا بال کترانا وقت معین اور مکان معین مین یعنے حرم اور ایام نحر معین مین چودھوین طواف کرنا حطیم کے باہر سے بدین طور کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے بعضے عالمون کے نزدیک قول صحیح

سنت ہے جیسا سنتون مین مذکور ہے [۱۸] شروع کرنا طواف کا اپنے سیدھے طرف سے [۱۸] طہارت سے طواف کرنا فرض ہویا غیر فرض یعنے حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک رہنا [۱۸] حالت طواف مین ستر عورت کرنا یعنے جس بدن کا چھپانا نماز مین زن و مرد کو فرض ہے اوسکو چھپانا اگرچہ ستر عورت فرض ہے لیکن طواف واجبات سے ہے [۱۹] پیادہ پا طواف کرنا بے عذر کو [۲۰] بعد ہر طواف کے پڑھنا دو رکعت نماز [۲۱] طواف صدر کرنا کہ اسکو طواف وداع اور طواف رخصت بھی کہتے ہین اور وہ واجب ہے اوپر آفاقی اور میقاتی کے [۲۲] طواف زیارت ایام نحر مین کرنا یعنے عید کے روز اور دو روز اوسکے بعد [۲۳] رمی جمار کو ذبح پر مقدم کرنا قارن اور متمتع کو [۲۴] ذبح کرنا ہدیہ کا قارن اور متمتع پر [۲۵] مقدم کرنا قارن اور متمتع کو اوپر حلق کے ذبح کرنا [۲۶] ذبح کرنا ہدیہ کا ایام نحر مین قارن اور متمتع کو [۲۷] عرفات سے امام کے ساتھ نکلنا پس حکم واجبات کا یہ ہے کہ ترک کرنے سے کسی ایک واجب کے خواہ عمداً ہو یا سہواً مسئلہ جانتا ہو یا نہو حج صحیح رہتا ہے والا عمداً ترک کرنے سے گناہ اور کراہت تحریمیہ اور خوف عذاب کا ہے اور دم لازم آویگا اگر بغیر عذر شرعی کے ترک کیا ہو ورنہ نہین پر عالمون نے استثنا کیا ہے ان واجبات سے چار واجب کے تئین کہ اگر وی ترک ہوجاوے بغیر عذر کے تو بھی دم لازم نہین ہوتا لیکن گنہگار ہوگا کیونکہ انکے وجوب مین اختلاف ہے اعنے ایک بعد طواف کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم وغیرہ مین ادا کرنا دوسرا تاخیر کرنا نماز مغرب کو مزدلفہ مین واسطے جمع تاخیر کے تیسرا شب باشی کرنا مزدلفے مین چوتھے شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے فقط

فصل دوم وجوب احرام کے بیان مین کہ یہ بحث متعلق بہ دو گونہ رکھے ہے پہلا میقات یا اوس سے پہلے کی جگہہ سے باندھنا احرام کا دوسرا دور رہنا ممنوعات سے احرام کے قسم سوم بیان مین ضمن حج اور احرام کے اور وہ شامل ہے اوپر دو شکل کے شکل اول مین بیان سنن حج کے واضح ہو کہ سنن حج کی بہت ہین مگر وہ جو مؤکد ہین پندرہ ہین [۱] طواف قدوم کرنا ہے آفاقی پر جو مفرد حج کا ہو

یا قارن نہ ہوگے پر اور بہ مفرد عمری پر ا درنہ متمتع پر ہے ۲ شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے بسبب قول
صحیح اور ہاتھ اوٹھانا حجر اسود کے مقابل تکبیر کہنے کے وقت شروع طواف مین اور بوسہ دینا اوسکو
اول اور آخر مین ہر طواف کے اور واضح ہو کہ حدیث مین وارد ہے ۳ یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ حجر اسود زمین سے ہے خدا تعالی کا اوپر زمین کے کہ مصافحہ کرین اور اوسکے ساتھ بندے
سب اس طور پر کہ جیسے آپس مین برادران مومن مصافحہ کرتے ہین اور جو شخص کہ بہرہ پاتے بیعت
سرور عالم صلعم کا نہو الیس اوسنے ہاتھ حجر اسود مین پہونچایا تو گویا بیعت ساتھ خدا اور حبیب خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کیا حدیث ثانی کہ حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ السلام مین جو کوئی آوے وہ ہر دو احد
روز قیامت مین افزائش بزرگی مین مثل کوہ ابو قبیس کے ہونگے اور ہر ایک اون مقامونکو
آنکھین اور زبان مین عطا ہونگے کہ وہ گواہی دینگے جو اونسے ملے ہین اور جسنے بعہد ابراہیم علیہ السلام
کی وفاداری کی ہے او سرور کہ جس دن بنا بر حج کے ابو لایا ہے حدیث ثالث کہ کوئی جوہر یا قوت
نہ ہے روی زمین پر بہشت سی مگر حجر الاسود او مقام ابراہیم علیہ السلام اور جو وہ نہوتے کہ [illegible]
زمان جاہلیت مین [illegible] اوسکو لے نہے ہاتھو نسے چہوتے رہتے واسطے ایسے بیماری کے
طلب شفا نکرتے مگر وہ کہ وہ بیمار شفا پاتے ۴ خطبہ پڑہنا امام کا تین جا پہلے مکہ معظم مین ۷ تاریخ
کو دوسرے عرفات مین ۹ تاریخ بعد زوال کے مسجد نمرہ مین تیسرے منا مین ۱۱ تاریخ کو ۵ جانا مکے
سے منا کو ۸ تاریخ کو بعد نماز فجر کی ۶ نماز پنج وقتہ ادا کرنا منا مین آٹھوین کی ظہر سے لیکر
روز عرفہ فجر تک ۷ عرفے کی اکثر شب منا مین رہنا ۸ جانا منا سے عرفات کو عرفے کی
طلوع آفتاب کے بعد ۹ غسل کرنا عرفات مین ۱۰ عید کی اکثر شب مزدلفے مین رہنا ۱۱
عید کے دن آفتاب طلوع ہونے کے آگے مزدلفے سے منا کو جانا ۱۱ و ۱۲ کی شب منا مین
۱۲ [illegible] مین کہ اوسکو محصب بھی کہتے ہین منا سے مکے کو آتے وقت اگر چہ
ایک ہی ساعت ہو ۱۳ رمل کرنا مردوں کے اول کے تین مرتبہ مین اوس طواف مین کہ جسکے

بعد سعی ہووے ۱۲ اضطباع کرنا مرد کو اوس طواف مین کہ جسکے بعد سعی ہے اگرچہ طواف حج یا عمری کا
ہووے اضطباع کے معنی چادر اوڑہنا یون کہ دہنی طرف کی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین
کندہے پر ڈالدے ۱۵ جلد متوجہ ہونا طرف وقوف عرفات کے بعد ادا کرنے نماز ظہر و عصر کے
مسجد نمرہ مین جمع تقدیم سے پہر اسمین تاخیر کرنا مکروہ ہے پس حکم سنت کا یہ ہے کہ عمداً ترک کرنے
سے اوسکے گناہ ہے اور خوف عتاب کا اور عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے لیکن دم یا صدقہ اوسکے
ترک سے لازم نہین آتا ہے شکل دوم بیان مین سنتین احرام کے اور وہ آٹھ ہین پہلی حج کے
مہینون مین احرام حج کا باندہنا اول سے کہ وہ مکروہ تنزیہی ہے خواہ حفظ نفس کی قدرت
ہو یا نہو برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اونکے نزدیک احرام حج کا سوائے شہور
حج کے درست نہین ہے لیکن بغیر احرام عمری کے دوسرے اپنے شہر کی میقات
کے پاس سے احرام باندہنا تیسرے غسل یا وضو کرنا واسطے احرام حج یا عمری کے اگرچہ حیض
او نفاس والی عورت یا نابالغ لڑکا ہووے چوتہے دو کپڑون سے زاید نہ پہنا ایک چادر ثانی
لنگی پانچوین خوشبو لگانا بدن کو آگے احرام کے کپڑون کو کہ وہ جائز نہین ہے جب اس کا
اثر باقی رہے چہٹے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کے وقت ساتوین تلبیہ کہنا الفاظ ماثورہ سے
بدون زیادت اور نقصان کے ان الفاظ مین آٹھوین جب تلبیہ کہے تین بار پکارکے کہتے
جانا اور اوسکو درود پر ختم کرنا قسم چہارم بیان مین مستحبات حج اور احرام کے یہ ہے دو شکل پر ہے
شکل اول مستحبات حج مین جاننا چاہیے کہ حج کے مستحب بے شمار ہین ولیکن چند مستحب
جو ضروری ہین وہ زبان قلم پر جلوہ گر ہوتے ہین پہلے مفرد حج کو ذبح کرنا بکرے کا ہے دوسرے
غسل کرنا مکے مین داخل ہونے کے وقت جو آفاقی ہووے ۳ غسل کرنا مزدلفے مین جانے کے وقت
مکی اور آفاقی ہر دو کو ۴ جبل رحمت کے نزدیک عرفات مین وقوف کرنا یعنے آنحضرت صلعم
وہان ٹہرے ہین ۵ نماز ظہر و عصر کو جمع کرکے ظہر کے وقت عرفات مین اسکی شرطون کے ساتہ

ہے جیسے جمع تقدیم سے کہتے ہین ۶ دعا کرنا کثرت سے عرفات مین اور تلبیہ کہنا کثرت سے ہر وقتون مین ۷
ٹہرنا عرفات مین پیچہے امام کے یا اوسکے قریب دہنے یا بائین طرف سے ۸ نحر کے روز فجر کے وقت
ٹہرنا مشعر الحرام مین جو ایک جگہ ہے مزدلفے مین اگرچہ سب جگہ مزدلفے کے موقف ہے سوائے
بطن محسر کے ۹ نحر کے روز فجر کی نماز مشعر الحرام مین ادا کرنا ۱۰ اس نماز کو اول وقت تاریکی
مین ادا کرنا ۱۱ نحر کے روز رمی جمار ہ عقبہ کے کرنا بعد طلوع آفتاب کے اگرچہ آگے اسکے بعد
طلوع فجر کے جائز ہے ۱۲ طواف زیارت دسوین تک کرنا ۱۳ طواف کرنا عورتون کو رات کے
وقت پس یہ سب حکم مستحب ہین کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اگرچہ کم ہے فعل سنت
کے ثواب سے اور ترک مین اوسکے کچہ گناہ نہین اور دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مستحب احرام
کے بہی بسیاری ہین مگر جو ضروری ہے وہ لکہا جاتا ہے واضح ہووے پہلے قبل احرام کے
غسل کرنا و بال بغل کے اور زیر ناف کے دور کرنا اور موچہہ کترانا اور ناخن کٹانا دوم بہ نیت احرام
غسل کرنا اگرچہ نیت مطلق کافی ہے سوم چادر اور لنگی نئی سفید دہوئی ہوئی ہو چہارم نعلین پہنے
کو جائز ہے پر کفش عربی و ہندی بہی درست ہے پنجم نیت زبان سے کہنا دل سے کرنیکے
بعد ششم نیت کرنا بعد نماز کے مصلے پر بیٹہے ہوئے ہفتم بلند آواز سے تلبیہ کہنا مردون کو مگر مسجد
حرام مین آہستہ کہے ۸ تلبیہ بکثرت بولنا بلکہ ارادہ کرنا بہر حال و بہر آوان اور در ہر مکان مخصوص
بعد نماز فرض یا نفل کے اور پچہلے پہر کو اور صبح و شام اور سواری پر چڑہتے وقت اور اوترتے
وقت اور سوتے اور جگتے اور بازار مین چلتے وقت اور بایام ملاقات کسی قافلے کی اور وقت
اوترنے چڑہنے مکان بلند کے الغرض اس سفر کے احکام مانند نماز کے احکام کے ہین
جیسا کہ درمیان دو رکعتون کے تکبیر کہنا پڑتا ہے مدام ورد زبان ایسا چاہیے کہ کہڑا ہو
یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو یا چلتا یا سوار یا پیدل اور ٹہرا ناوضو یا باوضو جنب ہو یا حائض یا نفسہ ولیکن
طہارت ہر حال مین اولےتر ہے سوائے قضائے حاجت کے کہ مکروہ ہے ۹ باندہنا

احرام میقات سے آگے آفاقی کو بشرطیکہ ممنوعات احرام سے بچے ۱۰ باندہنے احرام سے
پہلے اگر عورت منکوحہ ہمراہ ہے تو اوسکے ساتھ صحبت اور ملاقات کرنا احسن ۱۱ حج کی نیت کرتی
وقت حج فرض کی نیت کرنا اگرچہ فقیر ہو ۱۲ بایام باندہنے احرام کے ذکر کرنا تلبیے مین اول بار
حج یا عمرہ یا قران کو جیسا کہے لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ یا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ یا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ۱۳
درود پڑہنا بعد تلبیے کے افضل درودون سے درود تشہد ہے جو نماز مین پڑہا جاتا ہے
۱۴ اور دعای یا سورہ پڑہنا لیکن درود اور دعا مین آواز کو پست کرنا ۱۵ تلبیہ بولنا کوئی چیز خوش
آنے وقت بعدہ اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْآخِرَةِ کہنا ۱۶ درمیان تلبیے کے سلام
اور کلام نکرنا اور کہانا نہ کہانا اور پانی نہ پینا ۱۷ تلبیے کہنے والے کو سلام نکرنا قسم پنجم و ششم بیان میز
مکروہات و محرمات حج اور احرام کے اوٹہ انمین بہی دو شکل ہے شکل اول مکروہات و محرمات حج
مین جاننا چاہیے کہ اس مکروہات و محرمات کی بہی دو طرح ہے اول تحریمی و دیگر تنزیہی واضح ہو کہ
ترک واجب سے حج مکروہ تحریمی ہوتا ہے یعنے قریب بحرام کے اور ترک سنت سے مکروہ
تنزیہی ہوتا ہے یعنے قریب بحلال کے اور انکے سواے جو چند مکروہات اور ہین اونکو بہی
بیان کیے دیتا ہون وہ یہ ہے پہلے رمی کرنا وہان کے پڑے ہوے کنکرون سے
کہ جسکو لوگ پہینک چکے ہین ۲ دوسرے رمی کرنا کنکرون سے مسجد کے تیسرے رمی
کرنا ان کنکرون سے جو نجس یا حرمی کے گہٹلی سے پڑی ہون چوتہے توڑنا بڑے کنکر کو چہوٹے
کنکر بنانے کو بنا بر رمی کے پانچوان احرام سے نکلنے وقت پاؤ سر کے حلق یا قصر پر اکتفا کرنا
چہٹے شب باش ہونا عرفہ کی شب کو منا کے سواے کسی دوسری جاگہ مین اگرچہ سکے ہوے
پس عمل مکروہات سے ثواب کم ہوتا ہے مگر بہ خوف عقاب لگا ہے تارک سنت موکدہ کو
اور اس سے دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مگر ترک وجوب سے خوف عذاب کا اور لازم ہونا
دم کا ہے اور جو چیزین احرام کے بعد ممنوع ہین وہی چیزین حج مین حرام ہین شکل دوم مکروہات

ومحرمات احرام مین کہ وہ یون ہین سے یعنے مکروہات احرام کے ترک کرنا سنتون کا ہے یعنے احرام
کے مکروہات یہ سب ہے بدن سے میل پاک کرنا اور بالون کو کنگہی کرنا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو
بیر کے پتے اور صابون وغیرہ سے دہونا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو کہجلانا جو بال ٹوٹنے
کا خوف ہووے اور چادر کو گنڈہی لگا کر باندہنا اور قبا اور عبا اور جبہ اور لبادہ کاندہے پر ڈالنا
اور لنگ کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے گرہ دیکر باندہنا اور سوئی اور کانٹا سے
اسکو باند رکہنا اور خوشبو مانند سبزہ وغیرہ کے سونگہنا اور اوسکو چہونا اور عطار کی دوکان مین
خوشبو سونگہنے کے ارادے سے ٹہہرنا اور بدن مین کسی جگہ کپڑے سے بغیر عذر کے پٹی باندہنا اور کعبہ
کے پردون مین داخل ہونا جو منہ اور سر کو لگے اور ناک اور ٹہڈہی اور رخسارے کو کپڑے سے
ڈہانپنا اور خوشبو ملا ہوا کہانا کہانا اور اوندہی منہ تکیے پر سونا فقط مگر خوشبو مثل دالچینی لونگ زعفران
وغیرہ کے کہانے مین ملی ہو کہانا درست اور جائز ہے فقط اور محرمات احرام کے دو ہین ایک کرنا
ترک واجبات احرام کا ثانی ترک نکرنا احرام کے ممنوعات کو جسکا ذکر فصل ممنوعات مین الگ آویگا
یعنے عمل مین لانا قسم ہفتم بیان مفسدات حج اور احرام کی یہ دونو بشکل واحد کی سب ہے واضح ہو
جماع کرنا وقوف احرام باندہکر عرفات کے آگے حج سے ہے اور طواف کے پہلے عمرہ مین اور جو کوئی
حج مین ایسا فعل کرے تو حج اوسکا باطل ہوتا ہے اور اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہین ایک
یہ کہ بکری ذبح کرنا دوسرے باقی افعال حج کے وقوف سے لیکر طواف وداع تک ادا کرنا تیسرے
قضا کرنا اس حج کو دوسرے سال حج کا احرام باندہکر اور جو کوئی شخص وقوف عرفات کے
بعد اور طواف زیارت کے پہلے جماع کرے تو حج اوسکا فاسد نہین ہوتا لیکن ذبح کرنا اونٹ یا گائے
کا لازم ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت یعنے چار شوط فرض کے بعد جماع کیا تو کوئی چیز لازم نہین
ہوتی ایک یہ فایدہ ہے قابل یاد رکہنے کے سب اسکے جو کوئی حج کا احرام باندہے سبب وقتہ نہین
لبیک کہے ولیکن جمرات ثلثہ کے رمی کے وقت موقوف کرے اور طواف قدوم طواف

زیارت مین دعوات ماثورہ پڑہنا چاہیے +

فصل چہارم بیان مین حج کے آداب مین

ای بھائی مسلمانون بخوبی جانو کہ آداب حج مین کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے ادا سے دیون سے فارغ البال بہر حال ہووے اور مرد دانا اور صاحب خرد کے مشورہ سے باتباع آیہ کریمہ کے شاورہم فی الامر کے نکلنے کا وقت تجویز کرے اور دو رکعت نماز استخارہ یا سورہ خلاص ادا کرے دعا استخارہ بموجب حدیث کے پڑہے بعدہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور جن لوگون کو اوسنے رنج پہونچایا ہو اونسے معافی چاہے اور جو عبادات کہ قضا ہوئی ہون اونکو ادا کرے اور اپنی تقصیر پر نادم ہووے اور ریا اور فخر اور عجب اور اپنی بڑائی کا ہرگز کچہ بہی خیال نرکہے اور نفقہ حلال کے حاصل کرنے مین بہت کوشش کرے کیونکہ مال حرام سے جو حج کیا جاتا ہے مقبول نہین ہوتا اگرچہ فرض اوترجاتا ہے یعنے ساقط ہو جاویگا اور جو مال مشتبہ ہے تو بہتر ہے کہ قرض لیکر ادای حج کرے اور اوس مال مشتبہ قرض کو ادا کردیوے حج صحیح ہوگا اور رفیق صالح بہم پہونچاوے مگر قرابتی سے اجنبی رفاقت مین افضل ہین اور اپنے اہل وعیال کیواسطے نفقہ رکہکے آپ بخاطر جمعی وخوشدلی سے روانہ ہووے اور راہ مین اللہ جل جلالہ کا ذکر بہت کیا کرے اور زہد اور تقوی کے لباس سے بخوبی آراستہ ہو اور غیظ اور غصے کو دل سے نکال دیوے خصائل احسن اختیار کرے اور شکل رزائل کو چہوڑ دیوے اور لوگون کی باتونکی برداشت کو اپنے مین حلم اور وقار کا پہاڑ بنا دیوے اور کلمات لایعنی اور بیہودہ گوئی نکرے اور قبیح کامون سے دست بردار ہووے اور اس سفر ...ک کی تجارت سے خالی کرے اور اسباب زائد خرید نکرے اور زاد راہ مین غیر کو شریک نکرے اور پنجشنبہ کے دن اور بعض نے دوشنبہ کے دن بہی

لکھا ہے گھر سے نکلے اور اپنے اہل وعیال کو رخصت کرتے وقت اونکی سین دعا کرے اور دنیا سے سفر کرنے والے کے طور پر سفر کرے اور گھر سے نکلنے کے وقت دو رکعت نماز نفل ادا کرکے یہ دعا پڑہے اللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اللّٰهُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّهْنِیْ اِلَی الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اور جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بعدہ آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص اور معوذتین ایکبار پڑہے اور سواری سے نکلے کہ پیادہ چلنے سے افضل ہی اور جب سوار ہووے یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْاٰنَ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فصل پنجم بیان مین عمرہ کے

بہائی مسلمانو اس بات کو گوش دل سے سنو کہ عمرہ حج اصغر ہے یعنی چہوٹا حج اور اسکے بہی فضایل نہایت ازحد ہین جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ یعنے ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے ان گناہون کا جو درمیان مین اون دونون کے ہوں اور حدیث شریف مین وارد ہے ثَلَاثُ عُمْرَاتٍ كَحَجَّةٍ یعنے تین عمرے مانند ایک حج کے ہین اور

ایک روایت مین آیا ہے عُمْرَتَانِ كَحَجَّةٍ یعنے دو عمرے مانند ایک حج کے ہین یہ حکم غیر
رمضان کا ہے ولیکن رمضان مین ایک عمرہ مثل ایک حج کے ہے جیسا حدیث شریف
مین وارد ہے عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
اور سنت موکدہ بھی ہی تمام عمر مین ایک بار نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر مین ایکبار فرض ہے ولیکن زیادہ اس سے مستحب ہے بالاجماع
اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر پانچ دنون مین جائز نہین ہے یعنے روز عرفہ اور عید اور تشریق کے دنون
احرام عمرے کا باندہنا مکروہ تحریمی ہے شرط عمرے کا احرام ہے جیسا کہ حج کے لیے اور رکن
اسکا طواف ہے بہ قدر چار بار کے اور واجب اسکا آخر کے تین مرتبے طواف سے اور
سعی اور حلق او قصر ہی پہر جب طواف اور سعی او حلق او قصر کیا تو احرام سے نکلا شرطین اور فرضین اور واجبین اور سنتین عمرے کی
وہی ہین جو حج کی ہین جیسا کہ جو چیز احرام مین او طواف مین او سعی مین اور حلق مین
حج کے فرض اور واجب اور سنت اور مستحب اور حرام اور مکروہ ہین وہی سب چیزین اسمین بھی
واجب العمل ہین اور ممنوعات اور مباحات وغیرہ احرام عمرے کے بعینہ مانند احرام حج کے ہین
بہر حال ان دونون کے جملہ احکام الٰہی ہین کچہ فرق نہین ہے مگر فرق ...... دس چیزون مین ہے
حج اور عمرے مین سو یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے پہلے عمرہ فرض نہین برخلاف حج کے ثانی
یہ کہ عمرے کو کوئی وقت معین نہین یہان تک کہ تمام عمر جائز ہے سوای پانچ دن کے یعنے عرفہ
و عید و تشریق کے کہ ان دنومین مکروہ ہے برخلاف حج کے اسکا وقت معین ہے تیسرا
عمرہ فوت نہین ہوتا بخلاف حج کے کہ وہ فوت ہوتا ہے چوتہا عمرے مین نہ وقوف عرفات
کا ہے نہ وقوف مزدلفے کا اور نہ شب باشی ہے مزدلفے مین اور منا مین اور نہ رمی جمار ہے
اور نہ جمع کرنا دو نمازون کا او نہ خطبہ ہے بخلاف حج کے کہ اس مین سب چیزین ہین پانچوان
عمرے مین طواف قدوم نہین اگرچہ معتمر آفاقی ہووے چہٹا بعد عمرے کے طواف وداع نہین گو کہ

اہل عمرہ آفاقی ہووے اور ارادہ سفر کا رکہے بخلاف حج کے مگر بعضوں کے نزدیک عمری مین بہی
طواف وداع واجب ہے ساتوان واجب نہین ہوتا کسی خیانت سے عمری مین ذبح کرنا اونٹ
یا گای کا بخلاف حج کے کہ اسمین وہ جنابت سے واجب ہوتا ہے ایک احد السبیلین مین جماع
کرنے بعد وقوف عرفات اور آگے طواف زیارت کے دوسری جنابت یا حیض یا نفاس
کی حالت مین طواف زیارت کرنے سے آٹھوان میقات عمری کا مکے والون کے حق مین تمام
زمین حل ہے اور میقات حج کا اونکو حرم ہے بخلاف آفاقی کے اور میقاتی کے کہ میقات انکا
دونون احرام کے لیے ایک ہی ہے نوان عمری مین طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ
موقوف کیا جاتا ہے بخلاف حج افراد کے اور اقران اور تمتع کے کہ اسمین جمرہ عقبہ کے رمی
شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے دسوان واجب نہین ہوتا ہے صدقہ جنابت
طواف مین عمرہ کے جب تمام شوط یا اکثر یا اقل بے وضو یا بے غسل ادا کیا ہو مگر دم
بخلاف حج کے کہ اسمین اگر جنابت کیا ہو طواف زیارت مین اقل اشواط بے وضو یا بے غسل
ادا کرنے سے اور اعادہ اسکا طہارت سے نہ کیا ہو کہ اس صورت مین صدقہ یعنے آدہی صاع
واسطے ہر شوط کے واجب ہوتا ہے اور یہ فرق طواف جنابت ہونے سے ہے
پہر اگر غیر طواف مین جیسا سعی مین عمری کے جنابت ہو تو اوسکا حکم اور حج کی سعی کا حکم ایک ہی
ہے اور مفسد عمری کا جماع کرنا احد السبیلین مین پہلے ادا کرنے چار شوط طواف عمری سے ہے
پہر اگر ایسا فعل عمری مین کیا تو اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہے ایک بکری ذبح کرنا اور دوسری
باقی افعال عمری کے ادا کرنا تیسرے پہر دوسرے بار احرام باندہکے اس عمری کو قضا کرنا

فصل ششم بیان مین ممنوعات کے

واضح ہو کہ اسمین چہ قسم ہے قسم اول احوالات ناجائز مین وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص احرام

حج خواہ عمری کا باندہے تب اوسکو بہر طور لازم ہوگا کہ دور رہے رفث اور فسوق اور جدال سے
جیسا کہ تبارک و تعالے ارشاد فرماتا ہے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
معنی رفث کے صحیح قول سے ذکر کرنا جماع کا اور شہوت خیز باتین روبرو عورتون کے کہنا ہو یا
مردون کے اور فسوق جمع ہے فسق کی اور فسق سے مراد گناہان ہے سب ہے اور وجہ ممانعت
کی عین احرام مین یہ ہے کہ احرام بحالت گناہ کے بدتر ہے کسی اور وقت کے گناہ سے اور
مراد جدال سے یہ ہے کہ بناحق لڑائی کرنا لوگون سے بزور نفسانیت و نافہمی خود لیس ارتکاب
سے ان چیزون کے دم لازم نہین ہوتا ہے ولیکن مرتکب سخت گناہ گار ہوتا ہے اور حج قبول
نہونے کا اندیشہ ہے عدم اجابت پر اور محرم پر سوای انکے کئی چیزین حرام ہوتی ہین جوانکو
ممنوعات اور مباحات احرام کہتے ہین پہر اگر محرم عمداً اور بغیر عذر کے کوی حرکت ان ممنوعات
سے کر بیٹھے تو اوسکا کفارہ اور گناہ دونون عاید ہوتے ہین یعنے چاہیے کہ بعد کفارہ دینے کی
توبہ کرے اور اگر عذر یا چوک یا بہول یا جبر یا نادانی سے اس ممنوع کو عمل مین لاوے تو کفارہ
ہے اور گناہ نہین یعنے گناہ کے واسطے توبہ نہین ہوتا بہر حال ممنوعات کے ارتکاب سے
کفارہ لازم آویگا خواہ احرام کو یاد رکہا ہو یا بہولا مسلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اپنے اختیار سے ہووے
یا غیر کے جبر سے سوتا ہو یا بیدہشت ہو یا ہشیار معذور ہو یا غیر معذور قدرت والا ہو یا بیمقدور
بخلاف واجبات کے کہ اگر کوئی واجب کو عذر شرعی سے ترک کرے تو کسی قسم کا کفارہ لازم
نہ آویگا اور اگر بغیر عذر شرعی کے خواہ قصداً یا سہواً یا خطاً یا جبر وغیرہ سے ترک کرے تو بلا شک
دم لازم آویگا جیسا کہ حج کے وجوب مین اسکا ذکر ہو چکا ہے اور کفارہ تین چیز کو کہتے ہین
اول دم دینا یعنے جانور ذبح کرنا اونٹ یا گاے یا بکری نر ہو یا مادہ یہ جملہ جنایتون مین کافی ہے
ولیکن دو جنایت مین سواے گاے یا اونٹ دوسالہ ذبح کیے گی جایز نہین اول یہ
کہ کل طواف فرض یا اکثر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالتمین ادا کیا جاوے ثانی یہ کہ بعد وقوف

عرفات سے کے احد سبیلین مین جماع کیا ہووے دوم صدقہ دینا نصف صاع گیہون سے یا ایک صاع کہجور یا جو سے مسکین کو دینا سوم تین روزے پے درپے یا جدا جدا رکہنا پس جنابات باعتبار کفارے کے تین قسم ہین پہلی قسم وے چیزین ہین کہ جنکے کرنے سے دم لازم آتا ہے اور دوسری قسم یہ ہے کہ جنکے کرنے سے صدقہ لازم آتا ہے اور تیسرے وے چیزین ہین کہ جنکے کرنے سے قیمت لازم آتی ہے پہر اگر بسبب عذر کے کوی جنایت محرم سے ہوئے تو اختیار ہے کہ دم لازم آنے کی صورت مین دم دیوے یا صدقہ دیوے یا روزے رکہے اور صدقہ دینے کی صورت مین صدقہ دیوے یا روزے رکہے کفارہ اعتذاری یعنے منجملہ دم دینے یا صدقہ دینے یا روزہ رکہنے کے کوئی امر بجا لاوے پہر جب دم دیوے تو سواے حرم غیر حرم مین جائز نہین ہے اور صدقہ دیوے تو تین صاع گندم چہہ نفر مسکین کو یعنی ہر واحد کو نصف صاع دیوے اور جو روزے رکہے تو برابر برابر تین روزے رکہے یا جدے جدے بہی صحیح ہی لیکن عمل در آمد ان دونون کا ہر جگہہ جائز ہے اگر بغیر عذر کے یعنے دوسری وجہون سے لاعنے بہول یا چوک یا اختیار یا کفارہ اختیاری یعنے سواے دم دینے کے دوسرا چارہ نہین یا جبر سے یا خواب یا بیداری وغیرہ مین کوی جنابت ہو تو اسکا کفارہ دم یا صدقہ مقررہ کو دینا چاہیے اور عذرات شرعی جو معتبر ہین اونمین سے ایک تپ ہے کہ وہ کسی قسم کی ہووے ثانی سردی جو سختی ہووے ثالث گرمی جو بکثرت ہووے رابع زخم خواہ شمشیر وغیرہ کا ہووے یا پہوڑے کا خامس تمام سر کا درد ہو یا آدہے کا سادس جوئین کثرت سے ہون بالون مین سر کے پہر ممنوعات احرام کے پانچ چہہ قسم کے ہین جیسا اوپر مذکور ہوگیا ہے فقط قسم دوم بیان مین ملبوسات کے حکم کے جاننا چاہیے کہ پارچہ سوزن زدہ یعنے ایسا سیا ہو کہ بدون باندہے صرف ذریعہ سیون سے بدن یا عضو پر محیط ہووے یا کہپ جاوے سو ایسا کپڑا پہنا محرم کو حرام ہے اور ممنوع اور ناجائز ہے جو لباس کہ اس صفت سے باہر ہے وہ درست ہے اگرچہ سیون دار کپڑا ہو جیسے سیا ہوا کرتہ یا جامہ

یالنگ کہ بجای لنگ کے ڈوربے یا رسی سے اسکو کمر مین باندہے تو ممنوع اور حرام نہو گا روزہ کفارہ عاید و واجب ہوویگا مگر مکروہ البتہ ہے احسن ہے کہ تہبند درجہ اقل یکنہ ہاتہ اور چادر ۶ ہاتہ بدون سیا ہوا عمل مین لاوے اور محرم اپنے ہاتہ سے ناپے اور جب محرم حسب عادت اپنی سیا ہوا لباس ایک رات دن کامل کے قدر پہنا تو اوسپر دم دینا واجب ہوا یا اوس مدت مقدار سے کم اور بقدر ایک ہی ساعت کے ہووے تو صدقہ بطریقہ صدقہ کے دینا پڑیگا اور جو ایک ساعت سے کم ہو تو لپ بہر گیہون یا دو لپ جو ہارا جو دینا چاہیے اور جو چند روز تک پہنے ہوی رہا اور بدن سے الگ نہ کیا اوسوقت ایکہی دم اوسپر لازم آویگا اور اگر ان دنون دم دینے کے بعد پہر ایک روز یا اوس سے زاید کپڑا بدن سے جدا کیا یا جدا کر کے پہر اوسکو پہر لیا اور دوسرا دم دینا پڑیگا اور ایک ہی روز کامل مین پہنا اور نکالا دو مرتبہ تو یہ دیکہنا چاہیے کہ پہلے بار جو نکالا سو پہر اوسی کو یا دوسرے کپڑا کے پہننے کے ارادے سے نکالا ہو تو دوسرا کفارہ لازم آویگا ورنہ کفارہ ثانی عاید نہوگا اور اگر بضرورت سب اقسام کے لباس مانند قمیص اور قبا اور ٹوپ اور پگڑی اور پاجامہ کے ایک دن یا کئی دن پہنا اور سوتے وقت رات کو نکالا اور پہر دنمین پہن لیا یا بوجہ برودت کے کئی رات کو پہنا اور دن کو نکالا تو ان صورتون مین ایکہی کفارہ دینا لازم آویگا یعنی کفارہ اعتذار کہ جس مین دم یا صدقہ یا روزے جائز ہیں اور دو کپڑے پہنا ایک بضرورت و ثانی بدون ضرورت کے مثلا قمیص ضرورۃً اور موذی بدون ضرورت کے پہنا تو اول مین کفارہ اعتذار کا اور دوسرے مین کفارہ اختیار کا ثابت ہوویگا یعنے دم ہی دینا لازم پڑیگا اور اگر تپ بغبّ سے ہے اور کپڑا ایکروز پہنا دوسرے روز نکالا تو ایکہی کفارہ لازم آویگا جب تک اوسکو دورہ تپ ہے اور عذر جانے کے شک کی صورت مین سے ایک ہی کفارہ ثابت ہے اور اگر ایکروز کامل عبا یا قبا کے تکمہ لگا یا اوبر ہاتہ آستینونمیں

داخل کیا تو ایک دم لازم آویگا اور اسیطرح ایکہی دم ہے اس صورت مین جو آستین مین ہاتہ نڈالا
اور تکمہ لگایا اور اگر آستین مین ہاتہ نہین ڈالا اور تکمہ بہی نہین لگایا تو کچہ لازم نہ آویگا مگر کراہیت ہے
اور اگر محرم کو سیا لباس پہنایا تو پہنانے والے پر کچہ نہین صرف پہننے والے پر جزا ہے اور اگر سر
اور منہ کے سوا کسی جای پر بدن سے پٹی باندہے تو کچہ بہی لازم نہ آویگا مگر مکروہ ہے اور
اگر زعفران یا کُسم سے رنگا ہوا سیون کا کپڑا پہنے تو مرد پر دو دم اور عورت پر ایکدم واجب ہوگا یعنی
مرد پر ایکدم سیون کے باعث سے اور دوسرا باعث خوشبو کے ہے اور عورت پر ایکدم فقط بوجہ
خوشبو کے ہے اور اگر دو چار کپڑے جمع کرکے اس طور سے پہنا کہ پہلے دن قمیص پہنا اور دوسرے
دن پگڑی باندہا اور تیسرے روز موزے پہنے تو ہر ایک لباس کے واسطے جدا جدا دم دینا
لازم آویگا اور اگر سر یا منہ ایک روز یا ایک رات کامل سوزن دوختہ کپڑا یا بغیر اوسکے چہپاوے تو دم
لازم آویگا اور اگر ایک روز یا ایک رات سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور اگر عورت منہ
پر نقاب ڈالے تو ایک روز اور ایک رات مین دم اور اوس سے کم مین صدقہ واجب ہوگا اور
چہارم سر و چہارم روے کا حکم کامل تمام سر و منہ کا برابر ہی اور اگر کوئی گاڑہی چیز خوشبودار مانند صندل
وغیرہ کے سر پر لگاوے تو دو دم لازم ہونگے ایک سر چہپانے اور دوسرا خوشبو لگانے کی
سبب سے اگر وہ خوشبودار نہو تو ایکدم لازم آویگا اگر پہلی چیز خوشبودار نہووے سر پر لگاوے
یا مانند گونی یا تہلا اور طشت اور لگن اور پتہر ڈہیلا اور لوہا اور پیتل اور تختے کے سر پر اوٹہاوے
تو کچہ لازم نہوویگا اگر کوئی ایکدن یا ایک رات موزے پہنے رہے تو دم اوس سے کم ہو
صدقہ لازم آتا ہے اگر موزے کو یا اوسکے نیچے کے پاس سے تراش کرکے پہنا جو اوسکے پانٹہ کی
اونچی ہڈی سے نیچی ہووے یا جوتہ اس طور کا پہنا تو کچہ لازم نہوگا فقط قسم سوم بیان خوشبو یا
کے واضح ہو کہ خوشبو لگانا بدن مین قبل احرام باندہنے کے مستحب ہے مگر نزدیک امام مالک کے
جائز نہین ہے اور کپڑون مین لگانا بالاتفاق ناجائز اور مکروہ ہے اور بعد احرام کے بدن اور

کپڑون مین لگانا خوشبو کی چیزون کا مثل مشک و کافور اور عنبر اور عطر اور اگر اور صندل اور گلاب
کا پہول تر ہو یا خشک اور زعفران اور کسم اور منہدی اور بنفشہ اور سبزہ او موگرہ اور چنبیلی اور
نرگس اور زیتون وغیرہ کے محرم مرد اور عورت پر جائز نہین ہے کہ بدن مین یا کپڑون مین لگاوے
یا کہاوے یا سونگہے پہر اگر کوئی شخص محرم ایک عضو کامل پر یا زاید اوس سے خوشبو لگاوی
تو اوسپر دم لازم آویگا اگر عضو کامل سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور مراد عضو کامل
سے مانند سر اور داڑہی اور موچہین اور ہاتہ اور ران اور پنڈلی اور بازو کے ہے اور خوشبو کم ہو
تو اعتبار عضو کو ہے اور اگر خوشبو زاید ہے تو اعتبار خوشبو کو ہے یعنے اگر تہوڑی خوشبو کامل
عضو مین استعمال کیا یا زاید خوشبو ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو دم لازم آویگا اور اگر تہوڑی خوشبو
ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر ایک مجلس مین سب عضا کو خوشبو
لگاوین تو اوسپر ایکدم لازم ہے اور اگر متعدد مجلسون مین لگاوے تو ہر عضو کے لیے جدا
جدا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر تمام بدن کی متفرق جگہون مین استعمال خوشبو کا کری پہر اوسکو جمع کرنے
سے ایک عضو کامل کے مقدار ہووے تو دم لازم آویگا ورنہ صدقہ اور اگر سرمہ خوشبودار
تین مرتبہ آنکہون مین لگاوے تو اوسپر بہی دم ہے اور اگر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لگاوے تو صدقہ
اور جس سرمہ مین خوشبو نہو اوسکے لگانے سے کچہ لازم نہین آویگا مگر ترک اوسکا اولےٰ ہی
اور اگر خالص خوشبو جیسا زعفران اور مشک و کافور وغیرہ سنے ملاتے دوسری چیز مین بہت سی
کہ جس سے اکثر کہانے سے منہ بہر جاوے پکاوے تو دم واجب ہوگا اور اگر اوس سے کم
ہووے تو صدقہ لازم آویگا اور خوشبو کی چیزین کہانے مین ڈالکر پکا کے کہاوے تو کچہ لازم
نہوگا اور اگر بغیر پکانے کے کہانے کی چیزون مین ملاکر کہاوے تو اعتبار ظن غالب کو ہے
اگر خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم لازم آویگا اور اگر مغلوب ہے تو کچہ بہی نہین بخلاف اوسکے
کہ اگر پینے کی چیزون مین ملاکر پیے تو خوشبو کی چیز غالب ہونیکی صورت مین دم اور بحالت مغلوب

صدقہ ہے اور اگر خالص خوشبو یا کوئی خوشبو ملاتی ہوئی چیز بغیر لگانے کے زخم پر ایکبار لگایا تو
صدقہ لازم ہوگا پھر اگر زخم چنگا ہونے تک استعمال کرتا رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر کپڑے کو عرض و
طول مین ایک بالشت سے زاید خوشبو لگی ہو اور اوسکو ایکدن یا رات بدن پر رکھا ہو تو دم دیوے
اور اگر بالشت بھر ہو تو صدقہ اور اوس سے کم ہووے تو ایک لپ گیہون دیوے اور رنگا
زعفران اور کسم کے خوشبوی سے رنگا ہوا کپڑا ایک روز پہننے سے دم اور اوس سے کم مین
صدقہ لازم آویگا اور ایکروز یا ایک رات تک چادر یا لنگ کے پلو مین مشک یا کافور یا عنبر یا
عود باندھ رکھنے سے دم یا صدقہ لازم ہوویگا یعنے اگر وہ خوشبو اگر زاید ہے تو دم اور جو کم ہے
تو صدقہ اور جو تمام سر یا ڈاڑہی یا ہتیلی کو منہدی سے خضاب کرے اگر وہ منہدی پتلی ہے
تو ایکدم واجب ہوگا اور اگر گاڑہی ہے تو دو دم اور اگر تمام سر کو منہدی پیسکر لگاوے گا تو مرد پر دو دم
اور عورت پر ایکدم واجب آویگا اور اگر عورت ہاتہ کی ہتیلی یا پاون کے تلون مین منہدی
لگاوے تو دم لازم ہوگا اور جو پتا اور گہانس کہ خوشبودار ہووے سو اوسکا بھی یہی حکم
ہے اور جو تیل کہ خوشبودار ہووے سو اوسکو کامل ایک عضو پر ملنے سے دم اور ایک عضو
سے کم ہو تو صدقہ لازم ہوگا اور خالص تل کا تیل یا زیتون کا تیل بطور خوشبو کے بہت استعمال
کرنے سے دم نزدیک امام کے اور تہوڑے استعمال سے صدقہ .... لازم ہوگا اور
اور اسکو کہاوے یا بطور دوا کے استعمال کرے یا پاؤن کے شقوق مین یا زخم کو لگاوی
یا کان یا ناک مین ٹپکاوے تو کچہ نہین اور اگر ایک محرم نے دوسرے ایک محرم کو خوشبو
لگایا تو فاعل پر کچہ نہین اور مفعول پر جزا ہے جیسا سوزن زدہ لباس پہناوے تو یہی حکم
ہے یعنے دونون کا حکم واحد ہے فقط قسم چہارم بیان مین سر مونڈانے اور ناخن
کتروانے مین جاننا چاہیے کہ اگر سر تمام یا پاؤ سر اور تمام ڈاڑہی یا پاؤ ڈاڑہی اور تمام گردن کی
بال اور زیر ناف کے بال اور سنگہی لگانے کی جگہہ کے بال اور دونو بغل یا ایک بغل کے

بال اور کوئی کامل عضو کے بال مونڈے یا مونڈاوے یا اوکھاڑے یا نورہ سے پاک
کرے تو ان جملہ شکل مین دم لازم آویگا اور جو سر یا ڈاڑہی کے بال پاؤ حصہ سے کم تراشے
اور دوسرے اعضا مذکورہ کے بال آدہے حصہ سے زاید تراشے تو صدقہ ہی لازم ہوویگا اور جو
بال موچہہ کے کل یا تہوڑے ترشواوے تو بہی حکم صدقہ کا ہے اور اگر ان سب اعضا کے
بال ایکہی نشست مین نکالے تو ایکہی دم لازم آویگا اور اگر ایک عضو کو مانند سر کے چار جلسہ
مین یعنے ہر ایک نشست مین پاو سر مونڈاوے تو بہی ایکہی دم واجب ہوگا اور سر سے یا داڑہی
سے بوقت وضو یا وقت کہجلانے یا ہاتہ پہر آنے کی وجہ سے ایک بال سے لیکر نو بال تک نکلے
تو ایک مٹہی گندم یا ایک ٹکڑا روٹی کا یا ایک کہجور واسطے ہر بال کے صدقہ دیوے اور جو
دس بال ہون دم واجب ہوگا اور اگر روٹی پکاتے وقت کسی کے بال جل جاوین اور عضو
کامل کو پہونچے تو صدقہ لازم آویگا اور جو باعث بیماری کے سر یا ڈاڑہی کے بال جہڑ جاوین
تو کچہ لازم نہ آویگا اور ایک محرم نے سر مونڈا محرم یا غیر محرم کا تو مونڈنے والے پر صدقہ اور مونڈانے
والے پر دم لازم آویگا سواے غیر محرم کے کہ اوسپر کچہ نہین خواہ وہ مونڈنے والا بحکم محرم
مونڈے یا خود جبراً یا بوقت خواب کے مونڈے ولیکن جبر اور حالت نیند کے اوسپر دم واجب
نہوگا مگر صدقہ دینا ضرور ہے اور اگر حلال محرم کا سر مونڈے اوسکے حکم سے یا بدون حکم
کے تو محرم پر دم لازم آویگا اور حلال پر صدقہ عاید ہوگا اور ایک محرم دوسرے محرم یا غیر محرم
کی موچہین مونڈے یا کتراوے یا ناخن کٹاوے تو مونڈنے والے پر صدقہ دینا واجب
ہوگا اور بفحواے ایک قول کی غیر محرم کے بال مونڈے اور اوسکے ناخن کٹا لینے سے
محرم پر صدقہ معین نہین مگر کچہ خیرات کرے اور جو محرم ایک ہاتہ یا ایک پانو کے ناخن تراشے
یا ایک جلسہ مین دونو ہاتہ یا دونو پاون کے یا ایکہی ہاتہ یا ایکہی پانون کے ناخن کٹاوے
تو ایکدم لازم آویگا اور چار اعضا کے ناخن چار مجلس مین متفرق تراشے تو چار دم واجب ہوونگے

اگر چارو اعضا سے پانچ ناخن یا ہر ایک عضو سے چار ناخن تراشے تو ہر ایک ناخن کے مقابلہ
مین .... آدھے صاع گیہون صدقہ دیوے مگر جب دم کی قیمت کو پہونچے تو دم دینا جائز
ہوگا اور اگر ہاتہ کے یا پانون کے پانچ ناخن سے کم تراشے واسطے ہر ناخن کے صدقہ لازم
ہوگا فقط قسم پنجم بیان مین جماع اور دواعی جماع کے واضح ہو کہ جماع سے احرام اور حج اور عمرہ
فاسد ہوتا ہے پہر اگر کوئی محرم جماع قبل یا دبر مین آدمی کے وقوف عرفات کے یا آگے طواف
عمرہ کے کرے تو حج اور عمرہ ان ہر دو کا فاسد ہوتا ہے اگر وے دونون محرم ہون اور اونپر
تین چیزین واجب ہوتے ہین جیسا بیان اسکا حج اور احرام کی مفسدات مین گذر گیا اور اگر وقوف
عرفات کے بعد یا حلق اور اکثر طواف زیارت کے آگے جماع کرے عمداً یا سہواً حج فاسد نہین
ہوتا ہے اور اوسپر بدنہ واجب ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت اور آگے حلق کے جماع
کرے تو بکری لازم آتی ہے اور اگر بعد طواف اور حلق کے جماع کرے تو کچہ لازم نہین ہوتا
اور اگر کوئی محرم آگے وقوف عرفات کے یا بعد اوسکے یا دون فرج مین جماع یا معانقہ یا مباشرت
فاحشہ کرے یا بوسہ لیوے یا شہوت سے چہووے انزال ہو یا نہو اوسپر دم لازم آوے گا
لیکن حج یا عمرہ فاسد نہ ہوگا اور عورت کی شرمگاہ دیکھے یا جماع کا خیال کرنے سے انزال ہو جاوے
یا احتلام ہووے تو کوئی چیز اوسپر لازم نہوگی اور بسبب زلق کے یعنے ہاتہ کی حرکت سے
منی نکالے تو دم لازم آویگا قسم ششم بیان مین شکار اور حرم کے جنگل کا جہاڑ کاٹنی اور جون وغیرہ
کے مارنے کے جاننا چاہیے کہ محرم پر حرام ہے جانور جنگل کے خواہ حل مین یا حرم مین مارنا
اور اوسکے قتل کو غیرون کو حکم یا اجازت دینا یا اشارہ کرنا اور کسی شکاری کو جاگہہ جانور کے بتانا
پہر اگر اون غیر نے قتل کیا تو جزا واجب آتا ہے ورنہ نہین اور شکار کرنے والے کی اعانت
کرنی اپنی ذات سے یا ہتیار سے مانند تیر و یا بندوق وغیرہ سے اور کسی جانور کو اوسکی جگہہ
سے نکالدینا اور اوسکو بیچنا خرید کرنا پہر ان سب صورتون سے جزا لازم ہوتی ہے یعنی اوسپر

شکار کی قیمت اور وہ اسطور پر ہے کہ اوسکے مارے جانے کی جگہ مین یا اوسکے اطراف مین
جو قیمت اوسکی اوس وقت مین دو شخص عادل کے ٹھہرانے سے ٹھہر جاوے پہر وہ شخص مختار ہے چاہے
کہ اوس قیمت سے ہدیہ قبول لیوے اگر ممکن ہے اوسکو مکے مین ذبح کرکے گوشت کو اوسکے
خیرات کرے یا اس قیمت سے گندم وغیرہ کے مول لیکر محتاجون اور مسکینون کو آدہے آدہے
صاع گیہون اور ایک ایک صاع جو یا چہوہارا یعنے خرمہ خیرات کردیوے یا ہر مسکین کے
صدقہ کے بدلے تین روزہ رکہے پہر تقسیم کے آخر اگر کچہ غلہ آدہی صاع سے کم گندم مین اور
ایک صاع سے جو و خرمہ مین رہ جاوے تو اوسکو بہی تصدق کردیوے یا اوسکے بدلے مین
بہی ایک روزہ رکہے اور جو غیر محرم شکار کو حرم کے قتل کرے تو اوسکو بہی جزا ہے
لیکن اوسکو روزہ رکہنا جائز نہین ہے اور شکار کو زخمی کرنے یا اوسکا کوئی عضو کاٹنے یا
اوسکے بال اوکہاڑنے کی صورتون مین اسکے نقصان کے موافق جو قیمت ٹہیر گئی سو اوسکو
خیرات کردے اور جو کوئی کسی جانور کے پرون کو اوکہاڑے یا اوسکے پاؤن کاٹے اور وہ
اوڑنے سے عاجز ہو جاوے یا انڈا پہوڑ کے مرا ہوا بچہ اوسمین سے نکالا تو قیمت اوس
جانور کی کامل اسپر واجب ہووے گی اگر کوئی محرم حل کے یا حرم کے شکار کو ذبح کیا تو کہانا
اوس گوشت کا اوسپر اور غیر پر حرام ہوا پہر اگر محرم اوسکو کہاوے تو پہر اوتنے گوشت کی قیمت
خیرات کرنا اوسپر واجب ہوا اور غیر محرم کہاوے تو کچہ نہین اور جو غیر محرم کے شکار کو ذبح
کیا تو وہ جانور مردار ہوا اور غیر محرم کے شکار کا گوشت جو اوسنے حل مین شکار کیا اور ذبح
کیا ہو محرم کو کہانا حلال ہے اس شرط سے کہ محرم نے اوسکو شکار کرنے کے واسطے حکم یا
اشارہ نکیا ہو اور جو کسی کے سات حرم مین داخل ہوتے وقت شکار ہووے تو چاہے
کہ اوسکو چہوڑ دیوے اور اگر وہ جانور مرجاوے تو جزا لازم ہوتی ہے اور اگر اسکو کسی کے
ہاتہ بیچا ہے تو پہر اوس سے مول لیکے چہوڑ دینا واجب ہوتا ہے اور اگر دو محرم یا زیادہ ایک

جانورکو قتل کرین حل مین ہو یا حرم مین تو ہر ایک پر کامل جزا لازم ہوتی ہی اور اگر دو شخص
غیر محرم یا زیادہ ایک جانور کو حرم کے اندر ایک ہی ضرب مین قتل کرین تو جزا اوسکی
سب پر تقسیم کیجاویگی اور اگر کوئی محرم شکار پکڑا اور دوسرے محرم نے اوس شکار کو
ذبح کیا تو جزا دونون پر لازم آویگی مگر جزا پکڑنے والے کی جانب ہی قاتل ہی کو دینا
ہووے گا اور حرم کی گہانس یا جنگلی جہاڑ کاٹنے سے قیمت اسکی واجب ہوتی
ہی جانا چاہیے یہاں مسلمانون کہ وہ مفرد پر واجب ہوتا ہی سو دونا اسکا قارن
پر اور اس قدر متمتع پر جو اپنے ساتھہ ہدی لے گیا ہی واجب ہوتا ہی اور جب
قارن میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑہے تو مفرد کے برابر ہے
اگر محرم ہرنی کو حرم کے حرم سے باہر نکالا اور وہ نکلے بعد بچہ جنے
پہر دونون مر گئے ضمان دونون کا لازم آیا اور اگر بعد نکلنے کے ہرنی کا ضمان دیا
بعد بچہ پیدا ہو کے دونون مرجاوین تو ضمان ہرنی کا واجب ہوا نہ بچہ کا اور
ایک جوان کو مارنے سے ایک ٹکڑا روٹی کا صدقہ دیوے اگر دو تین ہووین
تو ایک مٹھی گندم دیوے اگر تین سے زائد ہوون تو آدہا صاع گندم دیوے یہ
اس صورت مین ہی کہ جب اپنے سر یا کپڑے سے پکڑ کر مارا ہوا اور جو زمین سے
پکڑ کر مارا ہو تو کچہہ واجب نہین ہوتا ہی اور اگر کپڑے کو دہوپ مین ڈال دیا کہ جوین
مرجاوین اور بہت جوین موے تو اوسپر نصف صاع گندم خیرات کرنا لازم ہے
اور جو دہوپ مین کپڑا خشک ہونے کو رکہا اس نیت سے کہ جون مرجاوین یا اوس
جون کو غیر کے ہاتہہ سے مروا ڈالا تو اس پر نصف صاع گیہون صدقہ دینا واجب ہی
اور اگر دہوپ مین کپڑا رکہا ہووے اور نیت جون مرنے کی نہ کیا ہو وسے اور
جون مرجاوین تو اسپر کچہہ بہی لازم نہین آتا ہی اور ایک تڈا مارنے سے جنس گندم
وغیرہ سے تہوڑا سا صدقہ دینا ضرور ہوتا ہی واضح ہو کہ حرم کے جہاڑ چار قسم پر ہین

پہلے وہ ہی جو آدمیون نے لگایا ہو جیسا کہ لگاتے ہین دوسرے وہ ہی کہ جو خود بخود پیدا ہوا ہووے ویسا جو آدمی نہین لگاتے ہین پہر اونکی تین قسمون سے جہاڑ کاٹنا اور استعمال مین لانا درست ہی اور چوتہی قسم سے بشرطیکہ تروتازہ ہو کاٹنا اور اوسکو استعمال کرنا کسیکو جائز نہین محرم ہووے یا غیر پہر اگر کوئی مسلمان عاقل و بالغ اس جہاڑ کو کاٹے اور وہ کسیکے ملک مین نہووے تو قیمت اوس جہاڑ کی دینی اوسپر واجب ہے پہر اگر چاہے اس قیمت سے گندم خرید کر مساکین کو آدہے آدہے صاع کے حساب سے صدقہ دیوے یا اس قیمت سی بکری خرید کر کے ذبح کرے اور یہ صدقہ ہر جگہ پر جائز ہی اور ذبح سوائے حرم کے جائز نہین ہی اور ادائے قیمت کے بعد اس جہاڑ کو استعمال مین لانا مکروہ ہے ولیکن اگر اوسکو بیچکر قیمت کو اوسکی خیرات کیا تو جائز ہی اور سوکہا جہاڑ یا گہانس کاٹنا اور اوسکو استعمال مین لانا محرم اور غیر محرم کو جائز ہی اور اسیطرح جہاڑ سے تازے پتے لینا بشرطیکہ جہاڑ کو ضرر نہووے جائز ہی اور تازہ گہانس کاٹنے اور جانور چرانے سے قیمت لازم ہووے گی ؀

فصل ہفتم بیان مین مباحات احرام کی

واضح ہو کہ بعد احرام کے محرم کو غسل کرنا مباح ہی آب خالص سے واسطے طہارت کے اور اوس پانی مین کسی قسم کی خوشبو نہو اگرچہ گرم پانی ہو ولیکن بدن کو نہ ملے اور میل دور نکرے اور پانی مین غوطہ مارکے نہانا اور کپڑے دہونا طہارت کی نیت سے نہ جوان کے مرنے کے ارادے سے اور ہتیار باندہنا مانند شمشیر وغیرہ کے اور کمر بند باندہنا اور کمر مین ہمیانی باندہنا اور دہوپ سے گہر یا دیوار یا ڈیرہ یا چہتری کا آسرا لینا جو سر کو نہ لگے اور سرمہ لگانا کہ جسمین خوشبو نہو سنت اور

قوت بصارت کی نیت سے اور آئینہ دیکھنا اور سواک کرنا اور دانت کو جڑ سے اوکھاڑنا اور ٹوٹا ناخن تر شنا اور فصد کھولنا اور سینگی لگانا بشرطیکہ بال نہ مونڈے اور ختنہ کرنا اور ٹوٹے عضو پر پٹی باندھنا منہ اور سر کے سوائے اور اوڑھنا سب طرح کے کپڑونکا خواہ سفید ہو خواہ رنگا ہو مگر سرخ اور زرد اور خوشبودار نہو اور سر تکیے پر سر اور رخسار لگانا اور سر پر ہاتھہ رکھنا اپنا ہو یا غیر کا اور پہننا جوتے کا جو پانون کے پیٹھہ کی ہڈی اونچی سے نیچی ہووے اور دو کانون اور کپڑون اور ٹھڈ ہی کے نیچے ڈاڑہی اور باقی سب بدن کو ڈھانپنا سوائے سر اور منہ کے اور اوٹھانا سر پر ٹیک اور تھیلا اور طبق اور تختہ اور مانند اسکے نہ کپڑے کہ مکروہ ہین اور کھانا اس شکار کے گوشت کا جو غیر محرم اوسکو بلے اجازت محرم کے حل مین شکار کیا ہو اور غیر محرم نے اوسکو ذبح کیا ہو اور شکار کرنا مچھلی کا اور کھانا اوس کھانے کا کہ جسمین خوشبو کی چیزین ڈالکر پکائے ہون مانند زعفران اور لونگ اور دارچینی وغیرہ کے اور کاٹنا یا اوکھاڑنا گھانس یا جھاڑ کا حل کی زمین سے تر ہو یا خشک اور شعر پڑہنا اور بنانا کہ جسمین گناہ کا مضمون نہو اور نکاح کرنا یا کر دینا بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اونکے نزدیک جائز نہین ہی بلکہ حالت احرام مین حرام ہی اور ذبح کرنا گائی اور بکری اور مرغی اور اونٹ کا اور مارنا سانپ اور بچھو اور چوہا اور کوا اور چیل اور چیونٹی اور زنابیل اور گرگٹ اور لاندگی کا اور مارنا اون جانورونکا جو پہاڑ کھانے والے اور ایذا دینے والے ہین اور مارنا کھٹمل اور مکھی اور مچھر اور پسو اور گوجڑے کا اور مانند اسکے اور مارنا دیوانے کتے اور درندے کا اور کھجلانا بدنکا اسطور سے کہ بال نہ جھڑے اگرچہ خون نکلے اور بیٹھنا عطار کی دوکان مین جس کے پاس کہ خوشبو ہووے بہ شرطیکہ خوشبو سونگھنے کا ارادہ نہو ۔

آغاز فصل ہشتم بیان مین اقسام احرام اور احکام قران اور تمتع وغیرہ کے

ای مسلمانون بخوبی جانو کہ احرام چار قسم پر ہی پہلا احرام افراد حج کا ثانی احرام افراد
عمرے کا ثالث احرام قران کا چوتہا تمتع کا پہر نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے ان چارون مین قران افضل ہی بعدہ تمتع اوسکے بعد افراد حج بعد
ازان افراد عمرہ اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے افراد حج افضل ہی پس
پیچہے تمتع اوسکے بعد قران ولیکن قران اور تمتع آفاقی کے حق مین مشروع ہی
اور میقاتی اور مکی کے حق مین ممنوع اور افراد حج اور افراد عمرہ سب کے حق
مین درست اور صحیح ہی خواہ آفاقی ہو یا میقاتی یا مکی پس افراد حج کا احرام یہ ہی
کہ حج کرنے والا میقات کو پہونچکے یا آگے سے میقات سے حج کے مہینون
مین یا اوسکے آگے فقط حج کا احرام باندہے پہر اگر حج کے مہینون مین مکے کو
پہونچا ہی تو طواف قدوم بجالاکے اسی احرام سے حج کے دنونمین حج ادا
کرے اور عمرہ ادا نکرے یا ادا کرے تو بعد حج کے دن گذرنی کی دوسرے
احرام سے عمرہ ادا کرے اور اگر حج کے مہینون کے آگے مکے کو پہونچا ہی
تو چاہیے کہ اول عمرہ ادا کرے لیکن حلال نہووے یعنی سر نہ مونڈا وے
پہر حج کے دنونمین اسی احرام سے حج ادا کرے اسطور کے احرام باندہنے
والے کو مفرد حج بولتے ہین اور افراد عمری کا احرام یہ ہی کہ میقات کو پہونچکے
یا آگے سے میقات کے صرف عمرے کا احرام باندہے حج کی مہینون
مین یا آگے اوسکے اور ذکر کرے عمرے کو تلبیہ کہتے وقت اسطور سے لبیک
بالعمرۃ اور ادا کرے اوسکو حج کے ماہ پہلے کے سوائے یعنی حج کے آگی
یا بعد حج کے یا اس سال حج نکرے اور عمرہ فقط بجالاوے اسطور سی احرام
باندہنے والے کو مفرد عمرہ بولتے ہین اور قران کا احرام یون ہی کہ میقات
سے یا اوسکے آگے سے حج کے مہینون مین یا اوسکے پہلے حج اور عمرے کو

ملا کر دونوں کے واسطے ایک ہی احرام باندہے اور مکہ معظمہ مین جا کے
اون ارکان عمرے کے یعنے طواف اور سعی حج کے ہی مہینونمین بجالاوے
بعد دوسرے بار طواف قدوم ادا کرے اور احرام نہ کہولے یعنے سر نہ مونڈے
بلکہ اسی احرام پر رہے پہر حج کے دنونمین ارکان حج کے ادا کرکے احرام کہولے
ایسے احرام باندہنے والے کو قارن زبان د کرتے ہین پہر اگر قارن حج اور
عمرے کے واسطے دو طواف اور دو سعی ملا کر کیا تو جائز ہی لیکن گناہ ہی اور
عید کے روز یعنے دسوین تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد واسطے اوسکے
بکرا یا بدنہ ذبح کرے جو سات آدمی شریک ہوکے ایک بدنہ یعنے اونٹ ذبح
کرین تو درست ہی دم قران اسکو کہتے ہین یہہ دم واجب ہی قارن پر جو احرام
قران کا باندہے اور بعد ذبح کے حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور جسکو
بکرا یا بدنہ خرید کرنے کی قدرت نہین ہی تو تین روزے رکہے یعنے احرام
باندہنے کے بعد سے نوین تاریخ تک یہہ روزے رکہنے جائز ہین مگر
افضل اور اولی یہین ہی کہ ساتوین و آٹھوین و نوین رکہے بعد نحر کے روز
یعنے دسوین تاریخ کو حلق کرے بعد ایام تشریق کے سات روزے رکہے
اور ان روزون کی نیت رات کو کرنا شرط ہی جیسا کہ قضا ہی رمضان یا نذر مطلق
یا کفارے کے روزون مین شرط ہی اور جائز ہی کہ پی در پی رکہے یا جدا جدا اگلی
تین روزے رکہائے یا اور کہین یہ دس روزے بدل مین دم قران کے ہین
پہر جو قارن اول کے تین روزے رکہے گا تو دوسرے سات روزے بہی
اوسکے ذمہ سے ساقط ہوتے ہین اور اسکے بدلے مین دم دینا لازم آتا ہی اور اگر
کوئی قارن مکے کو نجاکے عرفات مین جا کر ٹہرا تو عمرہ ترک ہونے سے ذبح
کرنا بکری کا اور قضا کرنا عمرے کا اسپر واجب ہوتا ہی اور اگر پہلے حلق کے بدلے

قادر ہو تو اوسی ذبح کرنا لازم ہی اور روزے رکھنا اوسکے بدلے مین جائز
نہین ہی اور تمتع کا احرام یون ہی کہ میقات سے یا اوسکے آگے سے
مہینون مین حج کے یا اوسکے آگے احرام عمرے کا باندہے اوس کے بعد
حج کے ہی مہینون مین مکہ شریف مین پونہچکر اول طواف عمرے کا بجالاوے
اور اس طواف مین حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تلبیہ موقوف کرے بعد
سعی کرے پہر حلق کرے یا قصر کرکے احرام سے نکلے پہر حج کے دنون
ساتوین یا آٹھوین تاریخ احرام حج کا باندہ کے حج ادا کرے پہر اگر عمرے
کو حج کے مہینون سے آگے ادا کیا تو متمتع نہووے گا بلکہ مفرد عمرہ اور مفرد
حج ہووے گا اور دم تمتع کا اوسپر واجب نہوگا کیونکہ عمرے کو حج کے
ماہون مین ادا کرنا تمتع اور قران کے لیے شرط ہی اور اوس متمتع پر واجب
نہین کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے باہر آوے بلکہ مختار ہی کہ طواف اور
سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے یا نہ کرے احرام باقی رکہے بعد ازان
ارکان حج کے ادا کرے اسطور سے احرام باندہنے والے کو متمتع بولتے
ہین پہر جو متمتع میقات سے اپنے ساتہ ہدی نہین لے گیا سو اسکا حال یہی
ہی جو مذکور ہوا اور جو متمتع اپنے ساتہ ہدی لے جاوے اوسکو حلال ہونا جائز
نہین ہے بہر حال متمتع پر خواہ ہدی چلاوے یا نہ چلاوے بکرا یا بدنہ ذبح کرنا واسطے
شکر کے واجب ہوتا ہی جیسا قارن کو پہر اس دم کو دم تمتع کہتے ہین اگر بکرا یا
بدنہ خرید کرنے کے قدرت یعنی مقدور نہو تو اس کے بدل دس
روزے رکہنا واجب ہوتا ہی اس تفصیل سے جو قارن کے روزے
رکہنے کا حکم اور متمتع مانند مفرد حج کے ہی حج کے افعال ادا کرنے مین
مگر طواف قدوم متمتع کے حق مین نہین ہی بلکہ طواف عمرے کا ہی اور وہ مل

کرے طواف زیارت مین بعد اوسکے سعی کرے اور جاننا چاہیئے کہ افراد اور غیر افراد مین فرق یہی ہی کہ حج قران و تمتع مین ذبح کرنا ہدی کا واجب ہوتا ہی اور حج افراد مین واجب نہین اور قران اور غیر قران مین اسقدر فرق ہی کہ اگر قارن سے ایک جنابت ہو تو دو جزا لازم آتی ہی بخلاف مفرد اور متمتع کے ایک جنابت مین ایکہی جزا لازم آتی ہی مگر جو متمتع کہ احرام کو عمرے کے حلق کرنے یا قصر کرنے سے یا کہول کر پہر احرام حج کا باندہے اور اوسوقت اوس سے کوئی ایک جنابت ہووے تو اوس پر مثل قارن کے دو جزا واجب الادا ہوتے ہین دو احرام کے باعث سے اور تمتع اور قران مین فرق یہ ہی کہ اگر متمتع ہدی کو میقات سے مکے کو اپنے ساتہ نہین لے گیا ہے تو جائز بلکہ مستحب ہی کہ نہ لیجاوے اور عمرے کے احرام سے نکلے اور بعد اوسکے احرام حج کا باندہے بخلاف قارن کے کہ اوسکو عمرے کا احرام کہولنا جائز نہین پہر اگر قارن عمرے کا طواف اور سعی کرکے حلق کیا تو احرام سے نہین نکلتا بلکہ اوسپر دو دم واجب ہوتے ہین فقط

فصل نہم بیان مین بنا کرنے ایک احرام پر دوسرے احرام کو

واضح ہو کہ دو احرام دو حج کے واسطے یا دو احرام دو عمرے کے لیے جمع کرنا اور عمرے کے احرام کو حج کے اعمال پر یا حج کے احرام کو عمرے کے اعمال پر بنا کرنا اور عمرے کے احرام کی بنا حج کے احرام پر یا حج کے احرام کی بنا عمرے کے احرام پر کرنا مکی اور میقاتی اور آفاقی کے حق مین بدعت ہی مگر اس آفاقی کے حق مین جو قارن ہو تمتع کرنا ایکہی احرام مین حج اور عمرے کو بشرطیکہ عمرے کو حج ہی کے مہینون مین ادا کرے اور بنا کرنا حج احرام کو عمرے

کے احرام پر بشرطیکہ عمرے کے طواف سے چار شوط یعنے چار دورے ادا نہ کیا
ہو یا بنا کرنا عمرے کے احرام کو حج کے احرام پر وقوف عرفات کے پہلے
جائز بلکہ سنت ہی کہ اسکو قران کہتے ہین ولیکن صورت اخیر مین اشارت گناہ ہی
کیونکہ اس صورت مین حج کے احرام اور اوسکے افعال مین عمرے کے افعال
حاصل ہوتے ہین پہر جب وہ دونون احرام حج کے ہون تو ادا ہر دو کا لازم
ہوگا مگر ایک ترک کرکے دوسرے سال قضا کرنا پڑے گا کیونکہ تکرار حج
کی ایکسال مین ناجائز ہی اگرچہ ہر دو احرام عمرے کے ہون تب بہی ادا کرنا دونون
کا واجب ہوگا لیکن ایک کو ترک کرکے بمرتبۂ ثانی اسی سال مین قضا کرنا لازم ہوگا
کسواسطے کہ تکرار عمرے کے ایکسال مین درست اور صحیح ہی اور باقی مذکور ہی
چارون صورتون مین ہی حج اور عمرہ ہر دو کو ادا کرنا واجبات سے عاید حال
ہوگا مگر قران کی صورت کے سوا ان دونون سے ایک کو ترک کرنا پڑے گا
پس ایک کو ادا کرنے کے بعد دوسرے کو ادا کرنا واجب اور لازم ہوگا
پہر اگر متروک عمرہ ہی اسکو قضا کرکے ترک کرنے کی جنایت کا دم دیوے اور
جو متروک حج ہی تو اوسکو دوسرے عمرے کے ساتہ قضا کرکے دم جنایت کا
دیوے مثال ان چار صورتون کی علی الترتیب سے ہین مثال جیسا کوئی آفاقی
یا غیر آفاقی حج کا احرام باندہے حج کے طواف سے اقل اشواط یعنے ایک
یا تین بار پہرنے کے بعد عمرے کے لیے احرام باندہا تو عمرے کو چہوڑ
دیوے اور بعد ادائے حج کے عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے مثال
جیسا کہ مکی اور میقاتی عمرے کا احرام باندہ کر اوسکے طواف اکثر اشواط پہرنے
کے بعد حج کا احرام باندہا تو اس حج کو چہوڑ دے اور اوس عمرے کو ادا کرنے
کے بعد حج کو قضا کرے اوسی سال یا دوسرے سال ساتہ دوسرے عمرے کی

اور دم دیوے مثال جیسا کہ آفاقی یا غیر آفاقی مکی ہو یا میقاتی حج کا احرام باندہا اور
اسکے طواف سے کوئی شوط ادا نہ کرکے پہر عمرے کے احرام کو باندہیں عمرے
کو ترک نہ کرے بلکہ عمرہ بجا لاکے حج ادا کرے اس صورت مین آفاقی قارن ہے
مگر اوپر اوسپر دم شکر اور غیر پر جنابت کا واجب ہوگا مثال جیسا کہ مکی یا میقاتی عمرے
کا احرام باندہکے اوسکے طواف سے کوئی شوط نہین پہرسکے حج کا احرام باندہے
تو عمرے کو ترک کرے اور حج ادا کرکے اس عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے
اور اگر اس عمرے کے طواف سے چار شوط پہرنے کے بعد حج کا احرام کیا
ہی تو حج کو چہوڑ دے اور اس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کے تئین دوسرے
عمرے کے ہمراہ قضا کرنا پُر ضرور ہی اور دم دینا بہی واجب اور لازم ہوگیا اور اگر عمرے
کو چہوڑ کر حج ادا کیا تو قضا فقط عمرے کا واجب اور لازم ہوگیا اور دم بہی دینا لازم
آوے گا اور جو حج اور عمرے دونون کو ادا کیا ملا کر تو بہی جائز ہی مگر دونون کو
جمع کرنے سے دم جنابت واجب الحال ہوگا پس یہ حکم بنا بر مکی اور میقاتی کے
خاص ہی مگر آفاقی جو قارن ہی اسی صورت مین کہ عمرے کے طواف سے
چار شوط ادا کرنے کے آگے حج کا احرام باندہا ہی تو اس کے حق مین سنت
ہی کہ حج یا عمرے کو ترک نکرے بلکہ عمرے کو ادا کرے حج گذارے یا حج اور
عمرے کی افعال ہر طرح جمع کرکے بجا لاوے پس اسپر بہی دم قران واجب
ہوگا ولیکن یہ دم دم جنابت نہین بلکہ دم شکر ہی اور اگر اوس نے چار شوط ادا
کرنے کے بعد حج کے احرام باندہا ہی تو قارن نرہے گا بلکہ مفرد حج ہو جاوے
گا پس اسکا حکم مکی اور میقاتی کا ہے فقط

فصل دہم بیان مین طواف حج اور جنابات طواف اور سعی

روقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار اور ذبح ہدایا غیرہ کے

ی برادران مسلمانون اپنے گوش دل سے بخوبی سنو اور جانو کہ حقایق اس کے آٹھ
سام پر حاوی ہین

پہلی قسم بیانون مین طواف حج کے ہی

صح ہو کہ طواف کعبہ مکرمہ کے گرد پہرنے کو کہتے ہین اور ہر طواف کے
ساتہ پہیر ہین اون پہیر کو شوط عرب مین کہتے ہین سو اوس طواف کے تین طرح
ین اول طواف قدوم جو بلفظ تحیت اور لقا کے ہی زبان زد ہی سو وہ سنت
وکدہ ہی میقاتی اور آفاقی پر جو مفرد حج یا قارن ہووے ولیکن مکی اور متمتع او مفرد
ے پر سنت نہین اور اسکی صحت کا وقت دخول مکہ ساتہ احرام کے ماہ ہا
ج مین پس جو کوئی طواف قدوم نکر کے عرفات مین جا ٹہرا تو وقت اوسکا فوت
واد وم طواف زیارت ہی کہ جو ساتہ طواف رکن اور طواف افاضہ کے ہی نامزد ہے
سو یہ طواف سب لوگ پر فرض ہی مگر مفرد عمرہ پر فرض نہین اور اوسکے صحت کا وقت
عید کی طلوع فجر سے تحریک ہی یعنی انتہا بارہوین کے غروب آفتاب تک سیوم
وداع ہی جو طواف صدر بہی کہاتا ہی یہ طواف واجب او پر آفاقی کے ہر گونہ ہی یعنے
بحالت ہونے حج مفرد یا متمتع یا قارن اور وجوب نہین او پر مفرد عمرہ یا مکی خواہ میقاتی
پر اور اوسکے جواز کا وقت بعد طواف زیارت کے ہی پہر اوسکو ایام نحر مین بجالاوین
بعد اوسکے نکر مکی سے نکلتے وقت نیت سے رخصت کے بجالانا مستحب اقوی ہی اون تینون
طوافون مین نیت طواف کی کرنی فرض ہی اور ہر طواف مین چار شوط فرض ہین اور باقی
مین شوط واجب اور ان طوافون کے واجبات اور سنن حج کے واجبات اور سنن
مین درج کیے گئے ہین وہان سے ہر شایق کو مفصل اور مشرح حالی خاطر کے ہوگا

اور جاننا چاہیے کہ اضطباع اور رمل طواف قدوم مین سنت موکدہ ہی لیکن اوسوقت
سے کہ حج کرنے والا بعد اس طواف کے سعی کرے اگر سعی نکرنا ہی تو اضطباع
اور رمل بہی اس طواف مین نکرے کیونکہ اس شخص کو اختیار ہی کہ حج کی سعی کو بعد
طواف قدوم کے بجالاوے یا بعد طواف زیارت کے ولیکن افضل بعد طواف
زیارت کے ہی اور اگر طواف قدوم کے بعد سعی کیا ہی تو طواف زیارت کے
بعد کرنا درست نہین ہی پہر اضطباع اور رمل اوس طواف مین سنت ہوگا کہ جسکے
پیچہے سعی پائی جاوے پس طواف عمرے مین اضطباع اور رمل بغیر شرط کے
سنت ہی اور طواف وداع مین نہ اضطباع ہی اور نہ رمل اور نہ اوسکے بعد سعی
ہی اور ہر طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہی مگر اوسکو مقام ابراہیم کے پاس
ادا کرے افضل ہی اور ان دو رکعتون کو مکروہ وقتون مین نہ پڑہے اور مکروہ ہی
طواف کرنا نعلین یا موزہ پہنے ہوئے اور مکروہ ہی طواف کرنا نماز فرض اور خطبہ
جمعہ کے وقت اور جو درمیان طواف وضو جاتا رہے تو مناسب ہی کہ وضو کرکے
بقیہ طواف بجالاوے اس صورت مین صدقہ اوسپر کسی چیز کا واجب نہین ہوتا ہے
حدیث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی طواف کعبہ شریف روز
گرما مین سات بار کرے اور برہنہ سر ہووے اور ہر نوبت مین حجر اسود کے
پاس پہونچے اور اوسکو بوسہ دیوے مگر یہ کہ اوسوقت کسیکو ایذا نہ پہونچے اور کلمات
دنیاوی نہ کہے بجز ذکر اوتعالے شانہ کے سو بعد ہر قدم کے رکہنے اور اوٹہانے
ستر ہزار نکوئیان اوسکے واسطے لکہی جاوین اور ستر ہزار حسنات اوسکے بلند کیے جاوین
اور اوسکے نامۂ اعمال سے ستر ہزار برائیان محو کی جاوین حدیث فرمایا آن سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو فرشتہ لوگ کسیکے ساتہ مصافحہ کرین
ہر آئینہ معانقہ غازیان یا نیکی کنندگان یا مادر و پدر خود شس کے یا جو کہ طواف

گرد کعبہ مکرمہ کے کرین حدیث فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ گرد مین کعبہ معظمہ کے ستر ہزار فرشتہ ہین کہ آمرزش چاہتے ہین اون کے واسطے جو طواف کرین حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ طواف کرنا ہر آئینہ در آنا ہی رحمت پروردگار عالم مین بدرستیکہ خداوند تعالی مباہات کرتا ہی طواف کرنے والے کعبہ مکرمہ کے ملائکان پر حدیث فرمایا جناب رسول خدا تعالی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ طواف بہت کرے پہلے اوس سے کہ حایل ہووے درمیان شما و درمیان کعبہ شریفہ یعنے گویا کہ دیکھتا ہون حق مردی را کہ آدم سر ہی و یا کنج خانہ کعبہ مین بیٹھا ہی اور باہر کرتا ہی ایک ایک سنگ اوسکے کو اور بھی فرمایا ہی کہ جو کوئی دو رکعت نماز مسجد حرام مین ادا کرے وہ ایسا ہی کہ ہزار رکعت میری مسجد مین ادا کیا ہو یعنے مسجد مدینہ مین اور ایک رکعت نماز میری مسجد کی افضل تر ہی اوس سے جو ہزار رکعتین غیر وہان کے پڑھی جاوین حدیث فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے برابر ہی کہ زیارت کیا اوس نے مجکو میری حیات مین اور زیارت کرنے والا میرا جاوے کہ اوسکو اجر کتنا ہی ہر آئینہ میری قبر پر واسطے زیارت کے آوے غرغرون یعنے نبردہ ہجو غرابہ طفلان کو

قسم دوم بیچ بیان طواف کی جنایات مین

اے برادران مسلمان بخوبی جانو بلکہ اسباب مین قاعدہ کلیہ پہچانو کہ طواف فرض کلی ہی یعنے ساتون پھیرے یا اکثر چار پھیری پر ساتہ جنابت یا حیض یا نفاس کے بجالایا جاوے تو بدنہ لازم ہوگا اور جو کوئی اقل تین پھیرے یا اس سے کم

بحالت جنابت کے اسی طواف سے اور کل یا اکثر بے وضو ادا کیا تو دم اوسپر
واجب آیا بکرا کرنے کا اور جو اسی طواف سے تین مرتبہ یا اوس سے کم
بے وضو پھرا تو ہر پھیرنے کے بدل آدھا صاع گیہون مسکین کو صدقہ دینا
ضرور پڑیگا اور جو اسی طواف مین تین باری یا کم اوسکے ترک کیے
جائین تو ذبح بکرے کا لازم آیا اور اسی طواف کے کل یا اکثر کی تاخیر سے
ذبح بکرے اور اقل کی درنگی سے صدقہ واجب الحال ہوتا ہی مسئلہ پس اعادہ
طواف فرض کا اوپر محدث کے ساتھ طہارت کے مستحب ہی جب ایام نحر
مین اعادہ کیا یا اوسکے بعد ساقط الدم ہو جاویگا اور جنب پر واجب ہے
طہارت سے اعادہ کرنا اوس طواف کا ولیکن بدنہ یا دم اوسوقت ساقط ہو جاوے
گا جبکہ ایام نحر مین اعادہ کیا جاوے اور زمان نحر کے بعد اعادہ کرنے سے
بصورت وجوب ہدیہ بدنہ ساقط ہو جاویگا مگر بظہور تاخیر طواف کے اوسپر
دم دینا واجب آویگا یعنے ذبح بکرا اور بحالت وجوب دم کے دم بھی ساقط
ہو جاویگا ولیکن ہر شوط کے بدل مین آدھا صاع گیہون محتاج کو دینا پڑے
گا ضرور اور جس شخص نے اس طواف کو پارچہ نجس سے کہ اوسمین قدر درم سے
زاید آلودہ تہا نجاست ادا کیا تو جائز مکروہ ہی اور دم واجب نہوگا اور جو
اوس طواف کو بدون ستر عورت کے ادا کرے تو اوسپر اوسکا پھیرنا واجب ہی
ورنہ دم دینا اوسپر واجب ہوگا مسئلہ اور طواف غیر فرض یعنے طواف قدوم
یا صدر کو کل یا اکثر کمتر بے وضو ادا کرنے سے صدقہ اور بحالت جنابت کی
کل یا اکثر کے عمل درآمد سے دم دینا اور اقل سے صدقہ لازم آتا ہی اور جملہ
طواف غیر فرض یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے ذبح بکرا واجب آوے
گا اور اوسکے اقل کے ترک سے صدقہ مسئلہ پس طواف غیر مفروض کا اعادہ

محدث پر ساتھ طہارت کے مستحب اور مجنب پر واجب اور بصورت کرنے اعادہ طہارت اوسکے واسطے کچہ واجب نہوگا مسئلہ جس نے طواف زیارت ساتھ جنابت کے ادا کیا اور اعادہ اوسکا ساتھ طہارت کے نکرکے طواف صدر آخر ایام تشریق کے ساتھ طہارت بجالایا تو طواف ثانی ساتھ طواف اول یعنے زیارت کے بدل جاویگا اور طواف ثانی یعنے صدر جاتا رہیگا سواس طواف متروک کے عوض مین اوسپر دم دینا بالاتفاق واجب ہووے گا اور نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تاخیر کرنے سے طواف زیارت کے بہی دوسرا دم بہی لازم آتا ہی مسئلہ جو شخص کہ طواف زیارت بغیر وضو اور طواف صدر باوضو آخر زمان تشریق مین بجالاوے تو اوسپر ایکہی دم واجب آتا ہی مسئلہ جو شخص طواف زیارت بدون وضو اور طواف صدر بحالت جنابت عمل مین لاوے گا اوسپر دو دم آوینگے واجب یعنے ایک بعوض زیارت اور ثانی بعوض صدر کے مسئلہ جو شخص کہ ان دونون طواف کو ترک کرے گا اوسپر اوسکی عورت حلال نہوگی تاوقتیکہ مستعد ہوکر ان دونوںکو ادا نکرے گا پہر اوسکے بعد باعث تاخیر زیارت اوسپر دم واجب ہی نہ بسبب درنگی طواف صدر کے کسواسطے کہ اوسکا کوئی وقت معین نہین ہی مسئلہ طواف زیارت چہوڑ کے طواف صدر بجالانے کے صورت مین یہ طواف اسکا بدل ہوکر بسبب متروک ہونے کے ایکدم اور طواف زیارت کی تاخیر سے دوسرا دم واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت کئے جاوین اور طواف صدر تمامیہ ادا ہووے تو چار کرت صدر سے زیارت مین جاتے رہینگے اور طواف زیارت صحیح ہوجاوے گا ولیکن بلحاظ تاخیر اس طواف کے اوسپر ایکدم لازم الحال ہوگا اور بہ سبب کم چار کرت طواف صدر کے دوسرا دم بہی عاید ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے

چار کرت عمل مین لایا جاوے اور طواف صدر پورا کیا جاوے تو صدر سے تین کرت زیارت مین لاحق ہوکر طواف زیارت صحیح اور کامل کیا جاوے گا مگر اوس تین کرت کے درنگی کی باعث ایک صدقہ اور تین کرت اوسکے چھوٹ جانے کے سبب سے دوسرا صدقہ واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت اور طواف صدر سے بھی تین کرت بجالائے جاوین تو یہ چھئون شوط داخل زیارت ہونگے پھر بوجہ ترک ہونے ایک کرت زیارت کے ایکدم اور باعث ترک جملہ شوط طواف صدر کے دوسرا دم لازم ہووے گا مسئلہ اگر دونون طواف سے چار چار کرت عمل در آمد ہووے تو صدر سے تین کرت زیارت مین ملکر وہ پورا اور صحیح ہو جاوے گا اور بوجہ تاخیر کے صدقہ اوسپر لازم ہوگا اور بوجہ چھوٹ جانے چھہ کرت کے طواف صدر سے دم عاید ہوگا مسئلہ جو کسی نے طواف زیارت کے واسطے چار شوط پھرا اور طواف صدر کے لیئے کچھہ بھی نہین کیا تو اوسکا حج صحیح ہوگا بسبب ادائے فریضہ کے لیکن اوسپر دو بکریونکا ذبح کرنا لازم ہوگا ایک بوجہ نقصان زیارت کے اور ثانے بلحاظ ترک ہوجانے صدر کے سو چاہیے کہ اون دونون بکریونکو دوسرے سال منا مین بھیجدے کہ ذبح کیجاوین مسئلہ جو عمرے کا طواف بحالت حدث یا جنابت کے ادا کیا جاوے اوسکا اعادہ لازم ہی وگرنہ ہر دو صورت بکری ذبح کرنا لازم آوے گا مسئلہ طواف راکب اور محمول کا بعذر شرعی درست اور صحیح ہی بغیر دم کے اور جو عذر شرعی نہو تو بھی درست ہی مگر دم دینا لازم آوے گا فقط

قسم سیوم بیان مین سعی کے اور اوسمین تیرہ شرطین ہین

جاننا چاہیے بھائی مسلمانون کہ سعی ارکان حج سے رکن واجب سے ہی اور سعی

کہتے ہین درمیانین صفا اور مروہ کے دوڑنے کو یعنی پہرنے کو ایسا کہ صفا
سے مروہ مین آوے اور مروہ سے صفا مین جاوے سات بار اور ہر ایکبار کو شوط
کہتے ہین پہر اونمین چار بار فرض ہی باقی تین بار واجب جیسا کہ تفصیل بیان اسکا
طوافون مین بہی درج ہی پہر جو کوئی آدمی چار کرت ترک کرے تو ہرگز سعی نا پچی
جاویگی اور دم لازم آوے گا اور جو تین کرت چھوڑ دیوے تو واجب ترک ہوگا پس
بمقابلہ ہر کرت نصفی صاع گندم محتاجونکو دینا ضرور ہی شرط دوم سعی پائی جاوے
مقام صفا اور مروہ کے بیچ مین اور دوسری جاگہہ کی سعی جائز اور صحیح نہین شرط
سوم چاہیے کہ سعی بعد طواف کعبہ کے کیجاوے پہر جو کوئی قبل از طواف
کے سعی کیا تو درست اور جائز نہین ہوگا اسواسطے کہتے ہین کہ جب مکی حج
کا احرام باندہے اور طواف زیارت سے پہلے سعی کرنا چاہیئے تو ضرور ہی
کہ اول طواف نفل بجا لاکر سعی کرے بعد طواف زیارت ادا کرے بغیر سعی
کے کسواسطے کہ مکی کے حق مین طواف قدوم نہین ہی شرط چہارم احرام
حج یا عمرے کا اسکے مقدم ہووے شرط پنجم واجب ہی یعنی جو سعی کہ
مناسک حج ہی وہ موقوف ہی حج کے مہینون پر یعنے وقت اوسکا حج کا مہینہ
ہی بخلاف اس سعی کے جو عمرے کے واجبات سے ہی کہ وقت اوسکا
معین نہین بلکہ تمام سال اوسکے واسطے وقت ہی شرط ششم کہ اکثر مسافت صفا
اور مروہ کے جو درمیان مین ہی طی کیجاوی پہر جو بمقدار دو ثلث کے راہ باقی
رہ جاوے تو سعی جائز نہوگی شرط ہفتم واجب ہی سعی مین شروع سعی کا کری
صفا سے اور مروہ پر ختم کرے پہر جو کہ مروے سے آغاز کیا تو اول کرت حساب
مین نہ آوے گا بلکہ اوس ایک کرت کا دوہرانا چاہیے واعادہ نکیا تو نصفی صاع
گندم صدقہ دیوے شرط ہشتم اور تین شوط اخیر کے واجب سعی سے مین

شرط نہم پیادہ و پا سعی کرنا اور با احرام رہنا اور سعی مین نیت شرط نہین ہے پر سنت ہے شرط دہم دو رکعت نماز بعد سعی کے مسجد حرام مین پڑہنا سنت ہے شرط یازدہم درمیان سعی کے معاملہ خرید و فروخت کا کرنا مکروہ ہے اور سوای کلمات ضروری اور سخن نکرے کہ مکروہ ہے شرط دوازدہم اگر درمیان سعی کے نماز فرض یا نماز جنازے کی جماعت کھڑی ہووے تو اوسوقت سعی کو چھوڑ کے اون نمازون سے فارغ ہووے بعد جہان سے چھوڑا ہو وہان سے تمام کرے ایسا حکم طواف کے شروط کا بہی ہے شرط سیزدہم محدث اور جنب اور حایض اور نفسا کے سعی بہی صحیح ہے کیونکہ جو عبادت مناسک حج کے خارج مسجد سے ادا کیے جاوین اوس مین طہارت حدث اور جنب سے شرط نہین ہے بلکہ مستحب ہے جیسا کہ سعی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار وغیرہ مین اور جو عبادت کی مسجد مین بجا لای جاتی ہے اوسمین طہارت شرط ہے مانند طواف کے اور حلال ہونے اور جماع کرنے بعد سعی درست ہے اور محمول اور راکب کی بہی سعی بعذر صحیح ہے اور اگر بغیر عذر کے ہو تو دم لازم آوے گا فقط

قسم چہارم بیچ بیان وقوف عرفات کی

واضح ہو کہ بیچ میدان عرفات کے ٹھہرنے کو وقوف زبان پر لاتے ہین اور وہ منجملہ ارکان کے ایک رکن ہے حج سے اوسکے فوت سے حج فوت ہوتا ہے اور فضائل اوسکے بہت بڑے ہین اور اسیقدر اوسکی فرضیت ہے کہ تاریخ نوین ذیحجہ کو شب ہو یا روز میدان عرفات مین ایک لحظہ ٹھہرے کھڑا ہو یا بیٹھا یا چلتا ہو یا برہنہ ہو یا کپڑے پہنے

ہو محدث ہو یا جنب ہو حایض ہو یا نفسا ہو عرفات جانتا ہو یا نہ جانتا ہو جاگتا ہو
یا سوتا ہشیار ہو یا بے ہوش مست ہو یا مجنون راغب ہو یا مجبور اور اوسمین
چند شرطین ہین سو یہ لکھی جاتی ہین مخفی نرہے شرط اول احرام حج کا مقدم
ہوئے شرط دوسری وقت اسکا تاریخ ۹ ذیحجہ کی زوال آفتاب سی لے کر
تاریخ دسوین کے طلوع آفتاب تک ہی لیکن نوین کے غروب آفتاب تک ٹہرنا
وہان پر واجب ہی کہ جسکے ترک کرنے سے حج فوت نہین ہوتا مگر دم لازم آتا
ہی شرط سوم جو کوئی پہلے غروب کے اپنے اختیار سے نکلے یا سواری کا
جانور سرکشی کرکے اوسکو نکالے تو اوسپر دم واجب ہوتا ہی اسصورت مین جو
پہلے غروب کے پہر جاوے گا تو اوس سے دم ساقط ہو جاوے گا والا
فلا شرط چہارم وجوب مسبوق الذکر اوس شخص کے حق مین ہی جو کہ دن ہی کو
عرفات مین جا ٹہرا ہو اور جو شب کو جا کر ٹہرا تو اوسکا ایک لحظہ بہی ٹہرنا کافی
ہی اگرچہ بطور عبور کے ہو اور اوسپر کوئی شی لازم نہ ہووے گی شرط پنجم
جو کوئی حج فرض یا منذور یا تطوع یعنے نفل کا احرام باندہا اور اوسکو عرفات
مین ٹہرنا میسر نہوا یہان تک کہ دسوین کی صبح ہو گئی تو اوسکا حج جاتا رہے گا
پہر اوسکو لازم ہی کہ اوسی احرام سے طواف اور سعی کرکے حلال ہوئے
اور اس حج کو دوسرے سال قضا کرے جو وہ شخص قارن ہی تو عمرے
کے واسطے سعی اور طواف اور بہی واسطے حج کے سعی اور طواف کرے
اور اوس طواف مین تلبیہ موقوف کرے بعد حلق یا قصر کرکے احرام سے
نکلے لیکن دم قران اس سے ساقط ہو جاوئے گا شرط ششم جو کوئی
متمتع ہی اور بہ سبب تمتع کے ہدی چلایا ہی تمتع اوسکا باطل ہو گا ہدی
کو جو چاہے سو کرے اور حج فوت کیا سو اوسپر طواف صدر واجب نہین اور عمرہ

فوت نہین ہوتا ہی کیونکہ عمرے کا وقت تمام سال ہی جب چاہے ادا کرے
شرط ہفتم اوس روز نماز عصر کو ظہر کے وقت نماز ظہر کے ساتہ ایک اذان
اور دو اقامت سے ملاکے ادا کرنا سنت ہی کہ جسکو جمع تقدیم کہتے ہین
اور یہ نماز بعض کے نزدیک مستحب ہی ساتہ چہہ شرطون کے پہلی یہ کہ
احرام حج کا ظہر اور عصر کے آگے پایا جاوے پہر کوئی ظہر کو بغیر احرام
کے ادا کرے اور اوسکے بعد احرام باندہ کے نماز عصر کو ظہر کے وقت پڑہے تو
ہرگز جائز نہین شرط ثانی ظہر کو نماز عصر سے قبل ادا کرنا چاہیے پہر جو کوئی
بہول سے نماز عصر کو نماز ظہر سے آگے ادا کرے بعد نماز ظہر پڑہے تو یہ
جمع صحیح نہوگی بلکہ عصر کو اسکے وقت مین پہر اکر پڑہنا ضرور ہیے شرط سوم یہ کہ
وقت ہونا یعنے عرفے کا روز پایا جانا شرط چہارم ہونا مکان یعنے جاگہہ عرفات
کے شرط پنجم ہر دو نماز کے واسطے جماعت ہونا پہر جو کوئی ان دونون نمازون
کو یا ایک کو تنہا ادا کیا تو عصر جائز نہین ہوگی اسکے وقت کے آگے شرط ششم
دونون نمازون مین سلطان یا اوسکا نائب امامت کو ہونا چاہیے پس اگر
سلطان یا نائب کے سوائے کوئی شخص ان دونون نمازون مین یا ایک مین
امامت کیا تو جائز نہین ہی اگر عرفہ اور جمعہ ملکر آوے تو جمعے کی نماز وہان پر
نہ پڑہنا چاہیے کسواسطے کہ جمعے کی نماز عرفات مین صحیح نہین ہووے گی
کیونکہ وہ مقام قصر نہین ہی بخلاف منا کے نماز جائز ہی اور مستحب ہی کہ عرفات
مین جاتے وقت ضبیب کہ نام پہاڑ ہی اوس راہ سے جاوے اور آتے وقت
مازمین کی راہ سے آوے فقط واضح ہو کہ مقام عرفات جای مستجاب الدعوات
ہی جو دعا کہ مانگے پروردگار عالم اپنے فضل اور عنایات سے اوسکو قبول
اور منظور فرماتا ہی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جو کوئی

یک نظر کعبہ مکرمہ پر کرے گناہان اوسکے معاف ہوجاوینگے اگرچہ وہ گناہ بعدد
کف دریا کے ہون یا برابر ریگ بیابان کے اور جو روز عرفہ ہوا اور خلق پہرنے
کو عرفات مین حاضر اور آمادہ ہون اوسوقت رحمت خدائتعالے کی نزدیک اون
خلق کے عاید ہووے اور آسمان دنیا پر نزول فرماوے اور اوسکے بعد جملہ
دروازے آسمان کے کہل جاوین پس خداے تعالے مباہات فرماوے
اور حاجیان کے واسطے فرشتگان کو اپنے کہے کہ دیکھو میرے بندے
سب آئے ہین ژولیدہ بال اور آلودہ گرد پر روے رستون دور و دراز
سے بامید مغفرت ہم پاس بدرستیکہ جملہ گناہ ان لوگون کے بخشدیا مین نے
اور منادی دویعنے کہہ پہیرو کہ میرے بندے سب جاؤ اور جانو کہ ہمیشہ کو
مین نے تم سب کے گناہان بخشا اور تمہارے سب گناہونکو معاف فرمایا
جس شخص کی لئی چاہو شفاعت کرو اگرچہ اونکے سب گناہ گنتی مین مانند ریگ
بیابان وکف دریا و بعدد ستارگان آسمان اور بعدد قطرہای باران کے ہوون
سو سب کا سب مین نے بخشا کیونکہ ہم ارحم الراحمین ہین اور رحمت میری سب
چیزون پر پہونچتی ہی یعنے کل شی پر محیط ہون حدیث فرمایا آنحضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ حج اسلام ادا کرے تمام گناہ اوسکے بخشے جاوین
پس اوس پاس فرشتہ آوے اور اپنا ہاتہہ اوسکے دونون شانون کے درمیان
مین رکہے اور کہے کہ ای بندہ بسیار گنہگار پایا کار گذشتہ تیرا ساتہ کفایت کے
انجام پایا اور کبہی کوئی ذریعہ معافی گناہ بزرگ تر کا اوس سے نہین ہی کہ
ہرگاہ بندہ عرفات سے پلٹ جاوے گناہ سب اوسکے عفو ہووین اور پہر کہے
کہ بخشا گیا گناہون سے خدایتعالے کو ایک نوع کی رحمت ہی کہ ہرگاہ بالاے
زمین نزول اجلال فرماتا ہی دس خبر دہوتا ہی تو حرف نصیب اہل مکے کے

اور ایک جزو نصیب تمام اہل عالم کے فقط

قسم پنجم بیان مین حقایق مزدلفے کی

جاننا چاہیے اے بہائی مسلمانون کہ تاریخ نوین کو پس از غروب آفتاب عالمتاب حضاران عرفات عرفات سے مزدلفے مین اوین جب قریب پونہچین سواری سے اوتر پڑین اور غسل کرین اور پیادہ وہان سے چلکر مزدلفے کو آوین اور وہان پر بغیر تاخیر کے نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت مین ایک اذان و اقامت سے پڑہین یعنے پہلے نماز مغرب بنیت ادا پہر نماز عشا دونون جماعت سے اور سنت مغرب اور عشا اور وترکو بعدازان ہر دو نماز کے ادا کرے اسکو جمع تاخیر کہتے ہین یہ جمع واجب ہی مزدلفے مین عشا کے وقت اس شخص پر جوان دونون نمازون کے لیے آگے حج کے احرام باندہا ہی اور پہلے ان نمازون کے عرفات مین جا ٹہرا ہی اور اس جمع اور جمع تقدیم مین اسقدر فرق ہی کہ وہ سنت ہی اور یہ واجب ہی خاص مقام مزدلفے مین اور اوس جمع مین جماعت شرط ہی اور اسمین جماعت شرط نہین مگر افضل ہی اور اوسمین امامت کے لیئے سلطان یا نائب شرط ہی اور اسمین شرط نہین ہی اور اسمین خطبہ پڑہنا مسنون ہی اور اوسمین نہین ہی اور اوسمین ہر نماز کی اقامت جدی جدی ہی اور اسمین دونون نمازون کے واسطے ایکہی اقامت ہی پہر وہان تمام شب رہنا سنت ہی موکدہ اور اوس شب مین نماز اور اذکار اور درود اور تلاوت قرآن اور تلبیہ اور ادعیہ مین مشغول رہے اور پہر روز عید فجر کے طلوع ہوے اور بعد مزدلفے مین ہی ٹہرنا واجب ہی اگرچہ ایکہی لحظہ ہووے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک سنت ہی لیکن ہمارے امام کی نزدیک

نزدیک فجر کے وقت سے طلوع آفتاب کے قریب تک ٹھہرنا سنت ہی موکدہ
اور طلوع فجر کی بعد نماز صبح کو تاریکی مین یعنے اول وقت مین ادا کرکے امام کی
ساتھ جبل قزح پر کہ جسکو مشعر الحرام کہتے ہین ٹھہرنا مستحب ہی پھر اگر کوئی طلوع فجر کی
پہلے وہان پر نہ ٹھہرکے نکلا یا بعد طلوع آفتاب کے وہان ٹھہرا تو معتبر نہوگا
اور دم لازم آوے گا اور مزدلفے سب موقف ہی مگر بطن محسّر کہ وہ مزدلفے
مین داخل نہین ہی پھر اوس جگہہ رہنا معتبر نہوگا اور جب مزدلفے مین ایک لحظہ ٹھہرنا
واجب ٹھہرا پھر ٹھہرنے والا خواہ جاگتا ہو یا سوتا ہوشیار ہو یا بے ہوش مست ہو
یا دیوانہ راغب ہو یا مجبور مزدلفے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو پاک ہو یا ناپاک حائض
ہو یا نفسا تو اوس سے واجب ادا ہو جاوے گا اگر یہ وقوف ترک ہو تو دم لازم
ہوگا فقط

قسم ششم بیان مین رمی جمار کے

واضح ہو جمرہ کے جمع جمرات وجمار ہی اور جمرہ ایک جگہہ کا نام ہی اور اوسطور کی
تین جگہہ ہین پہلے مقام نام جمرہ اولے ہی جو قریب مسجد خیف کے واقع ہی اور
منا سے نزدیک اور مکے سے دور ہی ثانی جمرہ وسطے ہی اور وہ جمرہ اولے
کے متصل ہی ثالث جمرہ عقبہ ہی کہ اوسکو جمرہ قصوے بھی کہتے ہین اور وہ
مکے سے قریب اور منا سے دور ہی اور رمی کنکر پھینکنے کو نام رکہتے ہین پھر
اون جگہون پر کنکر پھینکنے کو رمی جمرہ یا رمی جمار یا رمی جمرات بولتے ہین جب ان لفظون
کے معنے اور اصطلاح معلوم ہوئے تو اب جاننا چاہیے کہ رمی جمار کے دن چار ہین
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مگر دسوین مین فقط جمرہ عقبہ کو رمی کرنا اور باقی تین دنون مین تینون
جمرات کو رمی کرنا واجب ہی مگر ۱۳ کی رمی اوس شخص پر ہو جو اوس روز طلوع فجر کے آگے

وہان سے مکے کو چلا آیا واجب نہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ یعنے جس کسی نے جلدی کی دو دن مین پہر گناہ کچہ نہین ہی اوسپر اور جس کسی نے دیر کی پہر کچہ گناہ نہین اوسپر اور مراد دو دن سے وہ دو دن ہین جو بعد روز نحر کے ہین اور منجملہ شروط رمی جمار کے کہ کل تین ہین اول یہ ہی کہ وہ کنکریان ہون جو خود اوسی جگہہ پڑین یا اوسکے قریب بفاصلہ تین ہاتہہ کے پس اوس سے زیادہ دور پر گرین تو جائز نہین ثانی یہ کہ اون کنکریونکا پہینکنا چاہیے کہ زمین پر رکہہ دیوین پہر جو کوئی اون کنکرون کو زمین پر رکہدیا تو صحیح اور درست نہین بلکہ پہینکنا ہی شرط ہی ثالث یہ کہ ہر جمرے پر جدا جدا سات سات کنکریان پہینکنا ضرور چاہیے پہر جس نے کہ ساتون کنکریونکو جمع کرکے بدفعہ واحد پہینکا تو ہرگز درست نہین کیونکہ وہ سب ملکر ایکہی کنکر کا حکم رکہے گا پہر چہہ کنکر اور سوا اوسکے جدا جدا پہینکنا پڑے گا رابع یہ کہ خود پہینکنے والا اپنے ہاتہہ سے پہینکے دوسرے کسیکو اپنا نائب نکرے کسواسطے کہ نائب کرنا جائز نہین ہی ولیکن بحالت عذر شرعی خامس یہ کہ وہ کنکریان جنس زمین سے ہووین مانند اسکی جیسے ریزے اینٹ اور ڈہیلون کے اور چونے کی کنکریان اور ہرتال اور مردار سنگ وغیرہ سے رمی کرنا درست ہی اور روپا اور سونا اور یاقوت اور گلی وغیرہ سے ناجائز ہوگا لیکن کنکرون سے رمی کرنا سنت ہی سادس یہ کہ وقت پایا جاوے پہر جمرہ عقبہ کی رمی کی صحت ادا کا وقت دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے لیکر ۱۱ تاریخ کے طلوع فجر تک لامحالا ہی پس اس فجر کے پہلے رمی کیا تو غیر صحیح ہی اور بعد اس فجر کے قضا ہونے سے نہ ادا اور وقت مسنون فجر دسوین سے تا زوال آفتاب اور وقت جواز تا غروب آفتاب اور وقت مکروہ بعد غروب سے تا فجر یعنے صبح صادق تاریخ یازدہم سے ہے اور اسکے بعد وقت ادا سے قضا کا بعد صبح صادق سوا اگلی تاوقت

زوال تاریخ ۱۳ کے ہی اور وقت جواز قضا ابتدائے زوال سے تا غروب آفتاب اور
وقت مکروہ قضا ۱۱ کے طلوع فجر سے لیکر تا ۱۳ تاریخ کے غروب آفتاب تک ہی پھر جو
کوئی تاریخ ۱۱ کے طلوع فجر کے بعد جمرۂ عقبیٰ کو رمی کیا تو اوسپر دم قضا لازم الحال ہوگا
ضرور اور جو قضا کا بہی زمانہ گذر جاوے تو لازم آوے گا دم ترک باقی دنون کا حال
رمی کے وقتون کے بابت ویسا ہی جو بیان ہوگیا یعنے ہر گیارہوین اور بارہوین
تاریخ ہر سہ جمرات کو رمی کرنے کا وقت مسنون اوس روز کے زوال آفتاب سے
لیکر تا غروب ہے پہر آگے زوال کے رمی کرنا ناجائز ہی بعدہ وقت مکروہ ۱۲ و ۱۳
کی تا طلوع آفتاب ہی پہر بعد طلوع کے وقت ادا کا جاتا رہا اور وقت قضا کا زمان
تشریق کے آخر تک ہی باقی رہا پہر جو کوئی ان دونون دنونکے رمی کو قضا تک درنگ
کیا ہو تو اوسپر قضا اور دم دونون لازم ہوئے اوسکے بعد صرف دم عاید ہوگا نہ قضا اور
۱۳ کے رمی کا وقت مسنون اوسی روز کے ابتدائے زوال سے تا غروب آفتاب
ہے پہر آگے زوال کے مکروہ ہے اور بعد غروب کے فقط دم دینا واجب ہوگا
نہ قضا اور تینون دنون کی رمی کو ترک کرنے سے بہی ایکہی دم واجب ہوگا ستعہ
یہ کہ چار کنکریون سے کم نہووے پہر جو کوئے تین کنکرون سے رمی کیا تو جائز
نہوگا اور اوسپر دم عاید ہوگا جیسا کہ کل کے ترک سے دم واجب ہوتا ہی اور جو چار
کنکر پہینک کر تین کنکرون کو چہوڑ دیا تو ہر کنکر کے عوض صدقہ دیوے نصف صاع گندم
اور وجوبات رمی جمرات کے قبیل مین پہلا یہ کہ چار کنکرون سے زاید پہینکے دوسرا
جمرۂ عقبہ کے رمی کو سر منڈانے پر مقدم کرنا مفرد ہو یا قارن یا متمتع تیسرا ہر روز کے
رمی کو اسکی قضا کے وقت آنے تک تاخیر نکرنا اور رمی جمار کی سنتون کے سی پہلے
یہ ہی کہ پی درپی کنکر پہینکنا دوسرے کنکر ہی پہینکنے وقت جمرے سے اتنے فاصلہ پر
ٹہرا رہنا چاہیے جو پانچ گز سے کم نہوا گر زائد ہو تو مضائقہ نہین ہی تیسرے نگاہ رکہنا

ترتیب کا آخری تین دن کی رمی مین درمیان تینون جمرات کے یعنے پہلے جمرہ اولے
کو کنکر مارے بعدہ جمرۂ وسطے کو بعد ازان جمرۂ قصوی یعنے جمرۂ عقبہ کو پہر جو کوئی جمرۂ
عقبہ سے شروع کرکے ہر سہ جمرات کو رمی کر چکا تو سنت یہ ہے کہ جمرۂ وسطے
اور قصوی کی رمی پہیر کرکے کرے چوتھے رعایت اوقات کی کرنا چاہیے یعنے
وقت مسنون مین جمرات کو کنکر مارنا جیسا مذکور ہوا ہے پانچوین کنکر خرمے کی گٹھلی کے
برابر یا تمر برابر ہونا چاہیے چھٹوین ٹھہرنا دعا کے واسطے جمرہ اولے اور جمرۂ
وسطے کو کنکر مارنے بعد پر صرف جمرۂ عقبہ کو کنکر مارکے نہ ٹھہرے اور رمی جمار
کے مستحبات بہی یہ ہین پہلا یہ کہ قبلہ رو کھڑا ہونا آخر کے تین کنکر مارنے مین تینون
جمرات مین نہ اوس وقت جو بروز عید فقط جمرۂ عقبہ کو کنکر مارے کیواسطے جاوے اوس
روز اوس جمری کو کنکر مارتے وقت منا کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف رکہہ کے
جمرہ کیطرف منہ کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ با وضو رہنا تیسرے رمی کے سب
دنو مین جمرۂ عقبی کو رمی کرتے وقت سوار اور دوسرے جمرات کو رمی کرتے
وقت پیادہ پا رہنا چوتھے یہ کہ دست راست سے رمی کرنا پانچوین یہ کہ چار دن
مین رمی کرنا یعنے چوتھے دن کے رمی کو ترک کرنا چھٹوین یہ کہ انگوٹھے پر
کنکر رکہہ کے شہادت کی اونگلی کے زور سے پہینکنا چاہیے کہ شرطون کو
ترک کرنے سے عمل باطل ہوتا ہے اور واجبات کے ترک سے عمل مکروہ تحریمی ہوتا ہے
اور دم لازم آتا ہے اور سنتون کے چہوڑ دینے سے عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے
کفارہ وغیرہ لازم نہین آتا ہے فقط

قسم ہفتم بیان مین ہدیہ وغیرہ کی ذبح کرنی اور سر منڈانیکی حقایق مین

جاننا چاہیے کہ ہدیہ اوس جانور کو کہتے ہین کہ مکۂ معظمہ کو روانہ کیا جاوے اور وہ اونٹ

یا گاے یا بکری ہے پہراون سب مین اونٹ افضل اور اوسکے بعد گاے پس
ازان بکری اور بدنہ خاص کر اونٹ اور گاے کو زبان زد کرتے ہین اور جو شروط قربانی
کے جانور مین چاہیے وہ اوسمین ضرور ہی ہے یعنے فربہ ہونا اور کانا اندہا لنگڑا
لاغر گوش بریدہ سینگ شکستہ دم بریدہ اور کوئی نقصان بظاہر نہووے قدر چہارم حصہ
سے کم ہے تو جائز ہے لیکن زیادہ اوسکے سے نہووے اور دم دینا اوسکو بیان
کرتے ہین کہ باعث جنابت کے ذبح کرنا واجب ہوتا ہے جسکا ذکر ممنوعات احرام
کی فصل مین لکھا گیا ہے اور شرع نفل تطوع اور تمتع اور قران اور نذر کی یہ ہے کہ
جسکو زبان ہندی مین کہتے ہین کہ گلے مین جانور کے کوئی چیز مانند پٹہ کے نشانی باندہ
دیجاوے اور یہ فعل مسنون ہے سواے بکری کے اور دم جنابت اور دم احصار
کے گلے مین بہی پٹہ باندہنا غیر مسنون ہے اور جو کسی نے باندہا تو ساتھ کراہت
کے جائز ہوگا بعدہ ذبح کرنا ہدی کا قارن اور تمتع پر واجب العمل ہے اور مفرد عمرہ
اور مفرد حج پر مستحب ہے لیکن بصورت جنابت کے جملہ پر واجب کا حکم رکہتا ہے
پہران سب قسم کے ہدایا یعنے جانورون کو ذبح کرنا خواہ بحالت وجوب یا مستحب
گو کہ تمامی مقام حرم مین صحیح اور درست ہے مگر جو بروز نحر کے ذبح کرین تو منا
مین ذبح کرین اور جو بعد اسکے اتفاق ہو تو مکے مین ذبح افضل ہے مگر زمین حرم
کے باہر ہو تو نا جائز ہے اور ذبح کرنا دم نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بہی جائز
ہے اور ذبح کرنا تمتع اور قران کے ہدیہ کو قربانی کے دنون کے آگے ہرگز درست
اور صحیح نہین ہے اور ایام قربانی کے دنون کے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے
سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دونون قسم ہدیہ کو قربانی ہی کے دنون
مین ذبح کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنابت کے ہدیہ اور نذر کے ہدیہ وغیرہ کے
ذبح کرنے کا وقت تمام سال ہے جسوقت چاہین اوسکو ذبح کرین خواہ قربانی

سکے دونون کے آگے یا بعد اور چاہیے کہ جسپر ذبح کرنا ہدایا کا واجب ہوا ہی اوس شخص کو جائز نہین کہ اس ہدیہ کا گوشت کہاوے مگر قارن اور متمتع اور مفرد حج کو اپنے ہدایا کا گوشت کہانا درست ہی بلکہ مستحب اور ہدیہ پر سوار ہونا اور بوجھہ لادنا جائز نہین ہے مگر بوقت ضرورت کے جائز ہی پہر اگر اسمین کچھہ نقصان ہوگا تو ضمان اوس کا فقرا پر خیرات کرنا واجب ہی اور اوسکا دوده پینا بہی ناجائز بلکہ اوسکو خیرات کرے اگر خود پیا یا غنی کو دیا اوسقدر ضمان دے اگر وہ بچہ جنے چاہیے کہ اوسکو بہی ذبح کرے یا فقیر کو خیرات کردیوے اور جو ہدیہ مرجاوے یا اوسکو شیر کہا جاوے تو دوسرا خرید کرے بشرطیکہ وہ واجب ہووے اور لازم ہے قارن اور متمتع پر کہ ذبح کرین ہدیہ کو اپنے سر مونڈلانے کے پہلے اور مفرد پر واجب نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور واضح ہو کہ حلق یعنے سر مونڈانا اور قصر یعنے سر کے بال کترانا عمل واجب ہی پہر ان دونون مین سے کسی ایک کو اختیار کرلے تو جائز ہے ولیکن حلق ہو یا قصر پاؤ سر کے مقدار سے واجب اور لازم ہی پر تمام سر کا قصر اولے ہی اوس سے بحکم اس حدیث کے حَلَقَہٗ کُلَّہٗ اَوْ اَکُلُّہٗ کُلَّہٗ اور مردونکو تمام سر حلق مسنون ہی اور قصر مباح اور عورات کو حلق کرنا حرام ہی اور قصر مسنون ہی بصورت قصر کے پاؤ سر کے بال اونگلی کے ایک پہیرے سے درازی مین کم کترانا نادرست ہی پہر جسکے سر مین بال ایک پہیرے سے کم ہووے اوسکو سر مونڈانا لازم ہوجاوے گا اور جسکے سر پر بال بالکل نہون تو بہی استرہ پہرانا اوسپر واجبات سے ہوگا اگر کوئی محرم بعد ادای مناسک کے حلال ہوتے وقت اپنا سر مونڈاوے یا دوسرے محرم یا حلال کا سر مونڈے تو کسی پر کچھہ حاجت نہین حلق اور قصر کا حکم یہ ہی کہ محرم حلق یا قصر کے بعد احرام سے نکلتا ہی اور جسقدر چیزین اوسپر حرام ہوائی تہین تھہ سب

حلال ہوتی ہین مگر عورت حلال نہین ہوتی ولیکن بعد طواف زیارت کے حلال ہوتی ہی اور حلق یا قصر کا وقت دسوین تاریخ کی فجر سے ہی پہر جو کوئی آگے اس سے حلق یا قصر کرے تو ناجائز اور غیر صحیح ہی اور شرط یہ ہی کہ بعد رمی جمار جمرۂ عقبہ کے حلق کرے پہر جو کوئی اوسکا اولٹا کیا تو اوسپر دم لازم آوے گا خواہ وہ شخص مفرد ہووے یا متمتع یا قارن اسیطرح اگر قربانی کے تین دن حلق نہین کیا تو دم واجب ہووے گا فقط

قسم ہشتم بیان مین حقایق احصار کے

واضح ہو کہ معنی احصار کے قید کرنا اور محصر قید شدہ کو کہتے ہین مگر یہان پر محصر سے مراد وہ اشخاص ہی جو احرام کے بعد منع کیا جاوے احکام وجوب احرام سے پہر وہ مانع خواہ دشمن ہو یا قید یا بیماری یا درندہ جانور کہ راہ مین مرجاوے اور وہ طاقت چلنی کی نرکہے یا محرم کسی عورت کا راہ مین فوت ہوگیا ہو پہر محصر کا حکم یہ ہی کہ اگر وہ مفرد عمرہ یا مفرد حج ہی تو ایک ہدی اور قارن ہو تو دو ہدی اپنی طرف سے مکے کو روانہ کرے تا اس ہدی کو اوسکے جانب سے کوئی شخص وکیل ہو کر بنیا بتا اوسکو حرم مین ذبح کرے بعد اوسکے حلال ہووے یا اوسکے قیمت بہیجے یا اوس سے ہدی خرید کرکے وہان ذبح کرے پر اوسکو آگے ذبح کرنے سے حلال ہونا ناجائز ہی پہر جو کوئی چیز احرام کے ممنوعات سے عمل در آمد کرے پس جو کہ محرم پر واجب آتا ہی وہ اوسپر بہی واجب العمل ہووے گا اور اوسپر سر مونڈانا یا بال کترانا حلال ہونے کے واسطے شرط نہین ہی لیکن سر مونڈانا یا کترانا اچہا ہی پہر وہ محصر اگر مفرد عمرہ ہی اوسپر قضا عمرے کے واجب ہوتے ہی پس جب ممکن ہوا دا سے قضا کری اور جو مفرد حج ہی اوسپر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہوتا ہی اور جو قارن ہی تو اوسپر ایک حج اور دو عمرے لازم ہوتے ہین اگر محصر احصار سے نکل کر اسی سال حج کیا تو نیت

افضل ہوم ہی دنیا مین اور اوسمین ہونا حج کا قولہ تعالیٰ جعل بیت العتیق مثابۃ للناس وامنا واکرمہ بالنسبۃ الی الغیر تشریفا وتحقیقا ومنا فقط

اسکے قضا کی اوسپر واجب نہین ہوتی اور عمرہ بہی واجب نہوگا اور جو بعد ہدی بہیجنے کے احصار سے خلاصی پاوے اور اسکو یقین ہووے کہ حج فقط یا ہدی اور حج ہر دو ملین گے تو اوسپر لازم ہوگا ورنہ واجب نہین اور جو مکے مین طواف اور وقوف عرفات سے منع کیا جاوے تو بہی محصر ہوگا جو شخص بعد وقوف کے محصر ہوا اور ایام تشریق گذر گئے تو مناسب ہی اوسکو بوجہ اسکے یعنے نہ پہیرنے مزدلفے کے ایکدم اور باعث ترک رمی کے دوسرا دم دیوے اور طواف زیارت کرے لیکن اسکے اور حلق کی دیری سے دو دم لازم آوینگے احصار کے ہدی کو حرم کے سوائے دوسری جاگہہ پر ذبح کرنا ناجائز ہی اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ذبح کرنا اوسکا روز نحر کے پہلے اور بعد دونون طرح پر جائز ہی اور نزدیک صاحبین کے قبل روز نحر کے ناجائز ہی اور اتفاق علما یون ہی کہ عمرے کے احصار کی ہدیہ کو جسوقت چاہے ذبح کرے مگر حرم کے باہر نہین ہو فقط

فصل یازدہم بیان مین اون احوال کی جو ساتہ عورتون کی خاص کیے گئے ہین

واضح ہو کہ احکام حج اور احرام کے مردون اور عورتون کے حق مین ایکہی ہین لیکن بارہ ١٢ چیزین خلاف مردون کے بحق عورتون کی مخصوص ہین یہ فرق ہی اول یہ کہ جائز ہی کہ عورتون کو پارچہ دوختہ اور رنگین کا پہننا مگر رنگ خوشبو سے مانند زعفران اور کسم کے یا دیگر خوشبو کے نہووے دوم یہ کہ کپڑے سے سر چہپانا اور منہ چہپانا اسطور سے چاہیے کہ کپڑا منہ سے نہ چہو جاوے کیونکہ منہ چہپانا محرمون سے عورتون کو فرض ہی جیسا کہ ہدایہ مین درج ہی سوم یہ تلبیہ پکار کے نہ کہنا چاہیے بلکہ آہستہ سے چہارم یہ کہ اضطباع اور رمل طواف مین

پکڑنا چاہیے پنجم یہ کہ لوگون کی کثرت کے باعث حجر اسود کو بوسہ دینا ترک کرنا پر ضرور
مگر رکن یمانی کو بوسہ دیوے کہ وہ حجر اسود کے بوسہ دینے کے حکم مین ہی ششم
یہ کہ لوگون کے ہجاؤ کے سبب سے نماز طواف کو مقام ابراہیم مین نہ پڑھے بلکہ دوسرے
کسی جگہہ مین اداکرے ہفتم یہ کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے وقت
میلین اخضرین کے قریب دوڑ کر نہ چلے ہشتم یہ کہ بسبب ازدحام کے صفا و
مروے پر نہ چڑھے نہم یہ کہ احرام سے نکلتے وقت قصر کرے نہ حلق کیونکہ
حلق کرنا عورتون کو حرام ہی دہم یہ کہ اگر کوئی عورت قربانی کے دنون مین طواف
زیارت کے آگے حایض یا نفسا یا بیمار ہوجاوے اور قربانی کے ایام گذرنے
بعد طواف کرے تو اوسپر دم لازم نہووے گا یازدہم یہ کہ جو کسی عورت کو آگے
طواف وداع کے حیض آوے پہر وہ پاک نہین ہونے تک رفقا اوسکے اپنی
شہر کو جانے کا قصد کرین یعنے وہ تا ایام پاک ہونے کے نہ ٹھہرین تو
طواف وداع اوس سے ساقط ہوتا ہی اور دم لازم نہین آتا ہی جایز ہی حائضہ
اور نفسہ کو اداکرنا سب افعال حج اور عمرہ کے لیکن کعبے کا طواف کسی قسم کا
ہو درست نہین کیونکہ مسجد مین جانے اور طواف کرنے کے لیے طہارت فرض
ہی اگر حایض اور نفسا بعد ایام نحر کے پاک ہووے تو اوسپر باعث تاخیر کے طواف
کرنے سے بوجہ مذکور دم لازم نہ آوے گا اور جو نحر کے دنون مین ہی پاک
ہوجاوے اور اکثر طواف اداکرنے کے قدرت اون دنون مین اوسکو حاصل ہو
تو ایسی صورت مین طواف کے تاخیر کرنے کے باعث دم لازم ہووے گا اور
جو حایض اور نفسا طواف زیارت کی تو فرض ساقط ہوجاتا ہی ولیکن گنہگار ہوتی ہی
اور فسخ کرنا بدنے کا اور توبہ کرنا اوسپر واجب آتا ہی کیونکہ بے طہارت مسجد
مین گئی اور طواف کرے پہر اگر اوس طواف کو طہارت سے اعادہ کی بدنہ ساقط

ہو جاوے گا جائز ہی عورت کو احرام کی حالت مین ہر قسم کا لباس اور زیور پہننا جیسا غیر احرام مین جائز تہا اور خنثی مشکل کا حکم حج کے احکام مین حکم عورت کا رکہتا ہی فقط

فصل دوازدہم بیان مین بدل حج اور حج طفلان کے

ای بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ اصلیت اس واقعہ کی یون ہی کہ جو انسان اپنے نیک اعمال کا صواب غیر کو آیا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو پونہچا ہی اگر بخشدیوے تو جائز ہی مانند نماز و روزہ و حج اور صدقہ یا خیرات کیے اور قرأت قرآن و طواف کعبہ و عمرہ اور اذکاردن کا ثواب اور زیارت قبور انبیا یا شہدا یا اولیا و صالحین خواہ تکفین موتے وغیرہ نیک عمل کا ثواب غیر کو پونہچاوے اور بخشدیوے تو اللہ تعالے اپنے فضل سے بحق غیرون کے قبول فرماتا ہی عام ہی کہ وہ عبادت یا عمل نیک کی نیت سے غیر کے کرے یا اپنی ذات کے واسطے کر چکے بعد ثواب اوسکا غیر کے واسطے مقرر کرے یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا باتفاق ہے اسیطرح پر درمختار اور فتوی عالمگیری اور بحر طریق اور شرح متوسط مین ملا علی قاری سے روایت ہی اور زاد الآخرت مین حلبی اور کنز العباد اور مختار الفتوی سے تحریر کرتے ہین اور کچہہ شک اور فرق نہین ہے اسمین کہ بایام عمل نیت ان خیرون کا ثواب اپنی ذات خاص کے لیے کرے اور اوسکے بعد اسکا ثواب کسی دوسرون کو وہ زندہ ہو یا مردہ بخشدیوے پونہچے گا منکر اسکا اہل سنت جماعت سے نہین ہے واضح ہو کہ طحطاوی اور شرح متوسط کے راوی سے اعمال نیک کا ثواب غیر کو پونہچانے اور بخشنے پر بڑا اہتمام فرماتے ہین اور بہت سے حدیثون کی سند لاتے ہین اس مقام پر ان احادیث

کی نقل لانا بلحاظ طوالت رسالہ ہذا کے انسب نہ جانا جسکو دیکھنا منظور ہو وہی
وہی کتب مبسوطہ مذکورہ بالا کہ موجود ہین ملاحظہ کرلیوین اور جو اسباب مین صریح
خلاف عمل اور خلاف راے ہین اونکی تردید اقوال لاطائلہ او سخنان باطلہ اور
درشتی افہام ناقصہ اور رسالہ تقی عقائد مضالہ کے لیے وہی احادیث کافی
اور وافی ہین اللہ تعالے اپنی عنایت وکرم سے اور اپنی حبیب کی برکت اور
طفیل سے ہمکو اور ہمارے عزیزون اور دوستون کو توفیق خیر کی رفیق کرے
کہ ہمیشہ ایسے کار خیر مین جنکا مذکور اوپر ہوا ہی ہمہ تن مصروف رہیے اور اون
لوگون کو جو قایل اسبات کے ہین کہ عمل خیر کا ثواب مثل نماز و روزہ و حج وغیرہ
کا زندون سے مردون کے تئین نہین پونہچتا ہی اور براہ انکار اس راہ مستقیم
کو چہوڑے ہوئے ہین اور حق بات سے صریح منہ موڑا ہی اون سب کو بہی عقل سلیم اور فہم
بلیغ عطا کرے اور راہ راست پرلاوے اور خطاہاے گذشتہ کو اونکے دامن
عفو سے چہپاوے بمنہ وکمالہ کرمہ اب اے قاصد تیز رفتار اور فہم غیر مقصود کی
راہ کا خیال چہوڑ اور اشہب صبا گذار قلم کے باگ کو منزل مراد کیطرف موڑ
پر ظاہر کہ نیابت حج صحیح اور اوسکے صحت پر مخصوص حدیث در المختار مین موجود ہی
اور منکرین اور مختلفین کی لائق دید ہی اب جاننا چاہیے کہ عبادت کی تین قسم
ہین ایک عبادت بدنی جیساکہ نماز اور روزہ کہ فقط بدن سے تعلق رکہتا ہی
دوسرے عبادت مالی جیساکہ زکواۃ اور کفارہ اور دیگر تصدق کہ یہ صرف مال ساتھ
مال کے اوپر ان سے ہے تیسرے عبادت مشترک ساتہ بدن اور مال کے جیساکہ
حج ہی پس قسم اول مین نیابت ناجائز اگرچہ قدرت ہو یا عاجز اور فرض ہو یا نفل
قسم ثانی مین نیابت جائز ہے قدرت رکہے یا عاجز ہو قسم سوم مین اگر حج نفل
ہے تو نیابت جائز ہے قادر ہو یا عاجز اگر حج فرض ہو تو عجز معذوری دایمی شرط

ہے جیسا کہ اندھا یا لنج یا دائم المرض یا قیدی یا مجزوم یا میت پہر جو کوئی معذور کسیکو اپنا نائب کر کے بہیجا اور وہ نائب اوسکی طرف سے حج ادا کیا تو جائز ہی یعنے حج کی فرضیت اس میت وغیرہ کے ذمہ سے ساقط ہوتی ہی اور ایسا ہی جو کوئی شخص اپنے مرتے وقت کسیکو حج ادا کرنے کی وصیت کیا تو نیابت جائز ہی اور بغیر وصیت کے مر گناہ ہی مگر یہ وصیت اسکے مال کی تیسرے حصے مین جاری اور نافذ ہووے گی اور وصیت نکرنے کیصورت مین اگر اسکا وارث اسکے مال سے اوسکے واسطے خود حج کیا یا دوسرے کو میت کے ترکے سے خرچ راہ دیکر میت کیطرف سے حج کروایا تو بہی جائز ہے اور جو غیر وارث اپنے مال سے میت کے لیے حج کیا تو میت کے واسطے صحیح نہو گا یعنے فرض نہ اترے گا مگر ثواب پاوے گا بشرط نیت اور بدل حج کی جواز مین بیس شروط ہین پہلے فرض ہونا حج کا بسبب مال کے ہی پہر جو کوئی فقیر یا لڑکا نابالغ اپنی طرف سے حج کرایا تو فرضیت حج کی اس سے ادا ہو ویگی اگرچہ اس حج کرانے کے بعد اسپر حج فرض ہوا ہووے دوسرے یہ کہ حج کرانے کے وقت سے موت تک عجز و معذوری باقی رہ جاوے پہر اگر وہ عجز آگے موت کے زائل ہو جاوے تو وہ حج بدل نفل ہو جاوے گا اور اوسپر اپنی ذات سے حج فرض ادا کرنا واجب ہووے گا تیسرے یہ کہ عذر آگے حج کرانے کے پایا جاوے چوتہے یہ کہ نائب بحکم میت کے حج ادا کرے مگر وارث بدون حکم مورث کے اوسکے مال سے حج کیا تو صحیح ہے پانچوین یہ کہ اجرت کی شرط نہ کرے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ مین تجہکو حکم کرتا ہون کہ میری طرف سے یا فلانے مورث کی طرف سے جملہ مناسک حج کے ادا کیجیے اور یہ مال جو تجہکو دیتا ہون سو تیرے نفقے اور سواری کے خرچ کے واسطے ہی پہر جو اجرت مقرر کیا تو

وہ حج کرنے والیکا ہوگا نہ حج کرانے والے کا چھٹے یہ کہ حج کرانے والے کے
مال سے ہے یا مال سے میت کے حج کرے پھر جو اپنے مال سے وصی یا مامور حج کیا تو
ناجائز ہی اور مکہ شریف مین رہنے کے دنونکا خرچ جو رفقا کے انتظار یا جہاز کے
تلاش کے لیئے ہووے گا سو وہ مال سے آمر کے چاہیئے وگرنہ مال سے مامور کے
ساتوین یہ کہ حج بدل ادا کرنے والا جاوے سواری پر جو بدون سواری کے
حج کیا تو چاہیئے کہ کرایہ جو مقرر کیا ہو مالک کو یا وارث موتی کو واپس کر دیوے اور
سواری سے اوسکے واسطے حج کرے آٹھوین یہ کہ نائب جسکے لیئے حج بدل
بجالاتا ہی اسکے گھر یا وطن سے نکلے پھر جو ثلث مال میت کا اوسکے گھر یا وطن
سے سفر کرنے کے واسطے کفایت کرتا ہی اوسجگہہ سے سفر کرنا واجب ہے اور
جو وطن سے جانے کو کفایت نکرے جائز ہی کہ جہان سے کفایت کرے وہان
سے جاکر حج ادا کرے اور اگر کسی مکان سے سفر کرے کافی نہین تو وصیت باطل
ہوتی ہی نوین یہ کہ حج کی نیت حج کرانے والے کی یا میت کیطرف سے احرام
کے وقت کرے اور یون زبان سے کہے اولے تر ہی نَوَیْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ
وَلَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ دسوین یہ کہ آمر کے میقات سے احرام باندہے گیارہوین یہ کہ
مامور اپنی ذات سے حج ادا کرے پھر جو اوسنے بیماری کی باعث بدون اجازت
آمر کے کسی غیر کو مال دے ڈالا اور وہ عزیمت کے یا آمر کے طرف سے حج بجالایا
تو اونکی جانب سے حج ادا نہوگا بارہوین یہہ کہ نائب حج کو فاسد نکرے پھر جو آگے
وقوف عرفات کے جماع سے فاسد کیا تو آمر مال کا ضامن ہوگا تیرہوین یہہ کہ آمر
کے حکم کی مخالفت نکرنا چاہیئے یعنے جو آمر نے افراد حج کا حکم کیا ہو اور نائب تمتع
یا قارن کے نیت کی تو از جانب آمر حج صحیح نہوگا اور ضمان مال کا نائب پر لازم
آوے گا چودہوین یہ کہ ایک ہی حج کا احرام باندہے پھر اگر فرد حج کا احرام باندہا

یعنے ایک حج کا احرام برای خود اور حج ثانی کا احرام واسطے شخص غیر کے تو حج جائز
نہین ہی پندرہوین یہہ کہ ایکہی شخص کے واسطے احرام باندہنا چاہیے سولہوین
یہہ کہ آمر نایب اور مامور مسلمان ہون ولیکن وصی کا اسلام ہونا شرط نہین ہے
سترہوین یہہ کہ آمر اور وصی عاقل ہون اٹہارہوین یہہ کہ مامور ممیز ہووے
کیونکہ صبی غیر ممیز اور مراہق کی نیابت ناجائز اور غیر صحیح ہی انیسوین یہہ
نایب اپنے اختیار سے حج کو فوت نکرے اور حج کے افعال ادا کرنے مین قاصر
اور سستی نکرے بیسوین یہہ کہ نایب کو تعین کرے یعنے اسطور پر کہے کہ فلانی
شخص کو اپنا نایب مقرر کیا ہون اور یہ سب شروط بنابر ادا ے حج فرض کے
ہین لیکن حج نفل کے لیے ان شروط مذکورۂ بالا سے کوئی شرط ضرور نہین
ہے ہان مگر اسلام اور عقل اور تمیز اور نیت حج اور احرام کے پہر جو کسی نے غیر
کے واسطے اپنے مال سے حج نفل ادا کیا یا خاص اپنی ذات کے واسطے
ادا کر کے کسی دوسرے کو بخشدیا تو جائز اور درست ہی اور حج بدل مین اولی
یہہ ہے کہ نائب وہ شخص ہووے کہ اپنا حج فرض ادا کیے ہوا اور مناسک حج
کے سب جانتا ہوا اور آزاد ہووے کیونکہ مذہب صحیح یہی ہی کہ نیابت کیصورت
مین حج فرضیت میت سے جاتی رہتی ہی پھر نائب نے اگر اپنا حج فرض آگے
سے ادا نہین کیا ہی تو دوسری بار ادا کرے اور جو جنایات کہ نائب سے
ہووے اونکا دم اوسی کے مال سے دیا جاوے گا نہ میت کے مال سے
اور جو مال کہ بچے گا وہ مال آمر کو یا اوسکے وارثونکو پوہنچا دینا واجب ہی کیونکہ
بچا ہوا مال نائب کو لینا ناجائز ہی کہ وہ اوس مال کا امین ہی مگر جب آمر اوسکو
اپنی خوشی سے بخشدے تو لینا اوسکو صحیح اور درست ہی اور نیابت بمذہب
امام شافعی کے حنفیون کے لیئے جائز ہی مگر حج کے ارکان جو اونکے مذہب کے

موافق پانچ ہین ادا کرے اور دوسرے اپنے مذہب کے مطابق بجالاوے اور لڑکون کے حج مین اختلاف ہی قول بعضے یون ہی کہ اونکا حج صحیح نہین ہوتا ہی فرض ہو یا نفل اور بعضے بیان کرتے ہین کہ صحیح ہوتا ہی بطور نفل کے یہی قول مختار اور صحیح ہی پہر اگر وہ لڑکا عاقل ہی تو اپنی ذات سے میقات کے پاس احرام باندہے اور نیت کرے اور ماموراتکو بجالاکے ممنوعات اور مکروہات سے پرہیز کرے اور حج اور عمرے کے سب افعال اپنے ذات سے ادا کرے ولیکن جو کوئی مامور ماموراتسے چہوڑ دیوے یا کوئے ممنوع ممنوعات سے عمل مین لاوے کسی قسم کا کفارہ دم یا صدقہ یا شکار کے قیمت سے اوسپر لازم نہوویگا اور جو وہ لڑکا ممیز نہین ہے تو اوسکا ولی اوسکے احرام کے نیت اپنے احرام کی نیت ساتہہ ملاکر تلبیہ کہے اور اوسکو بے سیون کا لباس پہناوے اور اوسکو حتی المقدور ممنوعات سے باز رکہے اور اوسکو گود مین لیکر اپنے افعال کے نیت کے ساتہہ اوسکے طرف سے طواف اور سعی اور وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ افعال کی نیت کرے پہر جو اس لڑکے سے کوئی چیز ممنوعات سے عمل مین آوے تو اوسپر اور اوسکے ولی پر کسی قسم کا کفارہ دینا واجب العمل نہوویگا فقط

فصل سیزدہم بیچ بیان داخل ہونی بیت ربی مین اور اوسکی اور مسجد الحرام کے حدود وغیرہ مین اور زیارات اہل بقیع کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی ہوش گوش سے سنو اور جانو کہ اس محل کے دو دروازے ہین پہلا دروازہ کعبہ معظمہ کے داخل ہونے اور اوسکے اور مسجد حرام کے حدود وغیرہ دیکہنے اور معلومات حقایق مین جاننا چاہیئے کہ

فضائل اسکے بیشمار بلکہ از یک صد ہزار ہی بسیار ہی کتب کلان کلان اس فضائل سے
اومملو ہین شک سے کہنے والا اس وادی کا پالنگ اور عقل سے دور ہزارون فرسنگ
ہے بلکہ اگر اوسکو محروم ازلی کہا جاوے تو بجا ہی اور بے نصیب ابدی
سمجھا جاوے تو محض سزاے جا ہی پس اخلاص خاص اور عقیدۂ اختلاص اور لقمۂ
حلال اور نیت نیک بہر حال درکار اور کذب سے دور اور خصائل احسن سے
مامور ہونا پر ضرور اور ناچار نتیجۂ عمل صورت ظہور پاوے پر ظاہر کہ دنیا دار عمل
ہے اور آخرت دار نتیجۂ عمل سنئے دلیل انسب کہ بدل وجان حاضر وبدیدہ قلب
خاشع اور ناظر بندہ کو بندگی باید اور نتیجہ را امید از زندگی شاید اَللّٰہُ لَا یُضِیعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی واضح ہو کہ مصحف مین حضرت ابو البشر آدم ع
کے سورہ مین نزول اجلال پایا ہی اور ترجمہ اوسکا بموجب تفسیر حضرت خواجہ حسن
بصری علیہ الرحمتہ کے یون نظر مین سمایا کہ خلاق ارض وسما ارشاد فرماتا ہی کہ
مین وہ خدا ہون کہ مکے کو پیدا کیا مین نے اور کعبہ گویا صاف ایک گہر کے
بنایا اور شرف اور آبرو بخشی پس ساکنان مکہ میرے ہمسائگان سے ہون اور
کعبے کو اہل آسمان وزمین کا مسجود معمور کہا اسلئے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتون
کو واسطے طواف کے بھیجون تا اوپر زمین کے جاوین اور طواف کعبۂ مکرمہ کرین
اور وہان بزیارت مقدم اور مرقد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جاوین اور وہ لوگ لوٹ نہ آوین اور ایسا ہی روزانہ ستر ہزار فرشتے بھیجے
جایا کرین اور ایام حج مین آٹھہ لاکھہ حاجی جمع ہون جو اس قدر آدمی مین کمی
ہووے تو ملائک بھیجون تا وہ عدد تکمیل کامل پاوے اور ہر گاہ فوج فوج با
موے ژولیدہ اور روے گرد آلودہ تکبیر گویان وتلبیہ کنان اور باخروش تسبیح
اور باجوش تہلیل کے مکے مین ساتھہ نیت خالص اور عقیدت درست کے اپنے

اپنے گہرون سے باہر آوین پس یہ لوگ میری زیارت کو آئے ہین اور ہماری
صاحب مین پوہنچے اور ہماری جناب کبریائی مین داخل ہوئے پس مین
اپنے کرم اور عنایت سے ان سب لوگون کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اور
عطیات وافر اور کرامات متکاثر سے مخصوص و محظوظ کرون اور اونکے سب
گناہونکو محو اور دور فرماؤن اور درجات اونکے بلند کرون ای آدم عمارت
کعبہ کو ہاتھہ سے ابراہیم تیرے لڑکے کی تمام پوہنچاؤن اور بہ طفیل اس
خانہ کعبہ کے ابراہیم کو کرامات علیہ اور عطیات عظیمہ بخشون اور بعد وے باولاد
اونکے اپنی مرحمت اور کرم و عنایت سے معمور رکہون اور آخر کار کو سرگرونہ
سلطنت اور ہدیہ نبوت کو ساتہ آفتاب عالمتاب تیرے ہی اولاد سے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کو برج مکہ سے طالع کرون و تا قیامت بامانت اونکے اس
خانہ کعبہ کو اور اس شہر مکہ کو منور و معمور رکہون اور تیرے اس فرزند جگر بند
کو خاتم النبیین کرون پس جو کوئی موسم حج مین چاہے کہ ہمکو پاوے دریافت
کر لیوے کہ مین نزدیک جماعت فقیرون کے ہونگا اور وہ فقرا موی پریشان
اور روے گرد آلودہ ہون گے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کچہ
حاجیان راہ حج مین تفقد کرتے ہین عوض اوسکا اللہ تعالے اونلوگونکو دیگے
قبل از مرگ کے ہزار چند اور ساتہہ اوس خدا کے جان محمد کی اوسکے ید قدرت
مین ہی پہر درہمی ازان درہم کہ وزن مین بہاری زیادہ ہوا اس پہاڑ سے کہ
اشارت طرف جبل ابوقبیس کے فرمایا حدیث ثانی جو کوئی کہ خانہ کعبہ مین در آیا
ہو رحمت اللہ تعالے مین در آیا ہرگاہ باہر آیا بخشیدہ گناہ اور پاک صاف
نکل آیا حدیث ثالث نہین ہے ایسا کوئی عمل فاضل تر حج سے پسندیدہ فرمایا
کہ جسنے حج ادا کیا اور ذکر رفث و فسوق نکیا اور فحش نبولا اور حرام نہ کہایا ہو پس

وہ شخص ایسا ہوگا گویا کہ اسیوقت اپنے بطن مادر سے نکلا ہی بے گناہ حدیث ہی
حضور نے فرمایا ہی کہ جو کوئی حج کرے اپنے مان باپ کے واسطے
لکھا جاتا ہے بنا براوسکے حج مخصوص اور دوسرا حج واسطے مادر و پدر اوسکے
پس ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا اور جو کچھہ دنیا مین ہے اوس سے
حدیث فرمایا آنسرورعالم صلعم نے جو کوئی واسطے مردہ کے حج کرے
گا بدون وصیت اوسکے لکھے پروردگار عالم واسطے اوس موئے کے
ایک حج اور واسطے اوس حاجی کے ستر حج حدیث فرمایا آنسرورعالم صلعم
نے جو حج کہ مقبول آلہی ہوگا پر کفارت گناہ ستر سالہ کے ہوئے ہین پس
حج مقبول کے ثواب بے حساب ہین اور حج جس کسیکا مقبول ہوا ہو
وہ شخص گو مردون مین ہی کہ واسطے چارسو تن کے شفاعت کرے از
اہل بیت خود یا دیگر مسلمانان اور ایسے امر مین دوسری روایت سے صاف
واضح ہے کہ جسقدر کہ چاہے گا خداے تعالے اونکو بخشیگا پس جب
کوئی شخص بیچ دربار اپنے آقاے ذی اقتدار اور صاحب کرم ولی نعم
کے بذریعہ فرمانبرداری اداے حج کے دو نو جہان کی سرخروئی حاصل
کیا چاہے تو لازم ہے کہ بکمال خشوع اور نہایت فروتنی سے بمصداق
اقوال استحباب امام اربعہ کے داخل ہونا بیت ربی اور خانہ کعبہ لاریبی
مین محض باستحصال خلوت شرف ابدی اور انعام سعادت سرمدی کی ضرور
خالی اور نامقصد اپنے واسطے حصول اس دولت بابرکت اور ہاتہہ آنے
اس شرف نعمت کے اپنے کو ہرگز تردداث گوناگون اور تدبیرات بوقلمون
سے عاطل اور دور نما ئے حدیث فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ جو کوئی داخل ہوگا کعبہ معظمہ مین داخل ہوگا نیکی مین اور نکلے گا بدی سے ایسا

کہ سب گناہ اوسکے بخشے جاوینگے اور اسمین روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوگا بعد دو رکعت نماز ادا کرے گا وہ نکلے گا گناہون سے اپنے اسطور پر جیسا کہ مان سے اوسکی اوسیدن اوسکو جنا ہوگا سو بہت انسب ہی کہ پہلے غسل کرے کہ مستحب ہی اور بدن اور لباس مین خوشبو لگا وے جو محرم نہو تو اور نعلین کو پاؤن سے نکال ڈالے اور گناہ پیشین پر نادم اور پشیمان ہو اور شرمندہ بدل وجان ہوکر ا... دلی اور استغفار قلبی بجا لاوے اور بیت اللہ شریف کی دروازے پر جا کے بہت عاجزی اور بڑی انکساری سے اوسکی دہلیز پر بوسہ دیوے اور داخل ہوتے اور نکلتے وقت اس دعا کو زبان پر لاوے کہ اوسکے برکت سے سعادت فراوان پاوے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ لیکن نکلتے وقت بجاے لفظ ابواب رحمتک کے ابواب فضلک کہے اور ہر دو وقت مین یہہ کہے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا جب حضور دل سے تا تہہ بہت عاجزی اور انکساری کے اپنے گناہون سے شرماتا ہوا نہایت ادب سے نگاہ نیچی کیے ہوئے اور داہنا پانون آگے رکہکے سیدہا روبرو چلا جاوے یہان تک کہ درمیان اوسکے اور دیوار کے فاصلہ تین ہاتہہ سے زائد کا نہ رہے پہر وہان پر کہڑا ہو جاوے کہ وہی مصلا ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا بعد ازان نفل نماز جسقدر ہو سکے ادا کرے ولیکن دو رکعت سے کم نہو اور اگر وہ مقام ہاتہہ نہ اوے تو پہر جس جگہہ اتفاق ہو وہین کہڑا ہو کر نماز گذارے

بعدہ نزدیک ہوے اوس دیوار کے جو اوسکے روبرو ہے اور ملے اپنے
رخسارے کو اوسپر اور حمد و ثنا اور استغفار کہے اور دعا مانگے اور اسیطرح
ہر چہار کہم کے قریب حمد و ثنا اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور استغفار کہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اور اپنے مان
باپ اور خویشان اور دوستان اور سائر مسلمان برادران کے حق مین دعائ
خیر کرنا چاہیے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَدْخَلْتَنِیْ بَیْتَکَ فَاَدْخِلْنِیْ جَنَّتَکَ
اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَاعَزِیْزُ یَاجَبَّارُ
اَللّٰھُمَّ یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
بایان پانون باہر رکہکے نکلے اور اس آنے جانے مین لحاظ رکہے کہ کسی کو
ایذا نہ پہونچے اور عورتون کو بہی اس بیت اللہ مین داخل ہونا مستحب ہی
ولیکن اوسوقت مین کوئی مردون سے وہان پر نہ رہے اور وہ جاے
مکرم اون سے بہرحال خالی ہووے جیساکہ اب وہانکا معمول ہی کہ فقط
عورتون کے داخلے کے لیئے ایکروز مقرر کرتے ہین تا عورتون کو بہی
بآرام تمام یہہ سعادت نصیب اور نیک بختی قریب ہووے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ
واضح ہو کہ حرم مکہ معظمہ کی اطراف کی زمین محدود کو کہتے ہین اور اوسکے
حدود مقرر ہین پہر اون حدود سے جو زمین کہ خارج ہے اوسکو حل
بولتے ہین وہ حدود ہین کہ بجانب راہ مدینۂ منورہ کے تین میل اور یمن
اور عراق اور جدہ اور طائف اور جعرانہ کی طرف سے میل ہین اور بعضے جدہ

کیطرف دس میل اور جعرانہ کیطرف آٹھہ میل تحریر فرماتے ہین پہراون حدود مقرر
ہونے اور اس زمین کی حرمت اور عظمت اور بزرگی ٹہہرنے کیوجہہ یہہ ہے
کہ جب ابو البشر آدم علیہ السلام نے ابلیس علیہ اللعنہ کے فساد سے اللہ جل شانہ کے
پاس پناہ طلب کی تب پروردگار عالم نے اون کے حفاظت کے واسطے
فرشتون کو بہیجا اونہون نے مکہ مشرفہ کو ہر طرف سے گہیر لیا پہر اونہون نے
جہان گہیرا تہا اللہ تعالے نے وہان تک کی زمین کو بزرگی تشریف بخشا اور
اوسکو جای امن ٹہہرا کر ارشاد فرمایا مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا یعنے جوکہ اسمین داخل
ہوا امن پایا پہر اس مقام مین اس عاجز ہیچمدان ہمہ دانی اور ہمہ دان ہیچمدانی
نے چاہا کہ کعبہ مکرمہ اور مسجد الحرام محترمہ کی تصویر با توقیر اور نقشہ عظمت تعمیر کہ جسکی
دید سے دل مومنون کو عید اور آنکہون کو نور مزید حاصل اور ہویدا و معائنہ سے
اوس مقام فرحت فرجام کے شوق پیدا ہوتا ہے پر جو مطابق واقع کے لکہے
توان کتابون کے اقوال مین جو اس رسالہ کا ماخذ ہین باعتبار بعض وجوہ کے
احتمال اختلاف بدیہی پایا گیا اور اس کے نقشے مین بہی بدعوے صحت یا
غیر صحت کے شکل بہی مختلف نظر آئی اسواسطے خاطر عاطر کو جو بچشم ظاہر و باطن
کہ ذریعہ حصول سعادت کا ہی نہایت تردد و غایت تشویش مین ڈر آیا کہ اب کیا
کرنا چاہیے کہ اس اثنار مین مخصوص یہ مقام فرخندہ فرجام مندرج رسالہ مصباح
الحج مین نظر آیا اور پہر دل مرغوب پایا اوسکے مضامین اور طریقہ خوش آئین مجہی
بہی پسند آیا اور منظور ہوے اسکو بغور دیکہنا شروع کیا حاصل مدعا یون
پایا کہ صاحب مولف رسالہ مسبوق الذکر لکہتے ہین کہ مین نے بسیاری دقایق
اور اکثرے حقایق اس مقام فیض انجام کے حسب الارشاد مولوی سید دستگیر صاحب
اور حاجی شاہ علی صاحب جوکہ واقفان امور کلی اور جزوی اور آگاہ رموز کہن آشکار

وہان سکے سنتہے اور بہی بلاخطہ رسالہ مولفۂ مولویصاحب معرکے او بر حد ود تعداد
وشمار اور پیمایش مقامات متبرکہ اور مشرفہ کے بخوبی وقوف پایا اور بمرتبہ مطلع اور
آگاہ ہوا تب رائے عاجزنے بہی اس نعمت غیر مترقب کو توفیق آلہی جان کے
اونکے اقوال سکے دوسرے رسایل سے تصدیق کامل اور تطبیق بخوبی حاصل
کرکے اور خود بہی مقامات مافی الضمیر و منظور النور کو دیکھہ بہال سکے نقشہ اوسمقام
پر درج کیا اور وہ بلا تفریق اور افراد و تفریط سکے یون ہے جو اعادہ کرتا ہون
واضح ہو کہ پہلے کعبۂ مشرفہ وغیرہ سکے حدود اور صفات تحریر مین لایا
بعد تصویر اور نقشے کو مطابق اوسکے ترقیم کیا تا طالبین اور شایقین ہر چیز کی
حقیقت کو دلیل سے معلوم کرین اور اوسکے مطالعہ سے کیف عجب اور حظ غریب
اوٹہاوین جاننا چاہیے کعبۂ شریف قریب بشکل مربع واقع ہے اور اوسکے چار
کونے کہ ہر کونہ رکن کہاتا ہے اور ہر واحد چار جہت کیطرف مایل ہین یعنی
پہلا رکن حجر اسود جو اس مین حجر اسود ہے جانب مشرق دوسرا رکن شامی شمال
کیطرف تیسرا رکن عراقی مغرب کیطرف چوتہا رکن یمانی جنوب کی سمت مقابل ہی
اور کعبۂ شریف سکے اندر دروازے سکے آسمانی سکے نیچے سے لگا ہوا سنگ
مرمر کا فرش ہے اور اوس مین ساگوان سکے مدوّر تین کہم ہین دور ہر کا دو بام
اونپر رو با مرہا لگے تہا اب نہین اور اوسکی سقف اور دیوار مین دیباے سرخ
سے آراستہ اور کہمبون سکے بیچ مین سونے روپے سکے مشر نلے اور انچور ے
آویختہ ہین اور شمالی کونے مین ایک دریچہ ہی کہ اوسمین سیڈہیان ہین کہ نیچے
پر غلاف اوڑہانے سکے واسطے اوسپر چڑہ کے جاتے ہین اور اوسکی دیوارون
کی بنا اگرچہ سنگ سیاہ سے ہے ولیکن اندر سے ایکدرجہ سنگ مرمر کا اور اوسپر
خط کوفی سے نقش کیا گیا ہی اور اونکی بلندی زمین سے آسمان طرف چوبیس

اونگل گز شرعی سے ۲۷ اور طول ۲۵ اور عرض ۲۰ اور اثار چوڑائی ۲ گز کی ہی اور شمالی
کی جانب کے سوا سے تین طرف کی دیوارون کے پایون مین سنگ مرمر سے
ایک گز کی پشتے مین جسکو شادروان کہتے ہین دروازہ وہ مشرقی دیوار مین
زمین سے ۴ گز ۳ اونگل کی بلندی پر ہی اور وہ ساگوان کا ہی رو پا مڑہا ہوا
اور اوسپر روپے کی میخین جڑی ہین اور اوسپر ایک زردوزی مکلل سیاہ پردہ
چہوٹا ہے درازی اونچائی مین ۶ گز ۱۰ اونگل چوڑائی مین ۴ گز ہے اور جوکہٹہ
اوسکا سنگ سیاہ ہی عرض مین ایک گز ضخامت مین ۱۲ اونگل حجر اسود وہ ایک
پتہر ہی مدور ظاہر مین ایک بالشت چار اونگل کی مقدار اور وہ کعبے کے مشرقی
کونے مین ۲ گز ۱۶ اونگل کی بلندی پر سونے کے حلقے مین جڑا ہوا تہا اب چاندی
مین ہی ملتزم وہ حجر اسود اور دروازے کے باہر درمیان کی دیوار کا نام ہی فقط
غلاف کعبہ اوسکا حال یہ ہی کہ کعبۂ شریف کے اطراف کے حاشیون پر تخمیناً
ایک بالشت کی دیوار چہت سے بلند ہے اور اوسکے پیچہے پنجرس کے قلابی
لگے ہوے ہین اور اونمین ریشم سیاہ ڈال کے غلاف سیاہ کہ جسکے بافت مین لا الہ الا اللہ
کا نقش نمودار ہی اس سے وصل کرکے اطراف سے پائی تک چہوڑ دیے
ہین پہر نیچے بہی ویسا ہی اوسکو پنجرس کے قلابون مین سے ڈالے ہین
کمر بند کعبہ وہ آدہے گز کے مقدار سے ایک زرین پیٹہ ہے کہ جسپر سونے
روپے کے تارون سے پادشاہ روم کا نام اور نسب اور آیات قرآنی نقش
کیے گئے ہین اور وہ اوس غلاف کے دو ثلث کے اوپر لگا ہوا ہے پہر اس
کمر بند سے جو حطیم کیطرف نیچے میزاب کے ہی اوسپر پادشاہ کے نسب نامے
کا نقش ہے اور جو دوسرے تین طرف ہین اوسپر قرآن کے آیات کا نقش و نگاری
میزاب رحمت وہ کعبے کی چہت سے پانی گرنے کا نا ودان رو پا مڑہا ہوا ہے

جو شمالی دیوار کے وسط مین لگا ہوا ہی اور اوسکے مونہہ کے نزدیک سے ایک روپے
کا جہاڑ آویزان ہی اوسکا پانی حطیم پر گرتا ہی حطیم کہ اوسکو حجر اور حظیرہ بہی بولتے
ہین سو وہ اوس زمین کا نام ہی جو کعبہ شریف کے شمالی طرف کی دیوار مدور کے
اندر کعبے سے متصل ہی مگر کعبے کی دیوار اور اس دایرے کی دیوار کے بیچ ۳ گز
کا رستہ ہی اور اس زمین کا طول کعبے کی دیوار سے اس دایرے کی دیوار تک
۱۷ گز ہی اور عرض اس دایرے کی ابتدا اور انتہا کے درمیان ۲۰ گز ہی پہر اس زمین
سے ۶ یا ۷ گز داخل کعبہ ہونے سے اس دایرے کے اطراف سے طواف کرنا
واجب ہی دیوار اس دایرے کی سنگ مرمر سے ہی بلندی مین ۱۰ عرض
پاے کا ۲ گز باہر کا دور ۳۸ اندر کا دور ۴۲ گز ہی اور اس مین سیاہ اور سبز
اور سپید اور سرخ اور زرد پتہر کا فرش ہی آخضر وہ ایک گڑہا ہی کعبہ معظم کے
دروازے کے بائین طرف دیوار سے کعبے کے لگا ہوا عمق مین ۱۰ اونگل
طول مین ۳ گز ۱۰ اونگل عرض مین ۲ گز ۱۱ اونگل اور اوسمین تین مصلے سنگ مرمر
سے بچہائے گئے ہین اوسپر نماز پڑہتے ہین کہ وہ جاے محل اجابت ہی اوسکو
مقام جبرئیل کہتے ہین کیونکہ جب پنجوقتہ نماز فرض ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتہہ پانچوقت کی نماز اوسجگہہ ادا
کرکے نماز کے وقتون کو تعین کئے اور کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام نے وہان
کی مٹی سے کعبے کی دیوارین اوٹہائی ہین اسواسطے اوس جاگہہ کا نام معجنہ بہی
ہے مطاف طواف کی جاے کو بولتے ہین سو اس جاے کا فرش سنگ مرمر
سے ہی اور اوسکے حدود کعبہ شریف کے روبرو مقام ابراہیم کی جالی سے
کعبے کی دیوار تک ۲۲ گز ہی اور کعبے کے پیچہے ۱۲ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے
داہنی طرف ۲۳ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے بائین طرف حطیم کے باہر سے ۲۴ گز ہی

واضح ہو کہ یہ مطاف ہموار اور مسطح اور قریب مدور کے ہی پہر اوسکے اطراف
قدم کا زینہ بلند کر کے سیاہ پتھر کا فرش کیے ہین اور اس زینے کے کنارے
پر اطراف مطاف کے پیتل کے ۳۲ کہمبے ایک کو دوسرے سے قدم کے فاصلے سے
نصب کیے ہین اور ان کہمبون پر ایک لوہے کی پٹی سے کہلے اوس کے ہر
چشمے کے بیچ سات سات قلابی سے ایک ایک قندیل آویزان کی ہین اس حساب سے
اس حلقے کے ۳۲ چشمے اور ۲۲۴ قندیل ہوتی ہین پہر زینہ مذکور سے ۳ گز
کے فاصلے تک وہی سیاہ پتھر کا فرش ہی پہر وہان سے دوسرا زینہ
۶ اونگل کا بلند ہو کے پہر وہان سے سیاہ پتھر کا فرش کعبے کے بائین طرف
مسجد کے زینے کو لگا ہی اور کعبے کے داہنی طرف زینے کے نزدیک اور روبرو
اور پشت کیطرف زینے سے دور ہی جیسا نقشے سے ظاہر ہوگا اور باقی صحن
مسجد کے زینے تک ریت اور مٹی کا ہی پہر اوس فرش سنگ سے لیکر مسجد کے
زینے تک اوسکے برابر ہر طرف سے سیاہ پتھر کی روشین بنی ہین اور وے
روشین تمام ۱۰ ہین عرض ہر واحد کا دو گز ۱۲ اونگل ہی مصلاے حنفی وہ
سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے ہی کہ جسکا قبہ خشتی بطور قینچی کے
شیشہ کا ورق مڑہا ہوا ہے اور اوسکے ہر دو درجے مین تین تین سنگ
شیشے سے ہین اسطور پر کہ مشرق اور مغرب کیطرف ایک ایک طاق اور شمال
اور جنوب کی طرف تین تین طاق ہین اوپر کا درجہ تکبیر ونکا مقام ہی اور اوپر
چڑہنے کی سیڑہی تختون سے مغرب کی جانب ہی مقام ابراہیم وہ ایک
پتھر ہے کہ جسپر ابراہیم علیہ السلام کے قدمونکا نقش ہی پہر جس مکان مین کہ وہ پتھر
رکہا ہی اس مقام کو مجازا مقام ابراہیم کہتے ہین اور وہ مکان ہی مستطیل ہی
اور اوسکا قبہ خشتی ہی شیشہ کا ورق مڑہا ہوا اور وہ کعبے سے ۲۲ گز کے فاصلے پر

اوسکے مقابل عرصۂ مطاف مین واقع ہی ولیکن طواف سے خارج اور اوسکے اور حجر اسود کے درمیان ۲۰ گز کا فاصلہ ہی اور اوس مکان کے اطراف پنجرس کی جال اور اوسکا دروازہ مشرق کیطرف ہی اور اندر اوس مکان کے چھوٹا ایک جالدار قبہ دروازہ لگا ہوا ہی اوس مین اس مقام کو رکھے ہین وہ ۲۱ اونگل کا بلند اور ۱۸ اونگل کا مربع اور عمق قدمونکا قریب ۱۰ اونگل کی ہین اور اوس قبے پر غلاف مکلل ڈالے ہین مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ قتادہ سے روایت ہی کہ لوگون نے آگے اسلام سے دیکھا ہی کہ اوس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایڑیون اور اونگلیون کا نقش تہا پہر لوگون کے مس کرنے سے وہ نشان مٹ گیاہے کہتے ہین کہ وہ قدم کا نقش نظر نہین آتا ہی اور بہی اوسی تفسیر مین ہی کہ صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ حجر اسود اور یہہ پتھر حضرت آدم علیہ السلام کے ہمراہ بہشت سے آئی ہین اور قیامت مین اون کو آنکھین اور لب اور زبان دیوینگے تاکہ وے اون لوگون کے حق مین جو للہ اونکی زیارت کئے ہین گواہی دیوینگے اور بہی اوسی تفسیر مین ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اون دونون پتھرونکو کوہ ابو قبیس مین دفن کر رکہے تہے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیوار اوٹھانی کے وقت دیوار قد آدم کی مقدار سے بلند ہونے پر کسی بلند چیز کے محتاج ہوئے تب جبرئیل علیہ السلام نے اون دونون پتھرون کو لادئے پہر حجر اسود کو کعبے کے کونے مین آپ ساتھہ رہ کے لگائے اور دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہڑے رہکر دیوار اوٹھانے لگے پہر جسقدر بلند ہوتی تہی یہ پتھر بہی اونچا ہوتا تہا اور پشت مصلائے شافعی وہ ایک مکان ہی جو مقام ابراہیم کے پیچھے اس سے لگا ہوا بطور دالانے

کے ۴ کہم پر بنایا گیا ہی منبر وہ سنگ مرمر سے مقام ابراہیم کے قریب مطاف
کے کنارے پر بنایا گیا ہی اور اوسکے ۱۱ درجے ہین اور آخر کا درجہ مربع ہی
اور اوسکے چار کونون پر ۴ کہم سنگ مرمر کے ہین اور اون کہمبون پر پیخرس کا
دار قبہ سونے سے ملمع کیا ہوا ترتیب دیا گیا ہی باب السلام وہ ایک کمان
ہے سنگ سیاہ کی مقام ابراہیم کے پیچھے ۶۰ گز کے فاصلے پر کہتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وقت مین مسجد الحرام کا یہی
دروازہ تہا مصلاے مالکی وہ ایک قبہ چوبی ہی سیاہ پتہر کے ۴ کہمبون
سے بنا کیا گیا ہی اور اوس قبے پر شیش کا ورق مڑہا ہوا ہی اور وہ بشکل مربع
صحن مسجد کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر جانب مغرب
واقع ہی طرف گوشۂ جنوب مشرقی کے ہی مصلاے حنبلی وہ بہی مانند مصلاے
مالکی کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر حجر اسود کے مقابل
واقع ہوا ہی مگر اوسکا زینہ مقدار ایک گز کے بلند ہی اسمین خوجے بیٹھتے ہین
چاہ زمزم وہ ایک کنوان ہی دو منزلہ مکان مستطیل مین پہر وہ مکان حجر اسود
کے روبرو ۲۲ گز کے فاصلے پر ہی اور اوسکے اور مقام ابراہیم کے درمیان
۷ گز کا بُعد ہی اوسکے پیچھے کے درجے کی دیوارین سیاہ پتہر کے ہین پہر
اس درجے مین دو چشمے ہین اون سے ایک آبدارخانہ ہی کہ جسکا دروازہ
جنوبی ہی پہر اوسمین بالاخانے پر جانے کی سیڑہی ہی اور دوسرے
چشمے مین کہ اوسکا دروازہ مشرقی ہی چاہ زمزم ہی اور اوپر کے درجے مین
بہی تین طرف سیاہ پتہر کے دیوارین ہین اور چوتہی طرف کعبے کے مقابل واق
دار چوبی دروازے ہین اوس درجے مین موذنون کا رئیس رہتا ہی پہر چاہ
زمزم کے اوپر کی چہت مین جو ساگوان کے پٹیون سے مسقف ہی ایک دریچہ

ہے رئیس وہان سے پانی زمزم کا شبینہ لیا کرتا ہی اور اوس کنوین کی بنا
سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے اطراف کی دیوار مین سنگ ہی سنگ مرمر کی ایک
پتھر مین دو حلقے تراشے ہوسے اوپر رکھے گئے ہین بلندی مین ۲ گز عرض
مین ۱ گز ہی اور اوس کنوی کا قطر ۱۱ گز اور عمق ۲۷ گز ہی اور پانی سے اندر
۲ گز کے عمق مین پتھروں کی جال مستحکم کئے ہین تا اگر کوئی آدمی یا کوسے
چیز مبادا اگر جاوے تہ کو پوہنچے نپاوی اور اوس پر ۴ چرخ پتھروں کے لگے
ہوئے ہین وہان کا فرش سب سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے دروازے
کے بازو سے ایک دریچہ ہی تا کہ ہوا کو اوس مین مدخل ہو اور سلم یعنے کعبے
شریف کی سیڑہی ہی اور وہ چاہ زمزم کے گنبد کے پاس ۲ گز کے فاصلے
سے رکھے جاتے ہی اور دو گنبد لداو کے جدے جدے قریب فرش
سنگ مرمر کے باہر ایک گز کے زینے پر چاہ زمزم کے پیچھے بنا کئے گئے ہین
اونمین سے ایک گہڑیال خانہ دوسرا کتب خانہ ہی مسجد حرام وہ کعبہ شریف
کی چارون طرف جہت مین بنا کی گئی ہین زینہ اوسکا صحن سے ۱۰ اونگل بلند ہی
فرش اوسکا سیاہ پتھر سے ہی اور مسجد کے دالان مین بہی ۱۲ اونگل کا زینہ
ہے اور ہر جہت مین مسجد کے تین تین قطار طاقون کی ہین اور اکثر قطار طاقون
کی لداو قبہ دار ہین اور بعض بے قبہ اور بعض جہت مین تین قطارون سے
بہی زائد ہین پیچھے قطار تک عرض تین قطار سے کم نہین ہی نسخہ حیات القلوب
مین لکھا ہی کہ جملہ کہم مسجد حرام کے ۵۵۵ ہین اور یہی ۳ قسم کے ہین رخام
یعنے سنگ مرمر سفید سیسہ یعنے سنگ زرد صنتوان یعنے سنگ سخت پہر سنگ
مرمر کے کہم جو ایک ہی پتھر مین مدور تراشے گئے ہین ۲۹۳ ہین اور سیسہ کے
کہم جو جدے جدے پتھرون کو گچ سے وصل کر کے ہشت پہلو باندہی گئے

ہین سو ۲۴۴ باقی ۱۰ اصتوانکی سے اور قبے لداؤ طاقون کے ۱۵۲ اور کنگرے دیوار کے
کے جو اکثر سنگ شمسہ اور بعض سنگ رخام سے ہین سو جملہ ۱۳۰۹ ہین اور مسجد
کے شمالی طرف محکمۂ قاضی اور مدرسۂ سلیمانیہ مسجد سے متصل ہین اور بدستور
مشرق کیطرف مدرسۂ سلطانی قایتبائی اور مغرب کی جانب مدرسۂ داؤدیہ ہے
اور اونکے دروازے مسجد کے اندر ہین اور مسجد کا طول باب السّلام سے جو
مشرقی کونے مین ہے باب العمرہ تک جو مغربی کونے مین ہی ۴۰۴ اور عرض
باب الصفا سے باب الزیادہ کیطرف مسجد کے اصلی دیوار تک ۴۰۴ گز ہی اور
منارے مسجد کے ۷ ہین ۴ کونون مین ۴ پانچوان باب الزیادہ کے پاس ۶
محکمے قاضی کے نزدیک اور ۷ مدرسہ سلطان کے قریب اور مسجد مین آنے کے
دروازے ۱۹ ہین کسیکا ایک رواق ہی کسیکا دو کسیکے تین کسیکے پانچ ۳۹
رواق ہی جب کہ مسجد کے باہر کی زمین بلند ہی ہر طرف کے دروازے کی دہلیز
سے مطاف تک اوتر آنے کے لیے سیڈہیون کے پائے ۱۲ عدد سے کم اور
۱۰ سے زائد نہین ہے تفصیل دروازون کی معہ نام اور تعداد رواق اور سمت یہ ہی

رواق کی تعداد	تعداد	نام دروازے	رواق کی تعداد	تعداد	نام دروازہ اصلی	معروف نام
مغربی دروازے معہ رواق معہ			شرقی دروازے معہ رواق			
۲	یک	باب الوداع	۳	یک	باب السلام	بنی شیبہ
۱	یک	باب ابراہیم خیاط	۲	یک	باب النبی ؐ	+
۱	یک	باب العمرہ	۳	یک	باب العباس	باب الجنائز
+	+	+	۳	یک	باب علی	باب بنی ہاشم
+	+	+	+	+	+	+
مہ	سہ		زر	للعہ		

جنوبی				شمالی		
دروازہ معہ رواق ۲۲				دروازہ معہ رواق ۱۴		
معروف	نام دروازہ	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازہ	تعداد	رواق کی تعداد
باب البازان	باب النعوش	یک	۱	باب العتیق	یک	یک
باب مخدوم	باب النغلہ	یک	۱	باب الباسطہ	یک	یک
باب بنی مخدوم	باب الصفا	یک	۵	باب القطبی	یک	یک
باب الجیاد	باب الحاکم	یک	۲	باب الزیادہ	یک	۳
باب المجاہدین	باب الرحمۃ	یک	۲	باب الدر	یک	یک
	باب الشریف	یک	۲		صہ	مہ
باب العجلان	باب ام ہانی	یک	۲			
		مہ	مہ ع			

نقشہ بھی چھپا ہوا یہان پر چسپان ہی اوسکی زیارت سی مشرف ہونا ضرور ہی

دروازہ دوسرا مکے مین جا کر رہنے اور اہل معلی وغیرہ کی زیارت اور طواف اور وداع کے بیان حالات مین ای برادران بخوبی جانو کہ اوس مقام فرخندہ فرجام کے استقامت تک ہر قسم کے بیان عبادت کو یہہ شغل اذکار کے باب مین رکھنا موجب مزید برکت ابدی اور حصول سعادت سرمدی کا ثمرہ حاصل ہی اور مستحب ہے ادا کرنا نفل کا نماز ذیل پیچھے مقام کے اور مقابل حجر اسود کے حاشیہ مطاف پر اور رکن عراقی کے قریب اور کعبے کے دروازے کے نزدیک اور خضری مین جو مقام جبرئیل کر کے شہرت پذیر ہی اور میزاب کے نیچے اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ مین اور رکن شامی کے قریب ایسا کہ باب العمرہ پیٹھہ کے پیچھے

پڑہی اور رکن یمانی اور باب مسدود کے درمیان لیون کہ ان سب مقامون مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے نمازین پڑہی ہین اور مستحب ہی نمازین پڑہنا
اُمّ المومنین بی بی خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا کے گہر مین کہ یہہ مقام افضل موضع
ہے بعد مسجد الحرام کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی پیدایش
کی جگہہ مین اور حضرت ابی بکر رضہ کے گہر مین اور حضرت عمر رضہ اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی پیدایش کی جگہہ مین اور دار ارقم مین جو وہ ایک مسجد ہی صفا کے پیچہے اور
غار مرسلات مین اور جبل ثور اور جبل حرات کے غار مین اور مستحب ہی کہ اہل معلی
کی زیارت کرے معلے قبرستان کا نام ہی وہان بہت سے صحابہ اور تابعین
اور اولیا اور صالحین مدفون ہین لیکن کسی کی قبر معین نہین ہی مگر بی بی خدیجۃ الکبریٰ رض کی
کی قبر جو فضیل بن عیاض کی قبر سے متصل ہی اور اوسپر گنبد بنا کئے گئے ہین اور
اسکا تعین بہی کسی بزرگ کے خواب دیکہنے سے ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قبرین بہی مشہور ہین لیکن روایت صحیح سی
معین نہین ہی اور تابعین مین سے سفیان بن عتبہ اور فضیل بن عیاض اور امام
یافعی وہان مدفون ہین غرض ان سب مقربان بندۂ الٰہی کی زیارت اجمالًا اور
تخصیصًا مع آداب زیارت جو خلاف شرع نہو بجا لاوے اور آداب زیارت
سے ہی کہ زایر کو چاہیے کہ سورۂ بقر سے اول کی چند آیات مقبور کے سرہانی
اور امن الرسول سے آخر تک اوسکے پائین کہڑا ہوکے پڑہے اور سے کہے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْئَلُ اللّٰہَ
لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ اور قرآن شریف سے جو میسر ہو خصوصًا آیۃ الکرسی
اور سورۂ یٰسین اور سورۂ تبارک اور سورۂ تکاثر ایکبار اور سورۂ اخلاص ۱۱ یا ۱۲
یا ۷ یا ۳ بار پڑہے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَاقَرَأْنَاہُ اِلٰی فُلَانٍ اَوْ اِلَیْھِمْ

بعدہ مقبور کے اور اپنے لیئے بارگاہ الٰہی سے مغفرت چاہے اور مستحب ہی کہ سب
مساجد مستورہ کی زیارت کرے اور وہان نماز پڑہے وے سب مسجدین یہی
ہین مسجد رایہ مسجد شجرہ مسجد جن مسجد غنم کہ اوسکو مسجد اجابہ بہی بولتے ہین
مسجد جبل ابو قبیس مسجد ذی طوی مسجد عقبہ مسجد جرانہ مسجد عائشہ مسجد عرفات مسجد
کبش مسجد خیف پہر جو شخص مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو یا اپنے وطن کو جانا
چاہیے تو طواف وداع یعنے رخصت کا طواف جو آفاقی پر ہی واجب ہے
طواف دوسرون کے مانند ادا کرے مگر اس طواف مین رمل اور اضطباع اور
سعی نہین ہی پہر بعد کرنے اس طواف کے توقف کرنا نچاہیے جو توقف
ہوجاوے تو اعادہ وداع ضرور ہی اور بعد اس طواف کے دو رکعت
نماز مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام مین ادا کرکے چاہ زمزم پر آوے
اور اوسکا پانی اس آداب ساتہہ جو آگے ذکر ہوگیا ہے بیٹہ بہر کر کے
بار پئی اور ہر بار کعبہ شریف کی طرف نظر کرے اور اوس پانی کو تبرک جانکے
اپنے سر اور آنکہون اور منہ پر ملے اور میسر ہو تو اوسکو اپنے بدن پر اور
کپڑون پر بہی ڈالے اور بہاوے بعد کعبہ شریف کے آستانے پر بوسہ
دیوے اور ملتزم پر اپنا سینہ اور منہ رکہہ کے اسی حالت مین سیدہا ہاتہہ کعبے کے
دروازے کی طرف اوٹہا کے کہے السائل ببابک یسئلک من فضلک ومعروفک ویرجو رحمتک
اور کعبے کے پردون کو پکڑ کے بہت سا گریہ وزاری کرے اور اوسکی دیوار سے
رخسارے ملاوے خارہاے فراق سے اس بقعہ پاک کے دل اور جگر کو اپنی
چاک چاک کرے اور تکبیر اور تہلیل اور حمد و ثنا اور تسبیح سے اوس پاک پروردگار
جل شانہ کے زبان کو طراوت اور دل غمدیدہ کو لذت حلاوت کی بخشے اور رسول
کریم شفیع امم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر درود بہیجے اور بہت عاجزی

اور زاری سے اپنے اور اپنے مان باپ اور خویشون اور دوستون کے حق مین دعاگو ہوا اور اوس مالک الملک کی درگاہ عالی پناہ مین التجا کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے کے تکبیر اور تہلیل کہے بعدہ نہایت اندوہگین اور حسرت اگین ہوکر اوس درگاہ رفیع الشان اور مکان ملائک آشیان سے رخصت ہوکر منہ اودہر کئے ہوے اولٹے قدمون مسجد حرام کے باب حزورہ سے باہر آوے اور نکلتے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ نَعَوِّضْنِي مِنْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فصل چہاردہم بیچ بیان عمل درآمد جملہ ارکان حج اور احرام کے شروع سے آخر تک ساتھہ ترتیب کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور ساتھہ درستی ہوش کے اسکو مانو کہ جب کوئی افاقی بنا برادائے حج اپنے وطن اور مسکن سے باہر ہووے اور میقات کے پاس یا مقابل مین پوہنچے اوسوقت اوس پر واجب ہوتا ہی اوس مقام پر احرام باندہنا پس اگر مہینے حج کے جیسا کہ ماہ شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی حجہ کے بیچ ہووے اور اونہین دنون مین مکے مین پوہنچا ہے تو اولے تر ہی کہ قران کا احرام باندہے یا تمتع یا افراد حج کا اور جو حج کے مہینے مین مکے نہین پوہنچا ہی تو احسن ہی افراد عمرے کا احرام باندہے الغرض بوقت عزیمت احرام بندی کے بال موچہون کے کترا وے

اور ناخن ترشوائے اور بغل کے اور ناک اور زیر ناف کے بال دور کرے
ولیکن سر کے بال نہ مونڈا وے کہ رہنا اونکا افضل ہی اور جو عورت اپنے
اپنے ساتھہ ہو تو اوس سے موقع پا کے صحبت داری کرے بعد وضو
کر کے نیت سے احرام کی گرم یا سرد پانی سے غسل کرے اگرچہ کوئے
عورت حائض ہو یا نفسا اور میل بدنکا دور کرے اور سر اور ڈارہی کے بالون
مین خوب شانہ کرے اور اوسکو صاف بنا وے اور تیل لگا وے اور بدنمین
خوشبوئی ملے نہ کپڑونمین مگر وہ خوشبوئی ہو جسکا اثر باقی نرہے یعنے ویسی
ہی خوشبوی کپڑونمین لگانا مشروع ہی اور ایک تہمت جسکو لنگی بولتے ہین
کمر سے باندہے اور ایک چادر کاندہو نپر سے اوڑہے پر چادر دوختہ
نہو وے بلکہ قبل احرام کے سب کپڑے دوختہ کو دور کرے بدن سے
کہ یہ واجب التعمیل ہی اور پر ضرور ہی کہ دونون کپڑے پاک اور صاف
اور نئے ہون اور مستعمل بہی درست ہی مگر نئے کا ہونا اولے تر ہے
اور مجاز ہے تہمت طول مین ۵ ہاتہہ اور چادر ۶ ہاتہہ اپنے ہاتہہ سے کم
نہو اور جو آدمی بہت موٹا اور توانا ہے تو بقدر ستر اوسکے بنانا چاہیے
پہر دو رکعت نماز نفل بہ نیت احرام کے پڑہنا چاہیے رکعت اول مین سورہ
فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور رکعت ثانی مین سورۂ اخلاص پڑہے
بعد سر برہنہ ہوکے اوسی جائے نماز پر بیٹہا ہوا اگر نیت قران کی رکہتا
ہو تو یون نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِمَا
وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی
معنی یہہ ہین کہ ای خدا یتعالے تحقیق ارادہ کرتا ہون مین حج اور عمرے کا
پس آسان کراون دونون کو ہمپر اور قبول کراون دونون کو مجہسے اور جو قصد تمتع

یا افراد عمرے کا رکھتا ہو تو یون کہنا ضرور ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ اور جو نیت افراد حج کا کرنا چاہیے تو یون بولے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی اور یہ نیت سب دل سے کرنا فرض ہی اور زبان سے ادا اے الفاظ سنت ہی اور جس نے پہلے حج فرض نہ کیا ہووی تو اوسکو لازم ہی کہ نیت حج فرض کی کرے یعنے اسقدر الفاظ بڑہا کے کہنا چاہیے کہ یہ نیت مین جو کرتا ہون سو واسطے بجالانے حج فرض کے جو حکم فرض اللہ تعالے کا ہی اور پہر اون نیت کے ساتھہ ہی بدون فصل کے آواز بلند سے اسطور پر تلبیہ زبان زد کرے اور ہر وقت کہی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور بہتر ہی کہ جس عبادت کی نیت کیا ہووے اوس عبادت کو تلبیہ مین ملا کر ذکر کرے اور یون کہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْكَ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر درود بہیجے اولے درود دون سے وہی درود ہی جو نمازون مین پڑہا جاتا ہی اور دعا کرے مطابق اون دعاؤن کے جو حدیثون مین وارد ہین اون سے مختصر یہہ دعا مستحب ہی لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ یَا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ حَقًّا یَا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ حَقًّا اور بعد لبیک کے یہی دعا مستحب ہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَیْتَ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ مِنَ النَّارِ وَكُلُّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَسْئَلُكَ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِیْمَ اور بعد درودخوانی بشرح بالا بآواز پست یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

ہدی رکہتا ہی اور اوسکو ساتھہ لے چلے تو چاہیے کہ بجاے تلبیہ کے اوسکو تقلید کرے یعنے اوسکے گلے مین پٹہ نشانی باندہے اور ہمراہ لے چلے اوسوقت اہل نیت قران وتمتع یا افراد حج بوجہ کرنے تلبیہ باندہنے پٹہ بدنے کو بثبوت احرام محرم ہوجاویگا اوسکو اکثر اوقات تلبیہ کہنا چاہیے جیسا کہ فصل احرام کے بیان مین ذکر اوسکا گذر گیا ہی اور حسب منشاے اوسی فصل کے ممنوعات سے بچتا رہے اور جسوقت حدود حرم مین پونہچے تو افضل یہ بات ہے کہ پیادہ پا اور سر برہنہ ہوکر بڑی عاجزی اور نہایت انکساری سے جناب احدیت جلشانہ مین گڑگڑا کر اپنے قضاے حاجت کے واسطے اور اپنے والدین کی مغفرت کے لیئے دعا مانگے اور بعد تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور صلوات کے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ فقط ومقتضاے آداب یون ہی کہ بوقت قریب پونہچنے مکہ معظمہ کے سر وپا برہنہ ہووے مثل بندے گنہگار کے بارگاہ حضور عالی مین دست بستہ ہوکے معافی گناہ چاہے اور بوقت نظر پڑنے کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ بِهَا رِزْقًا حَلَالًا فقط اور جسوقت نظر بیت اللہ پر پڑے اوسوقت بہی بکمال خشوع اور انکساری سے یہ دعا پڑہے بلکہ یہ ہر جگہہ پڑہنا مناسب ہی رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہہ بہی آئی ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فقط اور بوقت داخل ہونے بیت اللہ کے اول غسل کرنا مستحب ہی اگرچہ ہو حائض یا نفسا اور باب السلام سے براہ تنبیہ کدا یعنے عقبہ علیا جوکہ ساتہہ باب معلے کے ہی مشہور ہے بیت المقدس

مین در آوے ولیکن مرد مکہ شریفہ کا نسبت شب کے دن کو اولی تر ہی پہر اندر
آبادی کے اسباب اور اشیای ہمراہی کو پہلے جہان چاہے وہان رکہکر باب
سلام سے جسکو باب بنی شیبہ بہی کہتے ہین تلبیہ گویان بطہارت تمام اپنے کو
بڑا ذلیل اور خوار اور روسیاہ غریق گناہ بسیار جانکر اور کعبہ مکرمہ کی نہایت عظمت
اور جبروت ملاحظہ کرتا ہوا اولاً مسجد الحرام مین بہ نیت طواف داہنا قدم رکہکے
داخل ہووے اور یہ دعا پڑہے أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ
الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
جَمِيعَ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ
أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فقط اور جب حجر اسود کے پاس آوے
تو یون پڑہے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ فقط اور بیت اللہ کے دیکہنے بعد پڑہے تین تکبیر اور تہلیل اور
درود کے یہ پڑہے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً فقط
اور دعا بہی جو یاد ہو وہ پڑہے اور اللہم انت السلام الی آخرہ بہی پڑہے اور
بغیر ہاتہہ اوٹہانے کے جو چاہے سو مانگے اور حجر اسود کو چومے کے جو
جگہہ نہ پاوے تو ہتہیلیون کے اشارے سے یا کسی چیز کے اشارے سے
اوسکو چومے کے یہ کہتا ہوا بغیر ادا ے تحیت المسجد کے طواف کعبہ شروع
کرے یعنی یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ
اَللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فقط اور ملتزم کے متصل سے یون کہے رَبَّنَا آتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فقط اور عین

حالت طواف مین جو نماز فرض کا وقت یا فرض کی جماعت یا نماز جنازہ یا سنن
موکدہ کے فوت کا اندیشہ ہووے تو اون سب کو طواف پر مقدم جان کی
ترک کرے پہر اگر معتمر یا متمتع ہی تو تلبیہ موقوف کرکے اضطباع کرے بشرطیکہ
اس طواف کی سعی کا ارادہ رکہی بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان
سے حجر اسود کے روبرو آکے اس وضع پر کہڑا رہے کہ تمامی حجر اسود
اسکے سیدہی طرف رہے یا بوقت طواف تمام بدن اسکا حجر اسود کے مقابل
ہووے اور وہ کعبے کے کونے پر اور وہ کونا مشرق اور جنوب کے بیچ
مین ہی اور دروازہ کعبہ کا مشرق کی جانب ہی اگر وہ شخص مفرد حج ہے
تو طواف قدوم کی نیت کرے اور جو متمتع ہی یا قارن یا مفرد عمرہ تو
طواف عمرہ کی نیت کرے اور کہے یون بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ
وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقط اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور
درود کویان دونون ہاتہون کی ہتلیان حجر اسود کیطرف لاکے کانون تک
اوٹہاکے ارسال کرے جیسا کہ نماز مین بنا بر تکبیر اوٹہاتے ہین تحریمہ کو پہر
اون ہتلیون کو حجر اسود پر رکہہ کے بدون برآمد آواز کے بوسہ دیوے
اور اوسپر سجدہ کرے جو ہجوم خلق نہووے اور بسبب ہجوم کے معذور
ہووے تو صرف ہاتہ پہنچاوے ورنہ کسی عصا یا چہڑی کے ذریعے سی
چہلاکر بوسہ دیوے ورنہ بحالت غایت مجبوری اشارے سے ہاتہون
پر بوسہ دیوے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ
اَمْرِيْ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ فقط پہر وہان سے اضطباع کے ساتہ کعبے

کی گرد سیدہی ہاتہ کیطرف سی پہرنا شروع کری اسطور پر کہ بیت اللہ بائین ہاتہ کیطرف رہی اور حطیم طواف مین آجاوی اور رکن یمانی کو پونہچی اگر ممکن ہی اوسکو اپنی سیدہی ہاتہ سی چہووی ورنہ چلا جاوی پہر جب حجر اسود کی نزدیک آوی تو ایک شوط یعنی ایک دور ہوا پہر اسطرح سات دور پورا کری اور ہر شوط مین رکن یمانی کو چہووی اور جب مقابل حجر اسود کی آوی تو کہڑا رہی اور تکبیر اور تہلیل اور حمد کری اور درود پڑہی جو ممکن ہو تو ایک بوسہ لیوی اور اول کی تین شوط مین رمل کری یعنی مونڈہون کو ملاوی اور جلدی سی چلی بشرطیکہ اوس نی اوس طواف کی سعی کا ارادہ رکہا ہو اور تمامی طواف مین تکبیر اور تہلیل و تحمید کہی اور درود پڑہی اور باب کعبہ پر یہ دعا پڑہی سنہا اتنا

اللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور رکن عراقی پاس یون پڑہی اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

اور میزاب پاس یہ پڑہنا چاہیی اللّٰهُمَّ اَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِي بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا اور رکن شامی پاس یہ پڑہنا چاہیی

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُورَ يَا عَزِيزُ يَا غَفُورُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ اَخْرِجْنِي مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ ٥

اور رکن یمانی پاس یون پڑہنا چاہیی اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ٥

اور یہ ہر جگہ پڑہی اور یہ آیہ کریمہ میان رکن یمانی و حجر اسود کی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑہتا رہی اور فقط طواف قدوم مین نہ دوسری طوافون مین یا قارن کو تلبیہ کہنا درست ہی لیکن دعا یہان پر ماسوا پڑہنا افضل ہی اور قارن کو لازم ہی کہ بعد طواف عمرہ کے طواف قدوم بہی بجالاوی کیونکہ آفاقی اور سقاقی پر جو مفرد حج یا قارن ہو وی یہ طواف سنت ہو کہ سی پہر ختم طواف کا

حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور اوس سے فارغ ہو جاوے تب مقام ابراہیم پر آکر بدون اضطباع کے دوگانہ نماز نیّت سے واجب طواف کے ادا کرے جو بسبب ہجوم کے وہان پر ادا نہ ہو سکے تو جسجگہہ مسجد حرام مین چاہے پڑہ لیوے رکعت اولے مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور ثانی مین اخلاص پڑہے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑہے وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فقط پہر دعاے حضرت آدم علیہ السلام پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَاَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِي اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فقط اور اپنی حاجت اور مراد کے واسطے اور اپنے والدین کے حق مین اور سب خویش واوند دوستان اور سائر مسلمین اور مسلمات کے حق مین دعا کرے کہ یہ جاہے محل اجابت دعا ہے پہر وہان سے نزدیک ملتزم کے جو حجر اسود اور کعبے کی دروازے کے بیچ مین چار گز کی مقدار ایک جگہہ ہے آوے اور اوس جگہہ کو اور کعبے کے پردے کو اپنے سینے سے لگاوے اور رکہے سیدہا رخسارہ اور رکہے بایان رخسارہ اوسپر رکہے اور دونون ہاتہون کو سر کے اوپر سے دراز کرکے تمام بدن کو دیوار کعبے سے چسپان کرے اور بہت زاری اور انکساری سے اپنی بہلائی اور بخشایش کے واسطے جاہے سو مانگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے کہ یہ مقام بہی دعا کے مقبول ہونے کا ہے بعد ازان چاہ زمزم کے پاس آوے اور پانی اوسکا پیالے مین لیکر کے اور کہڑا ہوکے یا بیٹہ کے قبلہ رو ہو کے بمقدور پیوے کہ پیٹ بہر جاوے اور بہتر ہی کہ اوسکو تین دم مین پیوے اور ہر دم

مین کعبے کیطرف نگاہ کرکے شروع مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے اور دعا پڑہے
اَللّٰھُمَّ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَلَیَّ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِہَا عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِکَ الْعَالِیْ
وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِکَ وَرَجَوْتُ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ
اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ
الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاَصْحَابِنَا وَاَحِبَّائِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ
یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ قِنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ
وَاَقْنِعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ پہر پانی زمزم پینے کے وقت یہہ پڑہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا
وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ

یہان سے طواف کے احکام پورے ہو چکے بعد بغیر تاخیر کے صفا اور مروے
مین سعی کرنا واجب ہی اس صورت مین جو وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے
اوسکو اختیار رہی کہ بعد اس طواف قدوم کے سعی کرے یا بعد طواف زیارت
ولیکن افضل یہ ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی کرے کیونکہ جو مفرد حج
طواف کر چکا سو وہ طواف قدوم تہا اور قارن بہی عمرے کا طواف مع سعی
ادا کرنے کے بعد جو طواف کیا سو وہ طواف قدوم تہا اگر وہ شخص مفرد عمرہ یا تمتع
سے ہے بعد اس طواف کے اسکو سعی کرنا لازم ہی کیونکہ یہ طواف جو اوس نے
ادا کیا سو وہ طواف عمرہ تہا بہر حال جب سعی کا ارادہ کرے تو آب زمزم
پینے کے بعد بلا توقف پہر حجر اسود کے پاس آوے اور اسکو بوسہ دیوے
اگر نہ دے سکے تو مطابق مذکور بالا عمل کرنے بعد مسجد حرام سے بایان پاون
آگے رکہہ کے باہر آوے اور باب الصفا سے طرف صفا کے برہنہ پا جاوے

اور جب صفا کے نزدیک پہونچے تو یہ آیۂ کریمہ پڑھے اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ بِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ۝

اور تلبیہ کہتا ہوا صفا پر اسقدر چڑھے کہ کعبہ مبارک صفا کے دروازے سے نظر آوے پہر بیت اللہ کیطرف منہ کرکے کہڑا رہے اور نیت سعی کی کرکے یوں کہے اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا بِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور دونوں ہاتہونکو آسمان کیطرف اوٹہاوے جیسا دعا کے وقت اوٹہاتے ہین پہر تین بار بلند آواز سے تکبیر کہے یعنی اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِوَجْہِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ فقط تین بار کہہ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اور درود اوپر رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر بہیجے اور تمامی مومنون کے حق مین دعا کرے کہ یہ جای بہی محل اجابت ہی اور صفا پر ایک سورہ طوال مفصل کے قدر کہڑا رہکر وہان سے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہتا ہوا اوتر آوے اور کہتے وقت یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بعدہ مروے کیطرف اپنی عادت کے موافق آہستہ چلنا شروع کرے اور اوسوقت یہ دعا پڑہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ فقط اور جب بطن وادی مین پونہچے میل اخضر سے دوسرے میل اخضر تک جلدی اور بڑی تیزی سے چلنے لگے اور مروے پر آوے لیکن اسقدر نہ چڑہے جیسا صفا پر چڑہا تہا اور رو بقبلہ کہڑا ہوکر جیسا صفا پر تکبیر اور تہلیل وغیرہ کہتا تہا ویسا ہی کہے یہ ایک دور ہوا پہر باقی چہہ دور اسیطرح پہرے اور ختم مروے پر کرے اور ہر دور مین درمیان دونون میل کے اخضرین کے تیز تیز جلدی کرے اور درمیان اس سعی کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ آخر تک پڑہا کرے اور تلبیہ کہتا رہے اور واضح ہو کہ جو یہ سعی کے بعد طواف کے اوسکے جا دے تو اوسکو دوہرانا لازم آتا ہی اور اس سعی کے واسطے طہارت ضرور نہین ہے مگر اولے طہارت سے عمل ہے اور اسیطرح وقوف عرفات اور مزدلفے اور رمی جمار ہی بے طہارت صحیح اور درست ہے اور باطہارت اکمل اور طواف کے لیے طہارت شرط ہی اور طواف اور سعی کرتے وقت بات بولنا مکروہ ہے جب سعی سے فارغ ہوچکے پہر مسجد حرام

مین جاکر دو رکعت نفل نماز برابر حجر اسود کے یا متصل باب عمرے کے ادا
کرے بعد اسکے اگر وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے یا وہ متمتع جو اپنے ساتہ
ہدیا رکھتا ہے تو انکو واجب ہی کہ حلق نکرین اور احرام سے نہ نکلین بلکہ
اسی احرام سے مکے مین اقامت کرین اور طواف نفل جسقدر چاہین بدون
اضطباع اور رمل اور سعی کے ادا کرین اور بعد ہر طواف کے دو رکعت
نماز پڑہین اور تمام اوقات اور حالت طواف مین اکثر تلبیہ کہتے رہین جمرہ
عقبہ کے رمی تک اور عمرہ نہ بجالاوین حج کے مہینے مین وی تینون شخص
یعنے مفرد حج اور قارن اور متمتع اور آگے ان مہینون کے فقط وہ مفرد حج
جو حج کے مہینون کے پہلے احرام باندہا ہے پہر جو بجالاوین دم لازم ہوگا
اور جو مفرد عمرہ ہے تو ضرور ہے کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور
حکم اس متمتع کا جو وہ اپنے ساتہ ہدایا نہین رکہتا ہے وہ مختار رہی کہ
احرام سے نکلے یا نہین پر احرام سے باہر آنا اسکو مستحب ہی لازم ہی
کہ احرام سے نکلے اور نفل طوافون سے جسقدر ہوسکے بدون اضطباع
اور رمل اور سعی کے ادا کیا کرے کہ آفاقی کے حق مین طواف بہتر ہی
نماز نوافل سے پہر متمتع کو عمرہ بجالانا ناجائز ہے اور معتمر جسنے عمرے
چاہے بجالاوے مگر حج کے مہینون مین مکروہ ہے کیونکہ مکے مین
اقامت کرنے کے بعد آفاقی یا میقاتی کو اشہر حج مین عمرہ ادا کرنا مکروہ
ہے اور مکی کو بطریق اولے ہوگا پہر جب حج کے دن آوین تب جو کوئی
احرام کہول چکا ہے اسکو لازم ہے ساتوین یا آٹہوین تاریخ کو دنیجہ
کی غسل یا وضو کرکے بدنمین خوشبوئی ملے اور مسجد حرام مین اگر تحیت المسجد
کی نیت سے سات دور طواف کے ادا کرے اور دو رکعت نماز نفل بدستور

سابق ادا کرکے اسی جگہہ بیٹھا ہوا حج کی نیت ولمیں لا کر زبان سے اسطرح کہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ فقط اور تلبیہ گویاں درود ماثورہ
اور یہ دعا پڑہنا چاہیے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَغْفِرَتَکَ وَرِضْوَانَکَ عَنِّیْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ
وَاَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنَ النَّارِ اور ممنوعات اور مکروہات اور مفسدات حج اور احرام
جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی اوس مطابق پرہیز کرے اور دور رہے پہر بعد
احرام کے جو چاہیے اسی اور طواف زیارت کی اوسپر مقدم کرے تو
چاہیے کہ طواف نفل کو ساتہ اضطباع اور رمل ادا کرکے سعی کرے
کسواسطے سعی کا صحیح ہونا اوپر طواف کے منحصر ہی گو کہ بطریقہ نفل کے
ہووے یعنے اول کے تین دورمین بعد ازان افعال حج کے جو
بیان کی جاتی ہین بجا لاوے اور جسنے احرام نہین کہولا ہی وہ
اسی احرام سے حج کے افعال ادا کرنے مین مشغول اور مستعد ہووے
یعنے تاریخ ہفتم کو خطبۂ امام کہ جسمین منا جانے کے احکام اور عرفات
مین نماز پڑہنے کا بیان اور وہان سے ساتہ امام کے پہرنے کی
حقیقت درج ہی اور بیان کرتا ہی سنکر آٹہوین کو احرام بستہ بعد نماز
فجر اور آفتاب کی تلبیہ اور تہلیل اور تحمید اور تکبیر گویان مکے سے پیادہ
منا کو جاوے اور نماز ظہر اور نماز عصر اور مغرب وعشا منا مین پڑہے
اور اوس رات کو منا مین رہے کہ فجر کی نماز صبح صادق مین یعنے پانچ
وقت کی ادا کرکے بعد طلوع آفتاب ضبت کی راہ سے عرفات میں جاوی
اور درمیان راہ کے تلبیہ اور تکبیر اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور درود
جسقدر ہوسکے پڑہے اور استغفار کی کثرت کرے اور عرفات کے
قریب پونہچکے بطن عرفات سے الگ جہان چاہے ٹہہرے مگر متصل

سیاہ تہہرون کے جبل رحمت کے دامن میں جہان پر آن سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موقف ہوئے تہے اوترنا ازہمہ اولی اور افضل ہی اور وہان پر تلبیہ اور ذکر تسبیح اور تہلیل اور درود اور استغفار میں بہت مشغول رہے اور اپنے مان باپ اور خویش اوندا ور دوستون کے حق میں دعا کرے اسطور پر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَاَلَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اور اوس روز واسطے پڑہنے کے بہتر جو دعا ہمارے پیغمبر اور دوسرے پیغمبرون نے پڑہی ہین پڑہے اور وہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ

مسئلہ آگے زوال آفتاب کے عرفات میں ٹہہرنے کے واسطے غسل کرے

کہ یہ وقوف یعنے ٹہرنا عرفات کا ایک فرض ہی ارکان حج سے فرضون
سے اور یہ غسل سنت موکدہ ہی اگرچہ حائض اور نفسا ہو وے اور بعد
فراغ جملہ حوائج ضروری اپنے کے اور بمجرد زوال کے بلا توقف اور
تاخیر کے بلکہ کسیقدر قبل زوال کے مسجد نمرہ جسکو مسجد ابراہیم بہی بولتے
ہین جاکر دونون خطبے کہ جسمین وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمرات
اور قربانی اور حلق اور قصر اور طواف زیارت کے احکامات درج ہوتے
امام سے سُنے اور جلد امام کے ساتہ نماز ظہر کے وقت ایک اذان اور
دو اقامت سے نماز ظہر اور عصر ادا کرے اور مابین ان دونون نمازون
کے کوئی نماز نہ پڑہے اور کوئی شغل اکل و شرب کا بہی نکرے بعد ازان
بدون توقف کے ساتہ امام کے نکل کر طہارت سے عرفات مین جبل
رحمت کے پاس امام کے پیچہے روبقبلہ ہوکر ٹہرے لیکن سواری پر ٹہرنا
چاہیے خصوصًا اونٹ بہتر ہی پہر کہڑے رہنا پہر بیٹہے رہنا پہر لیٹے رہنا
موافق طاقت اور مقدور کے اگر امام کے جو پیچہے جائے نہ ملے اوسکے
داہنی طرف ورنہ بائین طرف کہڑا رہے اور دونون ہاتہ اوٹہاکر تکبیر اور
تہلیل اور تسبیح اور حمد اور درود اور تلبیہ اور استغفار مین شغل کرے اور
اپنے والدین اور خویشان اور دوستان کے حق مین دعای مغفرت
کرے جیسا کہ اوپر لکہا جا چکا ہی اور ہر دعا مین عاجزی بسیار اور انکساری
بشمار اور بہت گڑگڑا کر نادل سے منظور رکہے کہ مستحب ہی کہ بوقت کہنے
تلبیہ کے تہوڑی آواز بلند کرے باقی دعایات وغیرہ آہستہ پڑہے
اور امیدوار اجابت کا رہے کہ یہ محل اجابت کا ہی اور ہر دعا کو دوہرایا
کرے اور یہ دعائین باربار پڑہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ

اَلْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَلَقِّنِّيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى
بعدہ ہاتہوں کو کہینچ لیوے اور سورۂ فاتحہ پڑہے اسقدر توقف کرکے پہر
ہاتہ اوٹہا کر یہی دعا پڑہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سو بار اور سورۂ اخلاص سو بار اور
یہ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ سو بار پڑہنے مین بہت اجر ہی اور تلاوت قران جملہ
دعاؤن سے افضل اور اولی ہی اور آفتاب کے غروب تک تکبیر اور
تہلیل اور استغفار اور تلبیہ اور درود پڑہا کرے اور واسطے سائر
مومنین کے دعا خیر کو دست بدعا ہووے اور اس مجمع خلق کو معائنہ
کرکے خیالات حشر کا بخوبی دل عبرت پذیر سے ملاحظہ کرنا چاہیئے اور
حساب وکتاب کو وہان کے بغور نظر مین لانا اور قہر آلہی کو اور اپنے گناہونکو
جسقدر ہوسکے دہیان مین لاکر اپنی چشمان اشکبار کو رشک افزای خیحون کا
بنانا اور امیدوار بخشائش کے رہنا اور اوسکی رحمت کی توقع کو بجاے
تکیہ آرام کے زیر سر خاطر مضطر کے استوار اور محکم رکہنا یہ ضرور ہے
اور پس از غروب آفتاب عالمتاب کے تلبیہ گویان اور براہ تہلیل اور
تکبیر اور استغفار اور درود کے جویان جمعیت اور آہستگی کے ساتہ مازمین
کی راہ سے مزدلفے کو امام کے ہمراہ جاوے اور پیش وپس نہو کسو واسطے
کہ عرفات سے امام کے ہمراہ جانا واجب ہی اور بوقت پہونچنے قریب مزدلفہ
کے سواری سے اوتر لیوے اور بعد غسل کے اوسمقام سے پیادہ پا
مزدلفے مین اگر بدون تاخیر کے نماز مغرب اور عشا کو عشا کے وقت باقامت

اور اذان و احد سے بمعیت امام کے پڑہے اور درمیان ان دونون نماز فرض کے کوئی اور نماز نہ ادا کرے مگر بعد سنت و نوافل و وتر عشا کے پڑہے اور سنت ہی اور نہ کوئی کام مثل سلام کلام و اکل و شرب کے بعد از نماز عشا وہین پر شب باش ہووے کہ یہ عمل مسنون ہی اور مستحب یہ ہی کہ تمام شب تلاوت قرآن اور ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور حمد و ثنا اور استغفار اور درود مین اور تلبیہ مین مصروف رہے اور بیدار از نوم اور فجر ہوتے ہی نماز فجر اول وقت باجماعت یا منفرد ادا کرے مزدلفے وادی محسر کے ورای چاہیے جہان تا وقت ہونے صبح روشن کے وقوف کرے کہ یہ عمل وقوف واجب ہی اور مستحب یون ہی کہ بہ شمول امام ہوکر اوسکے عقب مین یا چپ و راست سے مشعر حرام مین کہ جسکو جبل قُزح بولتے ہین قبلہ رو ہوکر ٹہہرے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور درود مین مثل وقوف عرفات مصروف اور موظف رہے کیونکہ یہ مقام ہے محل اجابت دعا ہی پہر مسنون ہے قبل طلوع آفتاب کے بہمراہی امام مرتبہ ثانی جانب منا کے راہگیر ہووے اور مزدلفے سے یا راہ مین سے سات یا ستر کنکر بمقدار تخم خرما یا تمر کے اوٹہا لیوے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور تسبیح اور تحمید گویان اندر منا کے آوے اور ہر گاہکہ باثنار راہ جب وادی محسر کو پہونچے تب وہان بہت جلد اور تیز نکل جاوے اور وہان سے گذرتے وقت یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ فقط پہر منا کیطرف آنے کے بعد بلا توقف جمرہ اولے اور وسطے کو چہوڑ کے جمرہ عقبہ کے قریب آوے اور پانچ گز کے فرق سے یا کچہہ زائد کے انداز سے روبرو جمری کے نشیب مین کہڑا رہے اسطور پر کہ منا داہنی

طرف اور مکہ مکرمہ بائین جانب پڑے بعدہ ایک کنکر اون ساتہ کنکرون سی
داہنی ہاتہہ کے انگوٹھے کے پشت پر رکہہ کے شہادت کی اونگلی کے زور
سے یا چٹکی مین لیکر اسقدر ہاتہہ اوٹہاکر پہینکے کہ بغل کی سفیدی دیکہائی دیوے
اور وہ کنکر جمرے پر یا اوسکے قریب کچہہ کم تین ہاتہہ کے فرق سے جا پڑے
مگر سوار ہو کے کنکر پہینکنا اولی ہی اور پہلا کنکر پہینکتے ہی تلبیہ کہنا بند کرے
خواہ وہ شخص مفرد حج ہووے یا متمتع یا قارن اور ہر کنکر کے ساتہ تکبیر اور
تہلیل کہتا رہے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضَاءً
لِّلرَّحْمٰنِ فقط جب اسطرح پر ساتہ کنکر پہینک دیوے تب یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا
بعد ازان بغیر توقف کے جہان اوترا ہی وہان آکر قربانی کرے اور ذبح
سے پہلے یا اوسکے بعد یہ پڑہے اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ هٰذَا النُّسُكَ
وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِوَجْهِكَ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ عَلَيْهَا
اوسکے بعد حلق یا قصر کراوے مگر مسنون ہی حلق کرنا مردون کو اور
مباح ہی قصر کرنا اونکو اور عورتون کو قصر کرنا مسنون ہی اور حلق کرنا
حرام ہے پہر جب عید کے روز حلق یا قصر سے فراغت کرنے بعد حلال
ہووینگے یعنے اوس شخص پر وہی سب چیزین جو باعث احرام کے حرام
ہوئے ہین مگر عورت سے جماع کرنا اور شہوت سے چہونا اور بوسہ
لینا نادرست ہی الحاصل بعد ذبح اور حلق اور قصر کے اوسی دن مناسی
سے مکے آوے اور باب سلام سے مسجد حرام مین داخل ہو کے طواف

زیارت مانند افعال و ترتیب طواف قدوم باطواف عمرے کے ادا کرے
ولیکن رمل اور سعی جو طواف قدوم یا نفل مین نہ کیا ہووے تو اوس مین بجا
لانا ضروریات سے ہی اور بعد اس طواف وغیرہ کے عورت سے ملنا
بہی حلال ہوجاوے گا واضح ہو کہ بیان مسبوق سے معلوم ہوا کہ بروز
عید چار عبادتونکا ادا کرنا واجب ہی پہلے رمی جمرہ عقبہ کا کرنا ثانی ذبح
کرنا ہدایا کا ثالث حلق یا قصر کرنا رابع طواف زیارت کرنا پہر جب طواف
زیارت سے فارغ ہوجاوے تب اوسی دن یعنی بروز عید بعد نماز
ظہر کے مکے سے برآمد ہوکے منا کو آوے اور دو رات یا تین رات
یعنی ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ بہی منا مین رہے اور اون راتون مین مسجد حنیف مین
با جماعت نماز پڑہا کرے خصوص اس مسجد مین جہان رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے نماز پڑہی ہین وہان پر نفلین پڑہنا ہے اور
جاننا چاہیے کہ گیارہوین کو ظہر کی نماز منا مین بجماعت ادا کرکے اور
امام کا خطبہ جس مین احکام رمی کے اور مسائل عمرے کے بیان کرتا ہے
اوسکو سنکے اول جمرہ اولے کے نزدیک مکے کے راہ کیطرف سے
آوے اور اوس جمرے پر جو جمرۂ عقبہ سے بلند ہی اسقدر چڑہے کہ
اوس شخص کے اور کنکرے گرتے سو مقام کے بیچ پانچ گز کے فرق سی
کم نرہے پہر قبلہ رو ہوکے اسطور پر کہڑا ہووے کہ جمرے کی بلندی
کا ایک حصہ بائین طرف اور دو حصہ داہنی طرف ہووے بعد اوسکے سات
کنکری پہینکے جیسا کہ بروز عید جمرۂ عقبہ پر پہینکا تہا اور ہر کنکر پہینکتے وقت
تکبیر کہنا چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضَاءً لِلرَّحْمٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّي مَبْرُوْرًا وَسَعْيِي مَشْكُوْرًا وَذَنْبِي مَغْفُوْرًا فقط

بعدہ تہوڑا آگے بڑھ کے اپنے بائین طرف تہوڑا ہٹے اور رو بقبلہ ہو کے
واسطے دعا کے ہاتہ اوٹہاوے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کہے اور تکبیر
اور تہلیل اور درود پڑہے اور بڑی عاجزی اور بہت انکساری اور حضور
دل سے اپنے اور ماں باپ اور خویشون اور دوستون اور مومنون کے
واسطے درگاہ اللہ تعالی مین دعا مانگے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے
کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اسجگہہ ایسی
دعا فرمائی ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ
معنی اوسکے یہ ہین ای خدا بخش حاجیونکو اور ان کو جنکے واسطے بخشش
چاہین حاجیان اور مستحب یہ ہی کہ اسمقام مین پاؤ جزو قرآن شریف کا پڑہی
اتنے وقت ٹہہر کے دعائین اور اذکار مین مشغول اور مصروف رہے پہر
وہان سے جمرہ وسطے پاس اپنے بائین جانب سے اوتر آوے
اور نشیب مین یون کہڑا ہووے کہ وہ جمرہ اسکے داہنی طرف پڑے
پہر جسطرح جمرہ اولے پر کنکریان مارا تہا ویسا ہی اسکو بہی سات کنکری
مارے بعد اوسکے تہوڑا زمانہ ٹہہر کے دعا مانگے ولیکن دعا کے وقت
آگے نہ بڑہے اوسکے بعد جمرہ عقبہ کے قریب آکر نشیب مین کہڑا رہے
اور جسطور نحر کے روز اسکو کنکری مارا تہا ویسا ہی پہر اسکو سات کنکریان
مار کے وہان ٹہہرے نہین بلکہ بہت جلد نکل جاوے کیونکہ وہان پر تنگی
جاگہہ کے باعث لوگون کو حرج ہوتا ہی برخلاف دوسرے جمرات
کے کہ کشادہ جاگہہ ہے اور افضل یون ہی کہ رمی جمرہ اولے اور
وسطے کی پیادہ کرے اور جمرہ عقبہ کے رمی سواری سے اور اگر ہی
۱۴ کو بہی ویسا ہی بعد زوال کے تینون جمرات کو کنکریان مار کے اگر

چاہیے تو اسی دن قبل غروب آفتاب جہان تاب سے مکے کو چلا آوے خواہ
۱۳ کو بھی منا مین رہ کر ویسا ہی تینون جمرات کی رمی سے فراغت پاوے
مگر ۱۲ کو بعد غروب آفتاب کے نکلنا مکروہ ہی اور ۱۳ کو بعد طلوع آفتاب کے
نکلنے سے دم لازم آتا ہی کسواسطے طلوع کے وقت وہان رہنے سے
تینون جمرات کی رمی واجب العمل ہوتی ہی بعد رمی جمار کے نماز ظہر کے قبل
منا سے باہر ہوکے وادی مُحصّب مین آکے ایک دو ساعت ٹھہرے اور
وہان سے مکۂ مکرمہ کو راہی ہووے لیکن مستحب یہ ہی کہ مُحصّب مین نماز
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ادا کرکے وہان پر تھوڑا وقت سو رہے پھر
بعد اوسکے مکۂ شریف مین داخل ہووے فقط مقام شکر ہی اور خوشی
کا کہ قبولیت دعا مین بھی کچھ شک نہین ہے ہیچ دنیا اور عقبی کے بہ فضل الٰہی نتیجہ
اوسکا ظاہر ہوگا او تعالی حکیم کریم ہی اگر دنیا مین کسی مصلحت سے اجر نہ دیوے
گا اپنے بندونکو تو آخرت مین ضرور ثمرہ دعاے قبولیت کا عطا فرماوے گا
اور اجر کرامت کرے گا فقط

تتمہ فصل چودہوین بیانمین مقامات اجابت دعاے بقید وقت و روز کے

اے بھائی مسلمانون گوش دل سے بخوبی سنو کہ کیا اکرام الٰہی اور پر حال امتان
مرحوم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بہ طفیل و عنایت
خاص آن صدر نشین چار بالش قاب قوسین او ادنی کے عائد اور نازل ہی
کہ دیکھنے سے رسائل مناسک حج اور روایات حضرت امام محمد بن حسن نقاش
رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات قبولیت دعاے کے زائد از چالیس بلاشک مع

اوقات اور یوم کے واضح ہوسے اونمین سے جسقدر اس راقم کو ہاتہ آئی اوسقدر درج رسالہ ہذا کیا اور تفصیل اور شرح اوسکی ذیل سے بخوبی حلقہ گوش ارباب سامعین اور ذہن نشین اہل شائقین ناظرین کے ہوگا فقط

کیفیت بعض واقعات وہانکی	تعین روز	تعین وقت	تعداد	نام مقامات حج
+	+	سحر	یک	پیچھے مقام ابراہیم علیہ السلام
+	+	سحر	یک	تحت میزاب
+	+	ایضاً	یک	قریب رکن عراقی
اسجگہہ کو مقام جبرئیل بہی مشہور کرتی ہین اور معجنّہ بہی فقط	+	ایضاً	یک	اندر حطیم کی
	+	+	ایضاً	قریب رکن شامی
+	+	نماز فجر	ایضاً	رکن یمانی
+	+	دوپہرن	ایضاً	نزد حجر اسود
+	+	آدہی رات	ایضاً	نزد ملتزم
+	+	غروب آفتاب	ایضاً	اوپر چاہ زمزم
میان ہر دو ستون اول وقت زوال در	یک	زوال رات و دن	ایضاً	اندر خانہ کعبہ
وقت آمدن ارباب السلام ہی	+	بعد نماز عصر	دو	بالائی صفا و مروا
کرآن امکان را قبۂ الوقی نیز میگویند	+	وقت شب جمعہ	یک	درخانۂ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
+	+	بعد طواف	یک	مطاف
+	+	بایام دیدن آن	یک	کعبہ معظم
این سہ جمرات بجانب زمین جاے اجابت دعا ہا است	+	باداے شرط تعدید	۳	ہر سہ مسعی جمرات

نام مقامات	تعداد	تعیین وقت	تعیین روز	کیفیت بعض واقعات وہان کی
مقام حطیم	٦	.	.	.
درمیان ملتزمین صفا و مروا	یک	بوقت رسیدن آنجا	.	.
بجائی ولادت آنحضرت صلعم	یک	ایام زوال	دوشنبہ	.
بدار الخیزران	یک	.	.	دار ارقم شب بین العشائین
در منا	یک	وقت شب	.	چہاردہم ماہ ذی حجہ کو
در مسجد کبش ہای	یک	.	.	کدامی وقت و روز معین نیست ہر گاہ کہ
رکن یمانی و باب کی درمیان مین				دعا می کند قبول شود و این مسجد بحضرت
	یک	.	.	حضرت اسماعیل علیہ السلام است کو
در مزدلفہ	یک	قبل طلوع آفتاب	.	.
در عرفات	یک	.	.	.
در موضعی	یک	وقت زوال	.	این موضع را تحت السدرہ نیز میگویند
باب عمرہ کے پیچھے بیٹھکے سے ہے	.	.	.	.
در موقف جبل رحمت	یک	غروب آفتاب	.	جانب چپ از مقام مذکور کو
در مسجد الشجرہ	یک	.	چہارشنبہ	این مسجد مقابل مسجد حجب است کو
در مکا	یک	.	یکشنبہ	. نیز گویند واین حرم
در غار جبل ثور	یک	.	.	.
در مسجد قنوت	یک	.	.	این مسجد کہ قریب بمنا ست بنا جنید
در غار مرسلات	یک	.	.	کہ آنجا سورۃ والمرسلات نازل شدہ است و آن مسجد حنیف است

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین روز	کیفیت بعض واقعات وہانکی
در غار حرا	یک	•	•	
در مغار فتح	یک	•	•	در زمین کہ صخرہ عائشہ میگویند رضی اللہ عنہا و عندہا مجید النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبل النبوۃ ولدعای موکد منہا
رباط موقف	یک	•	•	•
بالای جبل قبیس	ایضاً	وقت ظہر	•	از رے و بعض روایت فی خراو بر مطلقاً
نزدیک قبر حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا	ایضاً	•	•	•
نزد قبر سفیان بن عتبہ	ایضاً	•	•	•
نزد قبر حضرت فضیل بن عیاض	ایضاً	•	•	•
نزد قبر امام عبد الکریم ابن ہوازن رضی اللہ عنہ	ایضاً	بروز آخر	جمعہ	ابن ہوازن القشیری رضی اللہ عنہ
نزد قبر شیخ ابو الحسن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	•
نزد قبر عبد اللہ الحسن بن ابی عجید علیہ الرحمۃ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	•
۳۲	۲۶			

اور احوال اجابت دعا داعیان ہر روزہ ہفتہ درہ انکی بقید وقت کے یون ہی ہے یعنے بر در شنبہ وقت صبح یکشنبہ وقت عصر دوشنبہ وقت ظہر سہ شنبہ وقت آخر روز چہارشنبہ ظہر پنجشنبہ سحر جمعہ میان ظہر و عصر

خاتمہ بیان اوپر زیارت روضۂ مکرم اور قبۂ محترم اور مسجد معظم اور مدینۂ منورہ برکت قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اور آداب مین درآنے مدینۂ منورہ کے اور زیارات قبور ارباب جنت البقیع اور وہان کے نقشے اور بیان رخصت ہونے مین ساتھہ تشریح کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی اپنے صدق دل اور نور ایمانی سے جانو اور پہچانو کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ امام ہمام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے حسب الروایت احسن کے اپنے شرح متوسط مین تحریر فرماتے ہین احسن یہے کہ جوکوئی اپنے وطن سے ہیت اوسے حج فرض کے نکلے اولاً حج ادا کرے بعد واسطے حصول شرف زیارت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مدینۂ منورہ کو جاوے اور جو پہلے ہی سعادت زیارت سے ذخیرہ تشریف حاصل کرے اور بعد اوسکے اوسے حج کرے تو بہی صحیح اور جائز ہی کیونکہ تقدیم نفل اوپر فرض کے جائز آتا ہی ولیکن شرط یہ ہی کہ جوکوئی عازم حج فرض کا قبل مہینے حج کے مکہ مکرمہ مین جاوے مجاز ہی کہ اول ہی مشرف بزیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہووے اور جو اندر مہینے حج کے مکے مین پونہچے تو زیارت کا قصد کرنا ناجائز ہے اور جو حج نفل کو آوے تو اوسکو اختیار ہی چاہئے پہلے زیارت کرے یا بعد حج مگر افضل ہی کہ اولاً انفراغ از حج اوپر زیارت کے مقدم جانے پر ظاہر ہی کہ اول حج کرنیسے گناہون سے پاک ہوتا ہے پہر

جب پاک صاف ہو گیا تو پاک صاف ہو گئے زیارت حضور پاک مین حاضر ہونا
موجب افزونی عزت اور وقار اور باعث ترقی سعادت نیکوکار کا ہی انتہی
پہر جب کوئی شخص عبادت حج سے فارغ ہو جاوے اور اوسے ارکان
حج سے مطمئن تب پیروے اس حدیث شریف کے مَنْ حَجَّ وَ لَمْ یَزُرْنِیْ
فَقَدْ جَفَانِیْ یعنے جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نگیا پس تحقیق اوسنی
ہمپر ستم کیا اوسپر واجب العمل ہی کہ حصول زیارت سے آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم کے سعادت ابدی اور سربلندی سرمدی حاصل کرے کیونکہ
بعد ادائے فرائض جناب پروردگار عالم کی زیارت اوس محبوب خدا کی
سب عبادتون سے اولی اور افضل ہے مصرعہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اور تمامی سنن اور مستحبات سے بہتر اور اکمل واسطے عفو جرائم مجرمین کے
احسن وسیلہ ہی اور واسطے استحصال نعماے شفاعت کے ذریعہ جمیلہ جیسا
کہ حدیث والا وارد اور نافذ ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ
یعنے جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گا واجب ہو گی اوسکے واسطے
شفاعت میری اور زیارت قبر مبارک کی ایسی ہی کہ گویا حیات کی حالت
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زیارت قدوم فیض لزوم سے فائز
اور مشرف ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ
کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ اور ترک کرنا اسکا باوجود قدرت
کے بڑی غفلت اور معصیت ہی بلکہ صریح بے نصیبی اور عدو لحکمی ہے اور
زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی عورتون کے حق مین مستحب ہے
واضح ہو کہ فقہا سب لوگ تحریر فرماتے ہین کہ زیارت کی نیت ساتھ قبر شریف
کے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت ملاوے تاکہ بہت اجر پاوے لیکن طحطاوی

ابن ہمام سے نقل لاتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ میرے نزدیک اولی یون ہی کہ پہلے
قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر پیچھے مدینۂ منورہ کی مسجد شریف کی نیت کرے
کیونکہ اسصورت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم ہی اور
فرمانبرداری اور زائر کو مطابق اس حدیث کی شرف ہوتا ہے مَنْ جَاءَنِيْ
زَائِرًا لَا يَعْمَدُ حَاجَةً اِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِيْعًا یعنے جو کوئی آوے گا
میری زیارت کے واسطے کہ اوسکو سوا اسکے کوئی حاجت نہو تو پھر
جاوے گا مجھپر یہ کہ مین اوسکے شفاعت کرون الغرض جب کہ ارادہ زیارت
کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی کوئی کرے تب اوسکو لازم ہے کہ
طواف وداع سے فارغ ہوکے مکہ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو راہی ہووے
اور راہ مین درود بے حساب پڑہا کرے اور مدح وثنا حضور بڑے
صدق دل وجان سے بیان کیا کرے اور اثنا راہ مین جہان جہان آپنے
نماز پڑہی ہین وہان پر نماز پڑہے اور دعا مانگے کہتے ہین کہ وہی جاگہ
ہین اور درمیان راہ کے جو جو مشاہد اور مقابر ہین اون سب کی زیارت
کرے اور جسقدر مدینۂ منورہ قریب آتا جاوے اوسیقدر ترقی ذوق اور افزونی
شوق کی ہوتی جاوے اور جب اوسمقام پاک کے سرحد مین داخل ہو اور
وہان کے درختون اور گہرون کا معائنہ ہو یعنے جب نظر آوین تب غسل کرے
اگر ممکن ہو تو پیادہ پا ہوکے نہایت عجز اور غایت انکساری سے برتبہ مزید
درود خوانی کرتا ہوا اوس بلدۂ طیب اور خطۂ پاک مین داخل ہوتے وقت
ساتھ پڑہنے اس دعا کے شرف فراوان اور ابرو ہی بے پایان حاصل کرے
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

سُلْطَانًا نَصِيرًا اللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُولِكَ فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِنَ النَّارِ
وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ
أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَأَنْقِذْنِي مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
يَا خَيْرَ مَسْئُولٍ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيهَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا

اور جو اپنے ہمراہ سامان سفر اور اسباب کم و بیشتر رکہتا ہووے تو اوسکو کسی جاے محفوظ او مطمئن مین رکہدیوے اور بحالت نکرنے غسل کے بشرط امکان غسل کرلے ورنہ وضو ہی کافی ہی اوسکے بعد لباس پاک اور صاف پہنکے خوشبوئی خوب لگاوے اور درود اور استغفار سے اپنی زبان کو سیراب اور تازہ کرتا ہوا دولت زیارت باسعادت کی نیت سے بکمال آداب او حضور قلب کے آنکہین نیچے کیے ہوئے باب جبرئیل یا باب السلام سے بڑی عاجزی اور انکساری سے مسجد مین اپنی پای راست کو راست کرکے در آوے اور اوسوقت مین یہ دعا جو مستحب ہی زبان پر لاوے أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پس ازان منبر شریف کیطرف متوجہ بدل ہوکے عمود منبر کو برابر کندہے جانب راست کے رکہہ کے بجای مصلای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی تحیت المسجد کا دوگانہ بجا لاوے جو جماعت اور نماز سنت موکدہ کے جانے کا اندیشہ ہو تو نماز تحیت نہ پڑہے کیونکہ نماز تحیت ضمنا اون نمازون فرض اور سنن کے ادا ہوتے ہین اور جو بسبب ہجوم خلائق کے نماز تحیت کے ادا سے معذور ہو تو مسجد مبارک کے جس مقام مین مناسب جانے

پڑھ لیوے اور بعد اسکے اس دوگانہ کے پہلے میں بعد الحمد قل یا ایہا الکافرون اور ثانی مین سورہ
اخلاص پڑھے کہ مستحب ہی پہر اس توفیق کا شکرانہ بجالانا پر ضرور جانے پہر بعدہ
حمد وثنا مین مشغول ہووے اور اپنے جملہ مقاصد اور مراد اور مطالب اور بخشایش
گناہ اور حسن خاتمہ کے واسطے دعا کرے پس پیچہے قبر شریف کے مقابل
آجاوے وجہرۂ مبارک سے بفاصلہ ۴ گز کے وجہ مبارک کے برابر قبلے
کی جانب پیٹہ کرکے اور اودہر ہی پیٹہ کرکے بڑی عاجزی اور ادہنی سے اور
بکمال ادب اور حضور قلب کے دست بستہ نیچی آنکہین کئے ہوئے کہڑا رہے
واسطے کہڑے رہنے کے اوس مقام طیب اور برگزیدہ مین پروردگار عالم
سے توفیق رفیق اور امداد ڈہونڈہی اور اپنے دلکو خطرات اور تعلقات ہرگونہ
سے پاک اور خالی کرے اور ایسا تصور جماوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم رونق بخش ہین اور مین حضور معلے مین حاضر ہون اور مجہہ عاجز مسکین اور
گدائے طالب تسکین کی التجا اور معروضہ اور سلام اور قیام کو بخوبی گوش اطہر
ہوش سے سماعت فرماتے ہین اور اونکی عظمت وشان اور بزرگی علو مکان
کا لحاظ کرے اور اپنے کو نہایت ذلیل اور حقیر اور غایت نادم اور پر تقصیر سمجہے اور
بڑے ادب اور سعادت طلب سے باواز نرم اور متوسط یون درود اور سلام
مین طوطی زبان کو نغمہ سرا بناوے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
تین مرتبہ پڑھ کے کہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ جَزَاكَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مَا جَزٰی رَسُوْلًا
رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَنَبِیًّا عَنْ قَوْمِهٖ
پہر جسقدر چاہے اوس سے زیادہ کرے پہر واسطے شفاعت کی التجا اور آرزو کی کہے اور یہ کہے

أَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تین بار اور اَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ پہر جوکسی نے حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اپنا سلام عرض کرنے کو پیغام دیا ہووے تو اوس پیغام کو اوسکے یون ادا کرنا چاہیے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ یا یون بیان کرے فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جو بہت سے لوگون کے پیغام سلام کے ہون اور اونمین سبکے نام یاد نہون تو یون کہنا لازم ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ اَوْصَانِيْ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ اور بوسہ دینا حجرۂ اقدس و اعلی کی دیوار مبارک کو اور حجرۂ شریف کے گرد مین پہرنا بطور طواف کے اور لحد مبارک کے روبروے جہکنا اور زمین کو بوسہ دینا بدعت اور مکروہ ہی اور جو بحالت ہیجان تعشق اور جذب محبت مین ہووے تو وہ امر خاص بلکہ اختصاص ہی اور سجدہ کرنا حرام اور معصیت کیونکہ خود اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ میری قبر کو صنم نبانا پس انسب ہی کہ زائر مدام ارتکاب ان بدعتون اور حرام کامون سے بچتا رہی اور جو لوگ جاہل صفت ہین اور ان کامون کے عمل درآمد مین بہت جا لاکی اور دلیری کرتے ہین سو ہرگز ان لوگون کی پیروی نکرنا چاہیئے بلکہ پرہیز کرے اور اس سے بچنے کی سعی کرے مگر علماے دیندار اور فضلاے نیک کردار کے اتباع کرنے مین جہد بلیغ اور کوشش فراوان اور سعی نمایان کرے جیساکہ حیات القلوب مین لکہا ہی الغرض جب زیارت سے قبر مبارک کی فراغت بہم پونہچاوے تب لازم ہی کہ وہان سے بفاصلہ ایک گز کے داہنی طرف ہٹ کے جناب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کی واسطے کہڑا رہے اور کہے یون اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَهٗ عَلٰى

الاسرار و رحمة الله و بركاته جزاك الله تعالى عن رسوله صلى الله عليه واله وسلم و عن الاسلام واهله خير الجزاء و رضى الله عنك احسن الرضاء

زان بعد وہان سے بفاصلہ ایک گز بجانب راست ہٹ کے جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لیے کھڑا ہووے اور یہہ کہے السلام عليك يا امير المؤمنين عمر ابن الخطاب السلام عليك يا من نطق بالصواب و وافق قوله بحكم الكتاب السلام عليك يا من استجاب الله فيك دعوة خاتم النبيين السلام عليك يا من اظهر الله بك الدين جزاك الله تعالى عن نبيه صلى الله عليه واله وسلم و عن الاسلام واله افضل الجزاء و رضى الله عنك احسن الرضاء

پس پیچھے بفاصلہ نیم گز کے جانب چپ جدا ہو کے کھڑا رہے اور یون کہے ۱۶ السلام عليكما يا ضجيعى رسول الله صلى الله عليه وسلم و رفيقيه و وزيريه ومشيريه والمعاونين له على القيام فى الدين والقائمين بعده بمصالح المسلمين جزاكما الله احسن جزاء جئنا كما نتوسل بكما الى رسول الله ليشفع لنا ويسال ربنا ان يتقبل سعينا ويحيينا على ملته ويتيبنا عليها و يحشرنا فى زمرته

زان بعد پھر وہان سے الگ ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روبرو حاضر ہو کر حمد و ثنا و شکر و سپاس بے قیاس درگاہ الٰہی مین اور تسبیح و تہلیل باری تعالی زبان پر لاوے اور درود نامحدود بکثرت پڑھے اور وسیلہ جمیلہ اس شفیع گناہگاران اور رحمت عالمیان کا کر کے درگاہ الٰہی سے امیدوار بخشش اور معافی کا رہے اور اپنی قضای ہر حاجت اور عفو تقصیرات ہر گونہ کی درخواست بیچ درگاہ رب المعبود کے کرے

اور یوں التجا کرے اور دل سے گڑگڑا وے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَاَنْتَ
اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَحِیْمًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا
قَوْلَکَ وَاَطَعْنَا اَمْرَکَ وَقَصَدْنَا اِلٰی نَبِیِّکَ ھٰذَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
مُسْتَشْفِعِیْنَ بِہٖ اِلَیْکَ فِیْ ذُنُوْبِنَا وَمَا اَثْقَلَ ظُھُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَائِبِیْنَ
اِلَیْکَ مِنْ زَلَلِنَا مُعْتَرِفِیْنَ بِخَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَتُبْ عَلَیْنَا وَشَفِّعْ نَبِیَّکَ ھٰذَا
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْنَا وَاغْفِرْ لَنَا بِمَنْزِلَتِہٖ عِنْدَکَ وَقُرْبِہٖ لَدَیْکَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا
اَنْفُسَھُمْ اِلٰی آخِرِ الْآیَۃِ وَقَدْ جِئْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ظَالِمِیْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِیْنَ
مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ وَاَسْاَلُہٗ اَنْ یُّمِیْتَنَا عَلٰی سُنَّتِکَ وَاَنْ
یَّحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِکَ وَاَنْ یُّوْرِدَنَا حَوْضَکَ وَاَنْ یَّسْقِیَنَا
بِکَاسِکَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَادِمِیْنَ
اور تین بار یہہ کہے اَلشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور سوا
اسکے جو دعا دلمیں آوے سو سب مانگے اور ہر دعا کو خدا تعالے کی حمد
سے شروع اور درود پر ختم کرے کہ باعث قبولیت کا یہی طریقہ ہے بعد
ازاں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی زیارت کے واسطے حجرہ مطہرہ کے طرف
متوجہ بدل ہوکے یوں زبان پر لاوے اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بَضْعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَۃَ النِّسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا حَبِیْبَۃَ
حَبِیْبِ اللّٰہِ جَزَاکِ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَرَضِیَ
عَنْکِ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ جِئْنَاکِ زَائِرِیْنَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِکِ

الیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَہٗ لِیَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا الْعَظِیْمِ فَیُمِیْتَنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَیَجْعَلَنَا مِنْ اُمَّتِہٖ وَیَسْقِیَنَا مِنْ حَوْضِہِ الْکَرِیْمِ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَائِغًا ھَنِیْئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

واضح ہو کہ حیات القلوب مین لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا حجرہ مبارک کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور صدیق اکبر او عمر فاروق علیہما الصلوٰۃ والسّلام کی قبور مطہرہ ہین سوا اوسکی دیوارین کی بنا سنگ منقوش سونے سے ہی اور اسمین کسی طرف سے دروازہ نہین ہی مگر اوسکی جہت کی ایک جانب مین دریچہ ہی اور اوسکی چہت پر قبہ سبز مسجد کی سقف سے قد کی مقدار بلند کیا گیا ہی سید نور الدین مشہودی نے خلاصۃ الوفا مین تحریر کیا ہی کہ جب مین دریچہ مذکور سے حجرہ شریف مین داخل ہوا خرمے کی شاخ سے حجرہ مبارک ناپا تو طول مین قبلے کیطرف مشرق ومغرب کے مابین ۱۰ گز ۱۱۶ و نکل پایا اور شمال کی جانب مشرق ومغرب کے درمیان ۱۱ گز ۱۱۰ و نکل اور عرض مین طرف مشرق قبلے اور شمال کے مابین اور مغرب کی طرف بہی قبلے اور شمال کے مابین ۷ گز ۱۱۵ و نکل انتہیٰ اور حجرہ مبارک کے اطراف دائرہ مخمس کی شکل سے ایک دائرہ کا احاطہ ہی پہر اوس احاطہ کے دیوار مغرب کیطرف حجرہ شریف کی دیوار سے قریب ہی اور باقی تین طرف دائرے کے دیوار اور حجرہ کی دیوار کی مابین فرجہ ہی پہر اوس احاطے کی دیوار جو مسجد کی چہت سے ۴ گز نیچے ہے صندل کے تختون کے جال مسجد کی چہت تک قائم کی گئی ہے اور اوس احاطے پر غلاف چہوڑا جاتا ہی اور اوس احاطے کے اطراف سے تانبے کی جالدار دیوار بنائی گئی ہی اور اوسمین چار دروازے ہین پہر اون سے دو دروازون کو ہارہ یعنے صبح وشام کہولتے ہین اور دوسرے دروازون کو کبہی اور شمہ حجری

مین دو نصرانی کی نقب زنی سے حجرۂ شریف کے اطراف سے دیوارون کے پانون
مین گڈہا کر کے پنجرہ ساتہ سیس کے گلا کر ڈال کے مضبوط کر دی گئی ہین اور
مسجد نبوی کے دیوارون اور کہنبون کے سنگ منقوش سے بنا ہین اور بندش
اونکی گچ سے ہی اور چہت اوسکی ساگون کی ہیٹون سے بلندی دیوارون
کی ۱۰ گز طول مسجد شمال اور قبلی کے مابین ۱۲۵ گز اور عرض قبلے کیطرف ۲۰۰
گز اور شمال کی جانب ایکسو اسّی گز ہی اور مسجد کے کہنبون سے ۸ کہم شرف رکہتے
ہین پہلا اسطوانہ مخلق دوسرا اسطوانہ عائشہ تیسرا اسطوانہ توبہ چوتہا اسطوانہ
سریر پانچوان اسطوانہ علی چہٹا اسطوانہ وفود ساتوان اسطوانہ مربعۃ القبر
آٹہوان اسطوانہ جو بعد اسکے ہی قبر شریف وہ حضرت کے وقت مین چوبی تہا
اور اوسکے ۳ درجے تہے ہر درجہ ایک بالشت کا لیکن اب وہ سنگ مرمر سے قبہ
دار ہی مسجد حرام کے منبر کے مانند روضہ وہ منبر مبارک اور قبر اطہر کے درمیان
کی جگہہ کا نام ہی جو حضرت نے فرمایا ہے کہ مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَقَبْرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ
رِیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنے وہ جگہہ جنت سے لائی گئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ مدینہ
کی مسجد کے ایک نماز دوسری جگہہ کی ہزار نمازون سے بہتر ہی اور مسجد حرام کی ایک
نماز دوسری جگہہ کی دس ہزار نمازون کے برابر ہے پہر مقام روضہ کی نماز
کا مرتبہ اسقدر زیادہ ہوگا قبہ بی بی فاطمۃ الزہرا کا روایت صحیح سے حضر
کے حجرۂ شریف کے پیچہے شمال کیطرف مین ہے اور دروازے مسجد نبوی
کے چار ہین ۲ بجانب مشرق ایک باب عثمانی کہ جسکو باب جبرئیل بہی بولتے
ہین دوسرا باب النساء اور ۲ بطرف مغرب کے ایک باب السلام اور ثانی باب الرحمۃ
اور یہی باب الرحمان اور ایک نیا دروازہ بطرف گوشۂ شمال اور مشرق کے چند سال سے
بنام سلطان دوم باب مجیدی کر کے بنایا گیا ہی اور مشہور ہی اور اسصورت مین کل پانچ

دروازے ہین الحمد للہ کہ راقم نے بہی اپنی آنکھون سے بکمال کرم الٰہی اور عنایت آنحضرت نامتناہی کے جملہ مقامات مسبوق الذکر کو دیکھا اور تصدیق اپنی تحریر اور تالیف اس رسالہ کی بخوبی کی ہمنہ وکمال کرمہ اور یہ حقائق مذکورہ بالا کو جو جا ہی سو نقشہ مشمول سے بہی برار العین دیکھہ کے سات وفور شوق اور مزید ذوق خاطر نشین کرلیوے کہ عمدہ سعادت ابدی عاشقان نبوے اور طالبان رحمت مصطفوی کی ہی فقط

نقشہ متبرکہ یہہ ہے

واضح ہوکہ اہی بہای مسلمانان کہ جب کوئی شخص قیام سے اوس مقام فرخندہ فرجام کی سعادت مآب اور بہرہ یاب ہونا چاہے تو اوسکو بہر عنوان لازم ہے کہ ہر آن وبہر مکان حضور پر نور کی رعایات ادب اور لحاظ طلب کو بدل وجان ملحوظ رکہے بلکہ موجب ترقی اپنی نور ایمان کا جانے اور عبادات اور مرات مین بخوبی سعی بلیغ اور کوشش تبلیغ کیا کرے اور جماعت پنجگانہ کو ہاتہہ سے نہ دیوے یعنے اوسکے ثواب کو نہ چہوڑے اور مسجد شریف کے ملازمت سے کبہی منہ نہ موڑے اور آداب نوافل وقرآن خوانی اور درود اور دعا بقصد استغفار معاصی اور حمد وثنا اور تسبیح وتہلیل الٰہی مین ہر وقت مشغول اور موظف رہا کرے علی الخصوص مقام روضہ مین اور ستونون کے درمیان فضل سے منبر شریف پاس اور مسجد شریف مین ختم قران بہی مستحب ہے وکثرت زیارت سے حضور پر نور کی اپنے دل اور جان کو بنور سرور اور سعادت مسرور بخشے اور مسجد مین جاوے اعتکاف کی نیت سے پہر تا وقت قیام مسجد نظر حجرہ شریف پر کرتا ہے کیونکہ یہہ نظر کرنا مانند نظر انداز می کعبے کے ہی

عبادت مین اور جب قبر مبارک کیطرف گذر ہووے اگرچہ باہر مسجد کے ہو کھڑا رہ جاوے اور درود وسلام بھیجے اور تا مقدور مسجد شریف مین عبادت کے ساتھ ایک شب بیدار رہے کہ اس دولت کو ہاتھ سے نہ دیوے اور اس شب کو شب قدر سے کم نجانے مصرعہ آن شب قدری کہ گویند اہل خلوت این شب است اور چاہیے کہ ہر روز یا ہفتہ مین ایکبار جمعہ کے اول روز اہل بقیع کی زیارت بموجب ترتیب کے جیسا کہ لکھا جاتا ہی عمل مین لاوے کتب محررہ سے واضح ہی کہ بقیع مین دس ہزار تک صحابی مدفون ہین ان مین سے جو مشاہدا ور مشہور ہین وہ دس ہین پہلی مشہد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہی حاجی اوس جناب کی زیارت سے بہرہ مند ہووے اور یہ کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا النُّوْرَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَامِعَ الْقُرْاٰنِ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَبُوْرًا عَلَى الْاَكْدَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدًا فِي الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَشَّرَهُ النَّبِيُّ الْمُخْتَارُ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

دوسرا مشہد سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرزند جگر گوشہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ہی اور اوس مشہد مین مدفون ہین بی بی رقیہ حضرت کی بیٹی اور عثمان بن مظعون حضرت کے برادر رضاعی اور عبدالرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ سے اور عبداللہ بن مسعود اور خنیس

بن حذافہ اور اسعد بن زرارہ اور مشہد عباس بن عبد المطلب عم آنحضرت کا
ہے اوس مشہد مین مدفون ہین حضرت امام حسن بن علی اور زین العابدین
بن حسین اور اون کے فرزند امام محمد باقر اون کے فرزند امام جعفر صادق اور
بی بی فاطمۃ الزہرا ایک قول سے اور سر مبارک سید الشہدا حضرت امام حسین
کا اور حضرت علی ایک قول سے رضی اللہ تعالے عنہم مشہد بی بی عائشہ
کا ہی اوسمین مدفون ہین حضرت کی ۱۱ بی بیان مگر بی بی خدیجہ مکہ مکرمہ مین دفن
ہین اور بی بی میمونہ شرف مین مکے کے نزدیک مشہد عقیل بن ابی طالب کا ہی
اوسمین مدفون ہین ابو سفیان اور حارث بن عبد المطلب سے دونون صحابی
حضرت کے چچیرے بہائی ہین اور عبد اللہ بن جعفر طیار حضرت کے چچیرے بہائی
کے بیٹے لیکن مدفن عقیل مین اختلاف ہی یہی مشہد تا مکہ تا مدینہ تا شام مشہد
نزدیک مشہد عقیل کے ہی اوسمین دفن ہین حضرت کی لڑکیان زینب رقیہ
ام کلثوم مشہد سعد بن معاذ کا ہے مشہد بی بی صفیہ بنت عبد المطلب کا ہے
جو حضرت کی پہوپہی تہین مشہد امام مالک بن انس کا ہی مشہد نافع مولے
ابن عمر کا ہی چاہیئے کہ جس ترتیب سے مشاہد ذکر کیئے گئے ہین اوسی ترتیب
سے اہل مشاہد کی زیارت کرنا افضل اور اولے ہی جیسا کہ کیوف زیارت کا
اہل معلی کی فصل زیارت مین اوپر درج ہے شائقین اور زائرین کو الہو سکے
مطابق عمل در آمد کرنا ضرور ہی بعدہ پس از زیارت مذکورہ کے علی العموم جملہ مومنین
او رمومنات کی جو بقیع مین ہین یون زیارت کرنا چاہیے کہ زائرین اوسیچے پر کہڑی
ہون اور قبرستان کیطرف متوجہ ہو کے جسقدر قرآن شریف سے پڑہا جاسکے پڑہکر
اوسکا ثواب اونکی ارواح کو پونہچادین اور یہہ کہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اٰلَ وَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ

اور ظاہر ہی کہ مشاہد مذکورہ کے سوا سے تین مشہد مدینہ منورہ کے اندر ہین اور زیارت اہل بقیع کی ان کی بہی زیارت کرنا چاہیے مشہد اسماعیل فرزند امام جعفر صادق مشہد مالک بن سنین جو ابی حضری کے باپ ہین مشہد محمد بن عبد اللہ جو پوتے امام حسن بن علی علیہما السلام کے ہین بعض جتنے مساجد کہ مدینہ منورہ مین اور اوسکے اطراف مین ہین اون سب مین نماز پڑہے اور دعا کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہین وہ جملہ مساجد ۲۲ ہین مسجد قبا مسجد جمعہ مسجد فضیح مسجد قرنطیہ مسجد ابراہیم مسجد بنی ظفر مسجد الاجابت مسجد منارتین مسجد الفتح مسجد سلمان فارسی مسجد علی مسجد ابوبکر صدیق مسجد بنی ہما مسجد ثقلین مسجد الصفا مسجد ذباب مسجد ابی ذر مسجد بقیع مسجد فاطمۃ الزہرا مسجد مصلے عید مسجد ابی بکر مسجد علی مرتضی مسجد فماکرا وسکو تقویت الایمان بہی سے کہتے ہین وہان نفل نماز پڑہنا سنت ہی کیونکہ حضرت صلعم نے وہان بہی نماز پڑہی ہی اور وہان کی مٹی خاک شفا ہی تبرکا لینا اور رکہنا اجر بسیار و ثواب بے شمار ہے اوسکے بعد پنجشنبہ کے روز احد اور شہدا ے احد کی زیارت جو شترہ ہین خصوصا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضہ کی زیارت کرے اسطور پر کہ اون کی تربت کے پاس کہڑا رہی اور آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص پڑہے اور یہہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَمْزَۃُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ وَاَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فَاعِلَ الْخَیْرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ذَابًّا عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک پتہر اور اوسپر یہہ لکہا ہوا ہے ھٰذَا مَصْرَعُ حَمْزَۃَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور مسجد فتح اور مسجد رکن عینین اور مسجد وادی مین خواجہ کے نزدیک ہین نماز پڑہے اور دعا مانگے اور باولیان کہ حضرت رسول خدا صلعم

کی طرف منسوب اور مدینہ کے اطراف مین ہین اون کا پانی تبرگا پیوے اور اوس سے وضو کرے کہ اسمین فضیلت بے حد ہی اور ثواب بے شمار کیونکہ حضرت نے اونکا پانی پیئے ہین اور بعضون مین لعاب دہن ڈالے ہین اور کوان سب ۱۹ ہین پہر اون سے ۱۱ معلوم اور متعین بیر آنیس وہ مسجد قبا کی نزدیک ہی اوسکو بیر خاتم کہتے ہین بیر عرس وہ بہی مسجد قبا کے پاس ہی بیر عیش وہ مدینے کے پہاڑ مین ہی بیر تقبہ وہ بقیہ کے نزدیک ہی مسجد قبا کی جانے کی راہ مین ہی بیر بضاعہ وہ مدینے کے متصل ہی بیر اذ حا وہ بیر بضاعہ کے پاس مسجد نبوی کے قبلے کیطرف ہی بیر روحا لو بیر اہاب وی دونون مدینے کے نزدیک مغرب کیطرف ہین بیر ابی حلتبہ وہ مدینے سے ایک میل پر ہی بیر انس بن مالک وہ مدینے کی اندر مسجد نبوی کے غربی اور شامی طرف باہین مین ہی اور وہ بیر رباطیہ یا زباطیہ کر کے مشہور ہے بیر سقیا وہ نزدیک مدینے کے ہے واضح ہو کہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان طریق مسلوک پر واقع ہین ۱۶ مسجدون مین بہی نماز پڑہنا مستحب ہی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے وہان نزول فرمائی یا نماز پڑہی ہین وی ۱۰ مسجد ہین مسجد ذو الحلیفہ اوسکو مسجد الشجرۃ بہی کہتے ہین مسجد معرس وہ مدینے سے ۶ یا ۷ میل پر ہے مسجد عرق الظبیہ مسجد شرف الروحا وہ مدینے سے ۳۴ یا ۳۶ میل پر ہے مسجد الغزالیہ وہ روحا سے ۳ میل پر ہے مسجد الفقرا وہ مدینے سے ۳ روز کی راہ مین ہی مسجد لکرا وہ مکے اور مدینے کے وسط مین ہی آٹھوین یا نوین یہ دونون مسجد جحفہ مین ہین اور دسوین جحفے سے ۲ میل پر ہی مسجد خلیفین وہ مکے سے ۲ روز کے راہ پر ہے مسجد مرالظہران وہ مکے سے ایک کوس پر ہے مسجد شرف وہ مکے سے ۱۰ میل پر ہے مسجد تنعیم وہ مکے سے ۳ میل پر ہے جانا چاہیے کہ جب زائر مدینہ منورہ سے برآمد ہونے کا ارادہ

کرے مستحب یہ ہی کہ مسجد نبوی مین رخصت کا دوگانہ بعوض طواف وداع کے پڑھے اور دعا مانگے جو دلمین آوے امور خیر سے بعد بدستور سابق حضرت صدیق اکبر اور عمر فاروق اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہووے اور اپنے والدین وغیرہ دوستون کے حق مین دعا کرے اور یہہ کہے

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ بِنَبِیِّکَ وَمَسْجِدِہٖ وَحَرَمِہٖ وَیَسِّرْ لِیَ الْعَوْدَ اِلَیْہِ وَالْعُکُوْفَ لَدَیْہِ وَارْزُقْنِی الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرُدَّنَا اِلٰی اَھْلِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

پھر وہان کے فقیرونکو بقدر اپنے مقدور کے خیرات کرکے اوس آستان ملایک مکان سے اور بارگاہ فلک نشان کی جدائی سے غمناک اور اندوہگین ہوکر روتا ہوا بہت سوز ودرد کے ساتھ وہان سے برآمد ہوا اور جب اپنے وطن مین داخل ہو نیک کامون مین مشغول رہے کیونکہ حج مقبول کی نشانی یہی ہی کہ جس نے حج کیا وہ شخص کا چال نیک کامون مین آگے کی نسبت بہتر بہتر اور ہملہ کار بد اور خلاف سے پرہیز کرے اور مدام خائف رہے اور دعا ہے اوسکے خاتمہ کی دلیل قاطع ہی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَجَّ بَیْتِکَ الْمُنِیْفِ وَزِیَارَۃَ قَبْرِ نَبِیِّکَ الشَّرِیْفِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْاِیْمَانِ بِجَاہِ نَبِیِّکَ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

بیان مین بارہ کلمہ فوائد کے کہ بحق ہر مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کی دیکھنا اور پڑہنا اوسکا موجب برکت وگزیدگی بخشش خداوند ذوالجلال کے بہر حال ہی

اے بہائی مسلمانون تجوبی اسکو جانو اور پہچانو کہ روایت ہی حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے کہ
جو کوئی ان بارہ کلمات منتخبہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو بصدق دل اور
طیب خاطر سے اپنے اوپر اوراق کاغذ کے تحریر کرے اور اوسپر ہر روز بلا تامل
نظر کیا کرے یا جو خود خوانندہ ہو پڑہا کرے اور اوسپر عمل کرے وہ شخص مخصوص خالق
ارض و سما کے برگزیدہ اور بہرہ مند سعادت ابدی کا ہووے وہ کلمات بارہ
یون ہین پہلا اللہ جلشانہ فرماتا ہے اے فرزند آدم غم روزی مخور ہمیشہ خزینہ رحمت
اور نعمت کا میری پرا اور معمور ہی اور میرا خزینہ ہرگز خالی نہوگا دوسرا اے فرزند آدم
بادشاہان جبار اور امرا کبار سے مت ڈر اور ہرگز ہرگز خوف نکر کہ بادشاہت ہمیشہ
کی دونو جہانکی ہمکو باقی ہی تیسرا اے فرزند آدم کسیکے ساتہ انس اور محبت مت کر
اور کوئی چیز اونسی نہ چاہ یعنی خواہش نکر کسی شی کی طلب پر کیون دوام مجکو پاوے
اور جب ہم سے مانگے پاوے چوتہے اے فرزند آدم سب چیزونکو مین نے تم لوگون کے
واسطے پیدا کیا اور تمکو اپنے لیے پہر تم لوگ اپنے کو غیرون کے دروازے پیجا کر خوار
کرتے ہو سومت کرو بلکہ غیرون کیطرف سے منہ موڑو پانچوین اے فرزند آدم
مین جیسا کہ تم سے عمل فردا نہین چاہتا ہون تم لوگ بہی ہم سے روزی فردا نطلب کرو
شعر بزرگی * تا توانی نخوری تو غم فردا امروز * کہ چون بفردا برسی روزی فردا برسد
چہٹا اے فرزند آدم جیسا کہ ہم پیدا کرتے مین نو آسمان اور سات طبق زمین کے
عاجز نہین آئے ویسا ہی پیدا کرنے سے تیرے اور روزی دینے مین تیری عاجز
نہین ہین بلاشک تملوگونکو روزی دیتا ہون مین ساتوین اے فرزند آدم جسطرح پر
مین تیری روزی بند نہین کرتا تو بہی میری عبادت فوت نکر اور میرے حکم مین مخالفت
مت کر آٹہوین اے فرزند آدم جو کچہ کہ تیری قسمت مین مینے کی ہے اوسپر راضی رہ اور

ہواے نفسانی اور وسواس شیطانی سے اپنے دلکو خالی کرو لونین ایفرزند
آدم مین تیرا دوست ہون تو میرا دوست ہو ذکر سے خالی مت رہو دسوین ایفرزند
آدم میرے قہر سے ڈرنے پر دوامت رہو جب تک کہ پل صراط سے نہ گذرے اور
بہشت مین قدم نرکھے گیارہوین ای فرزند آدم مجپر غضب اور غصہ کرتا ہے
اپنے نفس کی مصلحت سے اور پر غضب اور غصہ نہین ہوتا ہے تو نفس پر اپنے
واسطے رضاجوئی میری کے بارہوین ای فرزند آدم اگر میری دی ہوئے
قسمت پر راضی ہو تو اپنے نفس کو عذاب سے میرے رہائی دیوے تو اور
جو اوسپر راضی نہووے تو دیو نفس کو تجہپر مقرر کرون تو تجہکو مانند وحشیون
بیابانی کے جنگلون اور صحراؤنمین دوڑانے والا ہو قسم ہی مجہکو اپنے عزت اور جلال
کی کہ نپاوے تو مگر جو کچہ کہ تیری تقدیر کی ہی مین نے فقط واللہ اعلم بالصواب

بیان مواعظ اور نصائح مندرجہ صحف حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام جسکی منشا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام بن بی بی ہاجرہ وحضرت اسحق نبی اللہ علیہ السّلام بن بی بی سارہ رضی اللہ تعالے عنہا پونہچے ۲۵ پند کے

واضح ہو کہ جناب کعب احبار رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ صحف مین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مرقوم ہے از انجملہ نصیحت پہلے یہ کہ اگاہ ہو یا ابن آدم
ان الرزق مقسوم والحریص محروم والبخیل مذموم والحسود مغموم والدنیا غرور والزہاد ہو الحق الیقین
دوسری یہ ای پسر آدم یہانتک کہ مین خوشنود ہون تجہسے نماز اور خدمت روز بروز سے

تیرے تو بھی ہم سے راضی ہو ساتھہ رزق رسانی ہر روزہ کے تیسرے یہہ کہ
ای پسر آدم پہلے بہیج جو کچہہ اپنے ہاتھہ مین رکہے واسطے اوسدن کے کہ درپیش رکہی تو
چوتھے یہ کہ ای پسر آدم شکرگذاری کر جس کسیکو دربارہ تو انعام دیا گیا اور انعام
دے تو بہی اوسکو جو تیری شکرگذاری کرے تو پانچوین ای پسر آدم تمام عمر طلب
دنیا مین جیا کیا پہر طلب آخرت کب کریگا تو چھٹے یہ کہ ای پسر آدم یہان تک
کہ پیدا کیا مین نے تیری آنکھون کے لیے پوشش پلکون کی تا چھپاوے تو
آنکھین اپنی چیزہا سے نادیدنی سے بوقت درپیش آنے اوسکے اور ایسا ہی واسطے
وہان تم لوگون کے طبقہ لبونکے ترتیب دیا ہمنے تا کلمات کہ ناگفتنی ہون اوسسے
لب بند کرے ساتوین یہہ کہ ای پسر آدم اونمین سے نہو کہ طالب دنیا ہون سطول
امل اور آرزوے عقبی رکہے ساتھہ قلیل عمل کے پس سخن اونکے موافق عابدون
کے ہون ولیکن عمل اونکے مطابق منافقون کے پہر عطا پر قناعت نکرین اور
نامرادی پر صابر نہون اگر تیرا معاملہ ویسا ہی ہو تو تجھے گرفتار بلاسے کرون مین
کہ تمامی عالم تجھسے تجربہ پاوین آٹھوین یہ کہ ای پسر آدم جو شخص تجھکو دوست رکہتا ہی
سو اپنے واسطے دوست رکہتا ہی اور بقسم عزت خود مین جو دوست رکہتا ہون تجھکو
تو تیرے ہی واسطے دوست رکہتا ہون ہرگز تو اپنی شامت سے اپنے کو ہم سے راہ
سنجل دور نرکہہ نوین یہ کہ ای پسر آدم تیری گردنمین دو قلادہ لٹکایا ہے ایک تیری
عیوب پر اور ثانی اوپر عیوب دوسرون کی پہر تو ہمیشہ اپنی عیوب سے چشم بند رکہتا ہی اور عیوب سی خلائق
پر کمر بند یہہ کیا شرط انصاف سے ہے دل از انصاف دور صاف دسوین یہ کہ ای
پسر آدم نہ ہر کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہے بہشت مین درآوے مگر وہ شخص کہ اوسپر چند عمل
دیگر بہی جمع کرے یعنے تواضع کرے میرے درگاہ مین اور اپنی عمر بسر کرے میری
یاد مین اور اپنے نفس کو باز رکہے محرمات سے میرے واسطے اور غربا و مساکین کو

جگہہ دیوے اپنے جوار مین اور ساتہ فقیرون کے حولے اور یتیمون پر رحم کرے واسطے
رضامندی میرے گیارہتوین یہ کہ اے پسر آدم ہرگاہ اپنے دلمین تو فساد پاوے
اور بدن مین بیماری نظر آوے یا مال مین نقصان در آوے یا کمی روزی راہ
دیکہاوے ان سب کو جاننا چاہیے کہ بسبب ظہور شامت شیخیان لا یعنی کہ
جو تو نے اس کے ساتہ تکلم رانی کیا بارہتوین یہ کہ اے پسر آدم اگر تو بہشت
کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالے طاعت کو دوست رکہتا ہے پس تو عمل وہ کر
جسکو مین دوست رکہتا ہون یعنے طاعت تو بہ تجہے بلا اذن تیرے دوست ہی
یعنے بہشت اور جو تو مکروہ جانتا ہی دوزخ کو تو خدا ے تعالے مکروہ رکہتا ہی
معصیت کو پس تو ترک کر میرے مکروہ کو یعنے عصیان کو اور مین نگاہ رکہون
تجہے تیری مکروہ سے یعنے دوزخ سے تیرہوین یہ کہ اے پسر آدم اشبہات
سے اجتناب کرے تو مجہے پہچانے تو اور گرسنگی کو اپنا پیشہ کر تو مجہے دیکہے
تو اور واسطے میرے اپنے کو اچہے دی سے فارغ کر تو مجہہ مین واصل ہووے
چودہوین یہ کہ اے پسر آدم جو واسطے بہشت کے اسقدر عمل کرے کہ جسقدر
دنیا کے لیے کرے خداوند کریم اوسکو بیحساب بہشت مین در لاوے اور
جو اوپر عطاے الہی کے قناعت کرے پس کل خلائق سے بے پروا کر دیوے
اور جو ترک حرام کرے تو اپنے دین کو خالص کیا اور جو ترک دروغ گوئی
کرے از جملہ صدیقان ہو پندرہوین یہ کہ اے پسر آدم جو کچہ کہ تو محتاجون
سے ست پہیر تو مین بہی نہ پہیرون تجہسے جو کچہ رکہتا ہون مین اور گرامی رکہہ
میرے مہمان کو جیسا کہ مین گرامی رکہتا ہون تیرے مہمان کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ بار خدایا تیرا مہمان کون ہی تا اوسکو گرامی کرون مین
جواب آیا کہ جو فقیر اور حقیر کہ تیرے نزدیک آوین جان لے کہ میرے مہمان وہ ہین

سولہوین یہ کہ اے پسر آدم تم سب خطاکار ہو اور مین تمام غفران ہون پس طرف پہیرو
اور توبہ کرو تو مین بخشدون اور امرزش مین باک نرکہون سترہوین[۱۷] یہ کہ اے
پسر آدم جب تجہپر غضب غالب ہو تو مجہے یاد کر تو مین تمہکو یاد کرون اپنی رحمت
سے جسوقت تمکو غضب آوے اٹھارہوین[۱۸] یہ کہ اے پسر آدم جو کوئی تم سے
راضی ہووے ساتہ تہوڑے رزق کے مین بہی راضی ہون اوسکے
تہوڑے عمل سے اونیسوین[۱۹] یہ کہ اے پسر آدم تین چیز ہی ایک خاصکر
اوس سے ہون اور ثانی تو اور ایک وہ ہی کہ جسمین ہم اور تم دونون
شامل ہین جانو کہ خاصہ میرا روح ہی تیری بدن مین اور خاصہ تیرا عمل
اور خاصہ مشترکہ یہ ہی یعنے کہ از تو دعا و از ما اجابت پس ہرگز محجوب مت
کرو دعا کو ہم سے ساتہ لقمہ حرام کے بیسوین[۲۰] یہ کہ اے پسر آدم جسقدر کہ تیرا دل
بجانب دنیا رغبت کرتا ہی اوسی قدر باہر کرتا ہون مین اپنی محبت کو تیرے
دل سے اور جتنا حریص دنیا ہوتا ہی اوتنا ہی باہر کرتا ہون حلاوت
ایمان کو تیرے سینے سے ہم نے واسطے اسکے نہین پیدا کیا کہ تو دنیا کو
ذخیرہ کرے بلکہ بنا بر عبادت خود کے پیدا کیا ہے اور واسطے اسکی
کہ باز رکہے دعوت مظلومون کو میری درگاہ سے حالانکہ مین دعاے
مظلومون کی قبول کرتا ہون اگرچہ مرتبے درمیان مین آوے اکیسوین[۲۱]
یہ کہ اے پسر آدم میری یاد سے اتنا دور نہو مگر یہ کہ تیرے واسطے بنا رزق
بہیجون اور اوسکے برابر فرشتگان میرے تمہارا عمل ناپسندیدہ میری
جناب مین لاوین کہ میری روزی کہاؤ اور گناہ کرو باوجود اسکے تم دعا کرتے
ہو اور مین قبول کرتا ہون اور جو کچہ مانگتے ہو دیتا ہون اور بہشت مین
تمکو بلاتا ہون قبول نہین کرتے بائیسوین[۲۲] یہ کہ اے پسر آدم اگر میرے ساتہ

تقرب ڈہونڈہو تو نفل نماز پڑہو اور جو جوار رحمت چاہو تو عمارت مساجد بناؤ
اور جو رضامندی چاہو سو طلب بہشت تو صحبت علماے باعمل عمل مین لاؤ
اور دروغگوئی کلیۃً چہوڑ دو تا ملائکہ میرے تیرے مصاحب تجہے کو تقرب چاہین
اور غیبت سے ہمہ تن منہ موڑو تو میری بہشت تیری مشتاق ہو اور ہمکو بعد
نماز صبح و دیگر نماز کے ایک ساعت یاد کرو کہ اس ما بین دو وقت کے تجہے
کفایت کرتا ہون تیسوین یہ کہ ای پسر آدم دعا سے ملول نہو کہ مین اجابت سے
ملول نہین ہوتا ہون اگرچہ معاصی مین اشرف گروہ ہو وے نا امید مت
ہو میری رحمت سے فَاِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ای پسر آدم نے سوال اور
بے طلب تجہے ایمان اپنے فضل سے کرامت کیا پس کیونکر بخیلی کرون
مین تیرے ساتہ تیری بہشت مین باوجود ان سب سوال اور طلب کے
چوبیسوین یہ کہ ای پسر آدم مت مل اوس سے جو تجہہ سے بہاگتا ہے اور
عطا دے اوسکو جو کہ تجہے محروم کرتا ہے اور باتین کر اوس سے جو تجہسی
زبان پہیرے اور پند دے اوسکو جو کہ ساتہ تیرے خیانت کرے اور عفو
کر اوسکو جو تیرے ساتہ ظلم کرے اور نیکی کر اوسکے ساتہ جو تیرے ساتہ
بدی کرے تا از جملہ مشتاقان جنت کے ہو تو اور زمرۂ خالصان رحمت سے
ہو اور تجہے ان معاملات سے ثواب ہفتاد پیغامبرونکا کرامت کیا مین نے
پچیسوین کہ یا ابن آدم اَلرَّحِيْلَ الرَّحِيْلَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِيْدٌ وَخَفِّفْ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ كَؤُوْدٌ
وَاَخْلِصِ الْعَمَلَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيْرٌ گوئیند یہہ نصیحت آخری تہی نصائح سے صحف مذکورۂ بالا
کے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور مین جناب حق تعالےٰ
کے سوال کیا کہ خداوندا کیا ہے جزا اون بندون کی کہ اون کے رخسارے
آب دیدہ سے باعث خوف تیرے تر ہین حق تبارک وتعالےٰ جواب مین فرماتا

سے ہے کہ ای ابراہیم جزا اسے اونکی میری مغفرت اور بہشت اور رضوان پہر سوال کیا کہ صاحب جزا کیا ہی جزا اسے اسکے جو متکفل یتیمی و بیوہ ہوا جواب آیا ای میرے خلیل جزا اسکی وہ ہی کہ مین اوسکو زیر درمیان اپنے عرش کے جگہہ دونگا روز قیامت مین حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے عرض کیا ربّنا لک الحمد لک الحمد

بیان عمر حضرت ابراہیم علیہ السّلام واخذ میثاق از حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور تفویض اونکی تابوت سکینہ حضرت کو اون

واضح ہو کہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بمذہب اہل کتاب کے ایکسو ستر و پنج ۱۷۵ سال کی تہی اور معارف مین لکہتے ہین دو و بست سال یعنے دو سو برس تعین کیا ہے اور اخبار الزمان مین مسعودی سے نقل ہے کہ یکسو نود و پنج ۱۹۵ سال تہے اور علمای تواریخ قول مسعودی کو ترجیح دیتے ہین اور محدثین نے دو و بست سال پر اتفاق کیا ہی واللہ اعلم اور محمد اسحاق محدث کہتے ہین کہ ہر گاہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آخر کو پونہچی تابوت سکینہ کو کہ حضرت آدم بنبیا علیہ السّلام سے آپکو پونہچا تہا اور وہ ایک تابوت تہا کہ ساتہ عدد ہر پیغمبر کے خانہ زبرجد سے سب کے اوسمین تہے مرتب تہا اور آخر خانہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا کہ اس خانہ مین دساجد تہا احمر اوسپر صورت آنحضرت کی منقش و بطرف آنصورت صورت ثانی از کہنی لکہی ہوئے سو وہ صورت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اور پیشانی پر اوسکی لکہا تہا کہ اول جو کہ دائرہ تصدیق حضرت قبول کیا صدیق تہے و جانب چپ اوسکے صورت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ثبت کی تہی اوسکی پیشانی پر لکہا تہا

کہ دیندار ہی ہین مانند اہین محکم کے تہا اونکے پیچہے صورت ذی النورین عثمان رضہ
کی منقش تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ یہ برسہ خلفای راشدین ہے اور مقابل اونکی
صورت حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین مرقوم تہی اور شمشیر برہنہ دوش پر اون کے
آویزان تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ وہ شیر حملہ کنندہ ہی کہ ہرگز گریزان نہوا ور خدای تعا
ورسول خدا اون کے تئین دوست رکہتے ہین اور وہ بہی خدا اور رسول کو دوست
اور حوالی ہین خلفاے کی صور اصحاب مہاجر اور انصار سے تہے لکہی تہی او اسکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو طلب کیا اور اپنی اولاد کو فرمایا تا اوسمین
نظر کرین سو صور انبیا مین نگاہ کیا اور جانا کہ ہمہ انبیا صلب سے حضرت اسحق علیہ السلام
کے ہونگے الا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صلب سے حضرت اسمعیل
علیہ السلام کے ہونگے اوسوقت اسماعیل کو فرمایا کہ مجہکو حکم محکم ہے کہ اولاد
ستے اپنی عہد ومیثاق بخشے یون تا یہہ نور محمدی وضع نکرے الا مطہرات
نکاح اور اوسکو کوہ پر اکبر لیکر جاوے اور وہان ما را ابر سپید ظاہر ہوا ومشک
خالص اوپر برسا وعہد ومیثاق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لیا اور عہدنامہ مرقوم
کرا سکے اونسے لے لیا اور تابوت سکینہ اونکو سونپا اور بجانب قدس مراجعت
فرمایا اور وہان پر دعوت حق کی قبول کی انا للہ وانا الیہ راجعون
اور بعض روایت مین توثیق اوس عہد مین بیس از اتمام بنا کعبہ مکرمہ کے ایراد
پایا ہے واللہ اعلم دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام بطلب ضعیفے بیرون
پہرائے اور صحرا مین ایک پیر مرد کو پایا وہ پیادہ جاتا تہا غبارہ طلب مین اوسکے
پونہچا تہا اوسکو سوار حاضر لائے حضرت نے طعام طلب کی اور باہم کہانا شروع
کیا وہ پیر لقمہ برداشتہ اپنے کو کبہی بزبان اور کبہی بچشم لے گیا اور گاہے بسوی
گوش ہر گاہ لقمہ دہن مین فرو کیا مستراج اوسکے باہر ہوا جو کہ حضرت معبرانے

خداوند تعالےٰ سے عہد کیا تھا کہ جب تک اللہ تعالےٰ سے سوال نکرین جب تک
پیک اجل نہ آوے اوسوقت اوس پر سے وہ حال پوچھا کہ تم ایسے ضعیف
کس شکل سے ہوے اوس نے کہا سبب کبرسنی کے پوچھا کہ عمر شریف بچہ قدر
اوس نے تعداد عمر خود دو سال زائد آپ سے بیان کیا آپ نے کہا کہ بعد
دو سال زائد کے یہی حال میرا بھی ہوگا اوس پیر نے کہا بلے تب حضرت نے
فرمایا خداوندا میری جان قبض فرما پہلے اوسکے کہ ضعیف مبتلا ہون وہ پیر اوٹھا
کہ درحقیقت حضرت عزرائیل تھے قبض روح حضرت کی کہ آپکو مزرعہ حبرون
مین نزدیک بی بی سارہ خاتون کے مدفون کیا کذا فی عرائس امام ثعلبے رحمۃ اللہ
الحمد للہ کہ بعنایت الٰہی و برکت حبیب اوسکے اس رسالہ نے زیور تمامی اوپر
قامت زیبا اپنے راست کیا منہ وکمال اللہ حفظہ فقط

قطعہ تاریخ اختتام رسالہ شریف

ہوا خوب نسخہ بفضل کریم	باحکام حج چون گل تازہ باغ
جو کی فکر عاجز نے تاریخ کی	ملا غیب سے تب مجھے یہ سراغ
کرین ضبط حجاج اسکو بدل	تب ارکان حج سے وہ پاوین فراغ

مناجات و مدح سرور کائنات صلعم

۱۲۸۱ ہجری

مسدس

زہی لطف و کرم ہمپر نہون ہم کسطرح نازان	غلامون مین تیری درگاہ کی ہون صاحب ذیشان
نہ محشر کا مجھی ڈر ہی نہ خوف صدمہ عصیان	نہین پرواہ تلاطم کی اگر ہی کشتی دوران

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحران را کہ دارد نوح کشتی بان

سلف کی مرسلان محشر مین اپنی لغزشون بی حد — خطائین یاد کرانیگی وہ ہونگی بی سخن احد
کہین گے نفسی نفسی ہر یگان اوس وقت مین بیکد — فقط بولین گی بیشک امتی ان حضرت احمد

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحران را کہ دارد نوح کشتی بان

جہکا دی پشت مرسل کی تمہارے بار عصیان نی — خطائین بخشدین آدم کی دیکہو صایر اپنی
نکالا نوح کی کشتی کو طوفان سی ہی رحمان نی — بلطف خاص شہ پائی انگوٹھی ہی سلیمان نی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

دکہایا طور پر موسیٰ کو کسنی نور تابان ہی — چڑہایا کس نی عیسیٰ کو فلک پر گرچہ پنہان ہی
کیا آتش سی کسنی تازہ تر ظاہر گلستان ہی — نہو حامی ہمارا کسطرح وہ قبلہ جان ہی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

احد سی باطن و ظاہر مین احمد نام ہی پایا — شفیع المذنبین اونکو خدا اسنی خاص فرمایا
عیان ہی خلعت لولاک کیسا حق نی پہنایا — کرو انصاف کب اوروں نی یہ تحفہ بہی ہی پایا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

وہ ذات خاص اقدس آپکی محبوب سبحان ہی — رضا جوئی نبی کی بہی بہت مرغوب سبحان ہی
نہو کیونکر شرف وہ طالب مطلوب سبحان ہی — بجا ہی قدردان شاہ شاہان خوب سبحان ہی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان

چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

کیا جب پہلے تمکو ای شہ کون و مکان پیدا
خدا نے پہر تیری خاطر کئے دونون جہان پیدا
نہ تہا کچہ بہی یہان اوسوقت زمین و آسمان پیدا
فلک افلاک و غلمان پری انس و جان پیدا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

رسولون پر شرف ہی آپکو ختم رسالت سے
نبی ہی اور شاہ انبیا روز قیامت سے
بجا ادنی سخن حضرت کا عیسی کی کرامت سے
غلام ادنی کو حضرت کی ہی عالم پر شرافت سے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

تصدق سے تمہارے دین و ایمان نے جلا پائی
ہوای دنیوی کے واسطے کان طلا پائی
بزرگی اوسنے پائی جس نے حضرت کی رضا پائی
بہ فخر نام آدم سے ہمنے بہی عزت دلا پائی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان

جو تمنے حق سے ای شاہ جہان اعزاز ہی پایا
رسولان سلف کی ہاتہ مین اعجاز یک یک تہا
بشر سے تا ملک رتبہ مین بہی ثانی نہین جسکا
یہان تو ذات عالی مین ہوا وہ سبکا سب یکجا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

فلک پر شاہ دین وقت طلب دیکہو کہان پہنچے
ملک کیسے نہ کوئی حور و غلمان انس و جان پہنچے
وہان پہنچے جہان آدم نہین ہرگز گمان پہنچے
نہ سدرہ کے سوا جبریل و اسرافیل وان پہنچے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

رسولان سلف پر بیگمان تمکو بڑائی ہی
سبب اوسکا یہ ظاہر ہی کہ جو عظمت تمنی پائی ہے
دیا حق نی بہی قبضے مین تمہارے سب خدائی ہی
وہ ہین مظہر تمہارے سب تو خود مظہر الٰہی ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

کیا خلقت خدا نے آپکی ہی وہ دریکتا
لکھے کیا وصف حضرت کا کوئی مقدور ہے کسکا
نہین پیدا ہوا تجہسا نہ کوئی حشر تک ہوگا
جو حق توصیف کا ہی جز خدا ممکن نہین حاشا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہی بیجا بیگمان گر آپکو کوئی خدا سمجھے
ملک سی انبیا تک جنکو ہادی رہنما سمجھے
خرد حیران ہی اسجا پر کہ پہر سمجھی تو کیا سمجھے
سوا وس نور خدا کو حق سی کوئی کیون جدا سمجھے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

یہ نور احمدی نور نخستین حق سی جب آیا
ملائک کو بہ پیش بو البشر سجدے کو فرمایا
اوسی سی مثل جوہر ارض آدم مین ہے در لایا
عیان ہوکر کے ہر جزو سی وہی اظہار کل پایا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

ہے وصف ذات پاک پنجتن قرآن سے ہی ظاہر
محمد اور علی و فاطمہ شبیر اور شبر
یہ ہینگے وہ ستوتم کان اپنی کو ادہر ہر کر
جسے کچہ شک ہی منکر ہی سراسر حق سے ہی باہر

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

محبت اون سبہون کی ہی مقدم بیگمان ہر پر
محب اونکا سراسر ہی محب خالق اکبر

برای عاصیان بیشک وہی ہین ہادی محشر
نہ اونسی دعای مغفرت بندونکو ہو کیونکر

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

شرف جنکو خدا نی سائر مخلوق پر بخشا
نہین کونین مین اونکی مقابل ہی کوئی صلا
ہین اہل بیت اور ازواج فخر مریم و حوا
خدا مداح جنکا ہو تو بندی کی حقیقت کیا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

سوا اونکی معظم ہین یہ اصحاب شہ والا
ہوئے وہ یار و نائے شہ اور مطیع خالق یکتا
ابو بکر و عمر عثمان امیر حیدر اشجاع
غلام اونکی جو ہون عاجز او نہین کیا حشر کا کہٹکا

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتی بان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتی بان

مخمس دیگر

واہ کیا عظمت و جرأت ہی شہ مطلبے
کہہ رہے ہین یہی عشاق بجذب قلبے
جنکا مداح خدا ہو بزبان عربے
مرحبا سید مکی مدنی العربے

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبے

عالم حسن ملا تجہکو جو ہی فخر امم
بول اوٹہا کہینچ کے صورت تری قدرت کا قلم
خواب مین یوسف کنعان کو نظر آیا کم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبے

کوئی عالم مین نہین خلق ہوا ہی ایسا
خلق مین حلم مین اور لطف مین تجہسا تہا
علم مین فضل مین اور جود و سخا مین یکتا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

خطۂ پاک عرب حضرت خالق کی حضور | سارہی عرصات مین سی ہو کیونکر پر نور
مطلقا ہی یہی تفسیر اس آیت کی ضرور | ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمد قرآن بزبان عربی

در پہ حاضر ہی سبھی خلق خدا بہر نجات | ای در بحر کرم قلزم رحمت حسنات
حلق ہی خشک زبان منہ سی نکلتی ہین بات | ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

کیا کرون عرض مین اب ہی جو مری دل مین الم | کہینچ از راہ کرم اب تو معافی کا قلم
ہو گئی سب مجہسی خطا فاش یہ شاہ عالم | نسبتی خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بی ادبی

درد ہی دل مین کہ پہلو سی نکلتا ہی جگر | کیا کرون ظلم جو کرتا ہی یہ گردون مجہپہ
ورد ہی سب کہتی ہین اشارہ سی شفیع محشر | چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ای صبا ہی جو ترا لطف خزان سی کیا کام | دی بہار گل تر مردہ ارواح تمام
سب ہی تو وہ ابر کرم اس لئی ہر صبح و شام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان سبب شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

سوئی تو روح قدس امد بیباک گذشت | ذات پاکت بہ شما از تنہ خاک گذشت
ورنہ ران تو چون توسن افلاک گذشت | شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

ای توانی کہ ہمہ بی سببان را سببی | درد دل نی کیا بیتاب ہوئی جان بلبی
رحم کر عاجز خستہ پہ رسول عربی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمد سوئے تو قدسے پی درمان طلبے

مخمس فارسی

١ در لرزہ از رخسار تو ہر صبح مہر خاوری — باچین زلفت مشک را ہرگز نباشد ہمسری

چون تو نزادہ در جہان از آدم و حور و پری — ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم لیکن ازان بالاتری

٢ والشمس سرتا پای تو فتنہ قد بالای تو — آفت رخ زیبای تو جان رفتہ در سودای تو

شد عاشقت مولای تو مفتون ہمہ لیلای تو — عالم ہمہ یغمای تو خلق جہان شیدای تو

ای نرگس شہلای تو آوردہ رسم کافری

٣ من در بدر گردیدہ ام کوہ و بیابان دیدہ ام — مجنون صفت نالیدہ ام ہر دشت را کاویدہ ام

در جستجو کوشیدہ ام زاہل امل پرسیدہ ام — آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

٤ ای نور اول جلوہ گر از ما درویت سر بسر — وی تاج عرفانت بسر ای جائے رحمت بہر بر

خورشید خود آید اگر از آسمان گہ دربدر — ہرگز نیاید در نظر شکلے ز رویت خوبتر

شمسے ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

٥ حق گفت تو جانان شدی با خلق عالم جان شدی — از نور من تابان شدی از غیر من پنہان شدی

من بو شدم تو گل شدی آن بو و گل بوبان شدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

٦ ای گیسوی عنبری ابرو تو کیش کافرے — چشم تو در افسون گری لو بہ بہ یکبار دلبری

در پیش حسنت برتری شرمندہ حور و پری — تو از پری جا بک تری و ز برگ گل نازک تری

ور ہر چہ گویم برتری حقا عجائب دلبری

نسبت که داری با خدا ایشاه شاهان بر ملا / کی یافتند آن انبیا در بارگاه کبریا
عاجز فدای خاکپا افرشته دست و جان / خسرو غریب است و گدا افتاده در کوی شما

باشد که از بهر خدا سوی غریبان بنگری

قصیده

ز درد دل بآزارم اغثنی یا رسول الله / غمی در دل فزون دارم اغثنی یا رسول الله
ز سوز آتش هجرت دلم در خانهٔ غربت / بسامی سوزد از شدت اغثنی یا رسول الله
ز بار درد مینالم جبین بر خاک میمالم / ببین این خستهٔ حالم اغثنی یا رسول الله
بسر بار گران دارم سر خود بر درت آرم / سبک باشم ازین بارم اغثنی یا رسول الله
کشیدم رنجها در دل رسیدم در ره مشکل / ندیدم جز درت منزل اغثنی یا رسول الله
مرا دردیست بیپایان چو نرگس چشم در حیران / ز لطف خود بکن درمان اغثنی یا رسول الله
گناه ما برون از حد نموده در دلم سرحد / حسابش از رقم بیحد اغثنی یا رسول الله
ز ظلم نفس بدخویشم شدم آواره درویشم / منم حیران و دلریشم اغثنی یا رسول الله
منم شرمنده هر دم بکار خود که من کردم / ندارم هوش گمه دردم اغثنی یا رسول الله
چو زلفت روسیه دارم بزنگ عاشقان زارم / بفعل خود گنهگارم اغثنی یا رسول الله
اطاعت را نشد کارم ز طاعت ماند بیکارم / مرا لطف تو در کارم اغثنی یا رسول الله
ز درد دل شدم پرخون ز رشک چشم ما جیحون / شوم زین موجها بیرون اغثنی یا رسول الله
بکارم رهنمائی کن بمن مشکل کشائی کن / درونم را صفائی کن اغثنی یا رسول الله
ز زاد و راحله دورم ز دوری راه مجبورم / بامداد تو مسرورم اغثنی یا رسول الله
بامید محشر ز لطف تو مه انور / نباشد خوار این مضطر اغثنی یا رسول الله
ز خوف حشر بیباکم بروی رحمت پاکم / منم چون مشتهٔ خاکم اغثنی یا رسول الله

تو ئی آگاه از رازم چه حال خود بیان سازم	۱۷	باخلاق تو می نازم اغثنی یا رسول اللہ
درین گلشن دلم خندان نشد گاهی چو گل خندان	۱۸	چو بلبل بوده ام نالان اغثنی یا رسول اللہ
اگر این طائر جانم کند پرواز از جسمم	۱۹	همین هر دم نوا سازم اغثنی یا رسول اللہ
ندارم گرچه من نسبت گهی خود با سگی کویت	۲۰	ولی هستم غلامانت اغثنی یا رسول اللہ
بحالم گر نظر داری مرا از غم فرو آرے	۲۱	نباشد هیچ دشواری اغثنی یا رسول اللہ
ندارم کس بجود یاری که باشد او مددگاری	۲۲	بکار من گنهگاری اغثنی یا رسول اللہ
بکن بر من نظر رحمت ز روی لطف و هم شفقت	۲۳	که باشم دور از رحمت اغثنی یا رسول اللہ
به صدیق و عمر عثمان که هر واحد چو گل خندان	۲۴	بهار گلشن ایمان اغثنی یا رسول اللہ
بشاهِ حیدرِ شجاز بازوی شه والا	۲۵	شد خیبر بیکدم وا اغثنی یا رسول اللہ
بعظمت فاطمہ زہرا بعصمت شان آن زہرا	۲۶	بعفت بانوی کبریٰ اغثنی یا رسول اللہ
بحق آن حسن اکرم باخلاق شه اعظم	۲۷	شنیده سر بیحستم اغثنی یا رسول اللہ
بجانِ سید الشہدا که چون مقتل ان والا	۲۸	شد رنگین چو گل لالہ اغثنی یا رسول اللہ
منم عاجز پریشانم بحال خویش ترسانم	۲۹	که باشد جز تو پرسانم اغثنی یا رسول اللہ

خمسہ دیگر

ہے طاقِ سجدہ ابروی محمدؐ	۱	جھکے ہر سر نہ کیوں سوی محمدؐ
شفیع المذنبین خوئی محمدؐ		ظہور کبریا روئی محمدؐ

نسیم صبحدم بوئے محمدؐ

جبینِ پُرضیا نورٌ علےٰ نور	۲	خمِ محراب طاقِ کعبہ معمور
خطِ زیبا بمثل آئینہ منظور		سرِ قرآن پہ بسم اللہ مسطور

عیاں ہے سطر ابروی محمدؐ

ش۳
رخ پر نور بے شک ہمچو مصحف
نہو تعریف ہرگز یار و مصحف
خط رخسار آیہ سے ہے جو مصحف
منور نور ایمان سے ہے جو مصحف

بجا ہے گر کہے روئے محمدؐ

ش۴
شفیع المذنبین از حکم بارے
نہو کچہ خوف محشر ہمیہ طاریے
ہوئے ہی ذات احمد جو تمہارے
وزن جب ہو عمل ہر کس کی جائے

جہکے پلہ ترازوے محمدؐ

ش۵
در یکتائے ارکان نبوت
منور شمع کا شان نبوت
صدف جس سے سے بنے شان نبوت
سہے شمشاد بستان نبوت

قد رعنائے دلجوئی محمدؐ

ش۶
خدا کے راز سب مخفی کے محقق
کیا ہر حکم داور کے مطابق
حبیب اللہ ہوہی سو جان سے عاشق
نہ دم مارا کبہی بے حکم خالق

خدا بہی ہے رضا جوئی محمدؐ

ش۷
سنے وہ قدردان کبریا ہے
زبان شہ لسان کبریا ہے
باذن رب نشان کبریا ہے
وہ قامت شہ کا شان کبریا ہے

ہے رشک مہر و مہ روئی محمدؐ

ش۸
وہ نور خاص خالق بالیقین ہے
سراج الانبیا ، مرسلین ہے
وہ بیشک رحمتہ للعالمین ہے
سلیمان کا بہی وہ زیب نگین ہے

دو عالم زیر قابوئی محمدؐ

ش۹
کیا ہے قید بد دینوں کو اکثر
ہوا مرحب بہی ضرب اوجہی سی بیسر
اوتارے تیغ سے گہاٹون پہ کفر
لیا خیبر بسر دست اونگلیون پر

تصدق زور بازوے محمدؐ

ہوا یہ اون وزیر شہ پہ موزون شرف موسیٰ پہ وہ یہ فخر ہارون	۱۰ھ	کہ اک رشتہ کے ہین دو در مکنون تمہا سے ہے لنگر کشتی گردون
	فلک سے ہے زیر قابوسئے محمدؐ	
گیا معراج کو جب وہ شہ گل ہوسے مہمان حق بعد از تامل	۱۱ھ	کیا خالق نے بہیجا رجز و گل مگر تہا نہ کرتے تھے تناول
	ازل سے تھی یہی خوسئے محمدؐ	
نہ حاضر تہا وہان پر یار و اغیار ہوسے پہر ملتجی وہ سوی غفار	۱۲ھ	نہ تہا ممکن کہ ہو کوئی بہی غمخوار جو دیکہا غور کر در پردہ اسرار
	عیان تہا دست و بازوی محمدؐ	
براقون پر شرف اوسکو بہت ہی فقط ادنیٰ یہ اوسکی اک صفت ہی	۱۳ھ	صبا کی چال بجلی کی پہرت ہے ترارا ایک اوسکا شش جہت ہی
	نہ ران تہا جو پابوسے محمدؐ	
اصل مین کیا زمین و آسمان ہے کہ یا انداز تا ہشت آسمان ہے	۱۴ھ	ملے جب شاہی ہر دو جہان سے مکان خاص حضرت لامکان ہے
	بہشت رب ہی اردوی محمدؐ	
جو تہا پژمردہ باغ تازۂ زیست سنایون آخرش آوازۂ زیست	۱۵ھ	نہ تہا باقی کوئی اندازۂ زیست ہوا تب منعقد شیرازۂ زیست
	کہلا جب حلقۂ موسئے محمدؐ	
اثبات شہ سے ہے مفتاح در خلد نسیم کو ہی حضرت رہبر خلد	۱۶ھ	وہی کوچہ بہی ہے راہ در خلد نہ خوش آئے شمیم عنبر خلد
	میسر ہو جو خوشبوئے محمدؐ	

۱۷
معطر ہے ختن زلفون کی بو سے
جہان ہیگا مسخر تار مو سے
عیان ہے معجزہ صوتِ گلو سے
جنان گلگون ہے رشکِ رنگ رو سے
عیان ہر گل سے ہی بوی محمدؐ

۱۸
ولای شہ کا ہو جو سینہ مسکن
تو مثلِ ماہ ہو وہ قلب روشن
کہ لوہا چھو کے ہو پارس ہی کندن
کہے جون طرف مقناطیس آہن
کشش یون چاہیے سوئی محمدؐ

۱۹
کلاہِ شاہ کو ضیغم پہ ہی فخر
غلام اوسکے کو شاہِ جم پہ ہے فخر
شہِ دین کو سرے آدم پہ ہے فخر
اونہین بالقیس اور مریم پہ ہے فخر
کہ جو اوسنے ہے پا بوسِ محمدؐ

۲۰
خیالاتِ زمانہ گو ہے توام
خلل انداز ہے شیطان بھی ہردم
مگر ہے بازگشت تجھہ تک مقدم
کہ ہے قبلہ نما تو قبلۂ عالم
نہ کیون یہ دل پہرے سوئی محمدؐ

۲۱
دلا کیون اسقدر اندوہگین ہے
مرا مولی شفیع المذنبین ہے
ہوا آخر پہ فخرِ اولین ہے
رسالت مین وہ ختم المرسلین ہے
اونہین عالم سے بدگوئی محمدؐ

۲۲
جو کی شہ نے صفائی عاصیون کی
سنی حق نے دہائی عاصیون کی
طفیلِ شہ بن آئی عاصیون کی
ہوئے عقدہ کشائی عاصیون کی
کہلا جب عقدِ گیسوئے محمدؐ

۲۳
بزرگ ہووے نہ کیون اہلِ زمان پر
زمین پر گو ہے رفعت آسمان پر
ملک پر حور پر اور انس و جان پر
شرف رکھتا ہے شاہانِ جہان پر
جو ہے اوسکے گدا کوئے محمدؐ

۳۴
دو نامی خاص ہو نزدیک یزدان — بلا شک ہو مسلمان صاحب ایمان
مشائخ اہل دل اور اہل عرفان — مقیم سنئے تا ل روضۂ رضوان
جسے ہو الفت کوئے محمدؐ

۳۵
جواب شستہ پایا لی بہی انسان — بہ لطف شاہدین تازہ ہو ایمان
نہ کہیے آب بلکہ آب نیسان — فزون ہو جس سے آب روحیوان
پیے گر آب باشوئے محمدؐ

۳۶
جہان ہین کوکب و اختر بہ سجدہ — مہ و خورشید ہین اکثر بہ سجدہ
زہی قسمت جہکین ہم گر بہ سجدہ — نہ سمجھو خم فلک سے سر بہ سجدہ
بہ پیش طاق ابروئے محمدؐ

۳۷
بچشم دل اگر دیکھو ہمیشہ — ثواب حج حاصل ہو ہمیشہ
یقین ہے یہہ دلا ہمکو ہمیشہ — وہ دل کعبہ ہے جس مین ہو ہمیشہ
خیال طاق ابروئے محمدؐ

۳۸
امام المتقی سبط پیمبرؑ — ہین نور عین زہرا ابن حیدرؑ
بجا ر نور حق کے دونو گوہر — وہ حامی عاصیان شبیر و شبر
دو قرآن رحل زانوئے محمدؐ

۳۹
نبیؐ کے یار اور اصحاب اکثر — مطیع حکم رب ہین تابع سرور
یہہ ہین ہر چار اوروں سے دلاور — ابو بکر و عمر عثمان و حیدر
رکہے ہے ہر بار دل جوئے محمدؐ

۴۰
مقرر ہینگی وہ مقبول سبحان — وزیر شاہ دین گلزار ایمان
برائے عاصیان بخشش کی خواہان — براہ دین سے کئے کار نمایان
خدا کے دوست بازوئے محمدؐ

زہے عزت ثنا خوانان حضرت زبان ہو سیف و گویا ہو نہ لکنت	۳۱	منور قلب و دل ایمان بکثرت لقب ہو بلبل بستان جنت
	جو دل سے ہو ثنا گوئے محمد	
بعا جزا ای شفیع روز قیامت ہو روز جزا ہرگز ندامت	۳۲	بعین رحم من از راہ عنایت نہ کر عاجز تو آگے اب اجازت
	کہاں تو اور کہاں روئے محمد	

الحمد للہ والمنۃ کتاب مستطاب
مسمی باحکام الحج جمادے الثانی
۱۲۸۰ ہجری مین مطبع فیض
مرجع جناب منشی نول کشور
واقع کانپور مین بانتظام جلیل
مولوی محمد اسمعیل کی طبع ہوئی
اہل اسلام کی مطبوع
طبع ہوئی
تمام شد

٤١ - ک ۲۹۷۶ ۳۶۱
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی، ناظم شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں بیک وقت اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات متعلقہ و گزیٹڈ عہدہ داران جامعہ و اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳- طلبائے ایم۔ اے، ایل ایل۔ بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ تین کتابیں بی۔ اے اور انٹرمیڈیٹ کے طلبہ دو کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائے گا۔

۵- بشرط موقع کتابیں گھر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض کے لئے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی۔

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہیں لگایا جائے۔

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط